

# روشنی کا اغوا

تحریر: اشتیاق احمد

مودود فاروق فراز

اور اپکٹر جمیل سیرین

All rights reserved.

© 2002-2006

## پیکٹ

میں ایک عورت کو اغوا کرنا چاہتا ہوں یہ کیا مشکل کام ہے۔ معاوضہ ادا کرو تصوری دے دو۔ عورت وہاں پہنچ جائے گی اور جب آپ چاہے۔ گے تب وہاں پہنچے گی سوچ سمجھ کر بات کرو یہ کام میرے خیال میں اتنا آسان نہیں ہے۔ اسی لیے معاوضہ بھی سوچ سمجھ کر بتانا پھر منہ کہنا اللہ کام اندازے سے کہی زیادہ مشکل تھا اور تم نے غلطی سے معاوضہ بہت کم وصول کیا اچھا یہ بات ہے۔ تو پہلے اس کی تصوری نام پتہ اور دوسری تفصیل بتائیے معاوضہ کی بات بعد میں ہو گی اچھی بات ہے۔ یہ رہیں تمام معلومات اچھی طرح غور کر لو یہ کام ہر حال میں کرنا ہے۔ ناکامی کی صورت میں .....

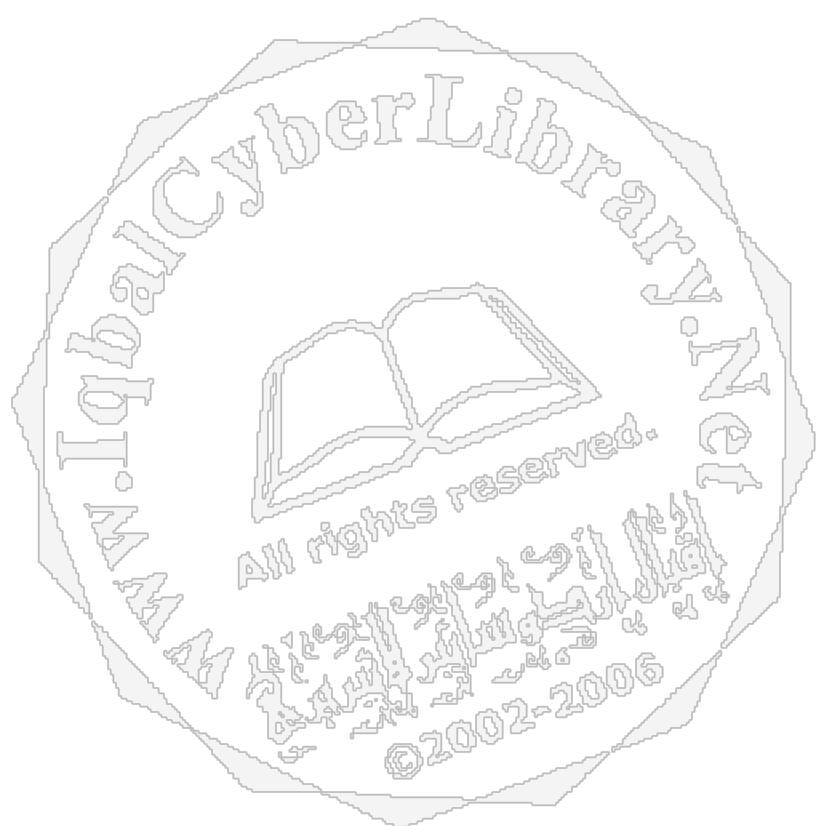
ناکامی کی صورت میں کیا ناکامی کی  
صورت میں بہت بڑا نقصان ہو جائے گا  
منصوبے پر عمل کرنے کے لیے بے  
تحاشا اخراجات کرنے ہو گے وہ سب  
کے سب ضائع ہو جائے گے منصوبہ  
کیا ہے۔ یہ میں کیوں بتانے لگا اگر یہ  
بتا دو تو پھر تو تم میرا منصوبہ چدا  
کر لے گئے رہا۔ خیر نہ بتائیں اور اب پہلے میں یہ  
کاغذات دیکھ لوں ضرور کیوں نہیں چند  
منٹ تک خاموشی طاری رہی پھر دوسرا  
آواز ابھری ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے  
گا معاوضہ پچاس ہزار روپے ایک عورت  
کے انگو کے پچاس ہزار روپے دماغ تو  
نہیں چل گیا۔ میں نے خوب غور کیا  
ہے۔ کام واقعی مشکل ہے۔ اور اس میں  
ناکامی کے امکانات بہت ہے۔ ان تمام

امکانات کو ختم کرنے کے لئے بہت پیسے خرچ کرنا پڑیں گے۔ پچاس ہزار میں سے میرے پاس مشکل سے پچھیں گے اچھا خیر مجھے منظور ہے۔ یہ لو پچاس ہزار یہ جان لینا میں ناکامی کا لفظ سننا پسند نہیں کروں گا میں جانتا ہوں آپ فکر نہ کریں اتنا عرصہ قدم ہو گیا ہے۔ آپ کو ہم سے کے کام لیتے ہوئے۔

اسی لئے تو پچاس ہزار پورے نقد ادا کر دیئے ہیں، ورنہ اس قدم کے کاموں میں نصف معاوضہ پہلے نصف بعد میں ادا کیا جاتا ہیں۔ معاوضہ کی کوئی بات نہیں۔ بے شک آپ پچھیں ہزار واپس رکھ لیں نہیں یہ تم رکھو اور کل یہ عورت اپنے ٹھکانے کی بجائے میرے ٹھکانے پر ہو ایک بات سمجھ میں نہیں۔

آئی آخر اس عورت کو اغوا کرنے کی  
کیا ضرورت ہے۔ میرے خیال میں تو  
اس عورت کو اغوا کرنے سے آپ کو  
کوئی فائدہ حاصل نہیں۔ ہو گا تم ان  
باتوں کو نہیں۔ سمجھ سکتے اگر سمجھ  
سکتے تو میں اغوا کیا کرتا اور تم منصوبے  
بنایا کرتے شاید یہی بات ہیں۔ اچھا میں  
چلتا ہوں ان الفاظ کے ساتھ ہی کمرے  
میں خاموشی چھا گئی یوں لگتا تھا جیسے  
وہاں کوئی نہ ہوں جب کے وہ وہاں  
مو جود تھا۔ اور اس کے شیطانی ذہن  
میں اس منصوبے کی تفصیلات گردش کر  
رہی تھیں بلکہ اس کے ذہن میں ایک  
فلم چل رہی تھی وہ ہر بات کو ہو  
تے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس  
کے چہرے پر ایک بھیانک مسکراہٹ تیر  
گئی

روشنی کا انوار ..... تحریر: اشتیاق احمد ..... اپنے جمیلہ بیرون



انپکٹر جمشید کی ڈیوٹی کیوں نہ لگادی  
جائے آئی جی صاحب نے تجویز پیش کی  
مناسب تو بالکل وہی رہیں۔ لیکن یہ  
ڈیوٹی ان کی شان کے مطابق نہیں  
ہے۔

میرے  
میں کبھی  
خیال میں انپکٹر جمشید اس چکر  
نہیں پڑتے کہ کون کام  
ان کی شان کے مطابق ہے۔ ہاں یہ  
بات تو خیر ٹھیک ہے۔ تو پھر انہیں بلا  
لیتے ہیں۔ ڈی آئی جی صاحب بولے

اس وقت چند اعلیٰ افسرز کی میٹنگ  
ہو رہی تھی۔ ایک اہم مسئلہ درپیش  
تھا۔ آخر انپکٹر جمشید کو بھی وہاں بلا  
لیا گیا۔

او جمشید بیٹھو، ایک سنگین معا ملمہ

ہے۔ اس لیے تمھیں بلایا گیا ہے۔ میں حاضر ہو۔ حکم فرمائیے۔

ہمارے ملک میں پہلی بار ایک پروگرام پیش کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام پر دنیا کی نظرے جبی ہے۔

آپ کا اشارہ موسيقی کے پروگرام پر ہے۔

انپکٹر جشید نے برا سامنہ بنایا، ہم جانتے ہیں بھی تم اس کے سخت خلاف ہوں۔ ہم بھی مخالف ہیں۔ لیکن اس میں ہماری کوشش کا کوئی دخل نہیں۔ پوری دنیا کی سطح پر یہ پروگرام بنایا گیا ہے اور جگہ کے لیے ہمارے ملک کا نام قرائدازی میں نکل آیا یعنی طے یہ پایا تھا کہ جگہ قرائدازی سے مقرر کی جائے گی لہذا نام نکل آیا ہمارے ملک کا اب یہ پروگرام ہمارے ملک میں ہو

گا اور پوری دنیا کی نظریں اس پروگرام پر  
لگی ہے۔ ٹھیک ہے۔ سر... مجھے کیا کرنا  
ہے۔ ؟ انھوں نے تھے تھے انداز میں  
کہا.... پوری دنیا کے ہر ملک کے مشہور  
گانے والے بیہاں پہنچ چکے ہے۔ ان  
میں لیڈی میڈیا پوری دنیا کی سب سے  
مشہور گلوگارہ ہے۔ ننانوے فیصد لوگوں کا  
خیال ہے۔ کہ یہ مقابلہ لیڈی میڈیا ہی  
جیتے گی اور اس طرح وہ اس دنیا کی  
سب سے بڑی دولت منڈب عورت بن  
جائے گی اس مقابلے میں کامیابی کے  
فوراً بعد اسے اس قدر معاوضہ دیا جائے  
گا کہ دنیا میں اس سے زیادہ دولت  
مند عورت کوئی نہ ہو گی لیکن...، لیکن  
کیا؟ ہمیں اطلاع ملی ہے۔ اسے انگو کرنے  
کا پروگرام بنا لیا ہے۔ ”  
اوہ.. انپکٹر جمشید دھک سے رہ گئے..

اور اگر اغوا ہو گئی تو پھر ظاہر ہے۔ پروگرام میں حصہ نہیں لے سکے گی اس کے اغوا کی خبریں آن کی آن میں پوری دنیا کے ریڈیو ٹیلی وژن اخبارات دیں دے گے اس طرح ہمارے ملک کی کس قدر بد نتائی ہو گی یہ

تم سوچ ہی سکتے ہو جمیلہ ۔۔۔

میں بالکل اس قسم کے پروگراموں سے اگرچہ مجھے قطعاً کوئی دلچسپی بلکہ حد تک درجے تک نا پسند کرتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں ایسے پروگرام نہ ہوا کریں، کیوں نکہ یہ بالکل غیر اسلامی پروگرام ہیں۔ اور اسلام نے اس قسم کے پروگراموں کی قطعاً اجازت نہیں۔ دی اس کہ باوجود چونکہ یہ معلمہ ملک کی عزت کا ہے۔

اس لیے میرے ذمے جو کام بھی لگایا  
جائے گا میں اس کو پورا کرنے کی  
اپنی سی کوشش کروں گا انپکٹر جمیلہ  
نے جواب دیا ۔

ہمیں تم سے اگر یہ امید نہ ہوتی  
تو ہم ہرگز تمہارے ذمے یہ غلط کام  
نہ لگاتے لیکن جمیلہ ہم بھی مجبور ہے ۔  
۲۱ جی صاحب نے دکھ بھرے لجج میں  
کہا ۔

ٹھیک ہے ۔ آپ حکم فرمائیں  
ایک جملے میں تو یہ حکم بتتا ہے ۔ کہ  
بس تم لیڈی میڈیا کو انگو نہیں ہونے  
دو گے ۔

اچھی بات ہے ۔ لیکن اس کے لیے  
ضروری ہے ۔ کہ وہ میری بھی بات  
سے نہ میری ہدایات پر عمل کرے ۔  
ہم کو شش کرے گے کہ وہ

تمہاری ہدایات پر پوری طرح عمل کرے  
ویسے بھی وہ خود بھی یہ نہیں۔ چاہتی  
ہو گی کہ اگوا ہو جائے اس طرح  
ایک تو وہ پوری دنیا کی مال دار  
ترین عورت نہیں۔ بن سکے گی - دوسرے  
یہ کہ اگوا کرنے والے اپنے جانے اس  
کے ساتھ کیا سلوک کریں  
تیرے یہ کہ اس کے علاوہ کوئی  
اور گانے والے یا گانے والی مقا  
بلہ جیت لے گی۔ یہ تینوں باتیں میرے  
خیال میں تو وہر گز پسند نہیں۔ کرے  
گی ۔

با لکھ ہم انہیں۔ فون کر دیتے  
ہیں۔ تمہارے بارے میں سب کچھ اسے  
بتا دیتے ہیں۔ تم فور اس مہم پر کام  
شروع کر دو ۔  
کیا اسے معلوم ہے۔ کہ اس کے

اغوا کا منصبہ بنا لیا گیا ہے۔؟ بھلا اسے معلوم نہ ہو گا سب سے پہلے تو اسی کو معلوم ہوا تھا۔ اس نے ہمیں فون کیا بلکہ صدر مملکت کو فون کیا تھا۔ اس نے تو

ہوں اچھی بات ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس سلطے میں کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ مقام بلہ کل ہو رہا ہے۔ تمہارے پاس زیادہ وقت بھی نہیں ہے۔

کوئی بات نہیں۔ سر ایک بار میں اس تک پہنچ جاؤں، پھر انشا اللہ اغوا تو نہیں ہونے دوں گا

محمود، فاروق، اور فرزانہ بھی اس سلطے میں تمہارا ساتھ دے تو بہت بہتر رہے۔ گا جی ہاں میں انہیں ساتھ لے کر جاؤں گا آپ مطمئن رہے۔

انپکٹر جمیلہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے ان کا منه بری طرح بنا ہوا تھا۔

وہ دفتر میں داخل ہوئے تو اکرام فوراً  
بول اٹھا خیرتو ہے۔ سر کیا کوئی ناخوش  
گوار ڈیوٹی لگا دی گئی ہے۔ تمہارا  
اندازہ بالکل درست ہے۔ اکرام لیکن ہمیں  
یہ کام کرنا ہی ہو گا لیڈی میڈیا  
کی حفاظت کا مسئلہ ہے۔ اس طبق انسپکٹر  
اکرام نے کہا ہاں غالباً تم نے ان کے  
بارے میں تمام خبریں بہت غور سے  
پڑھی ہے۔ جب کہ میں اس قسم کی  
خبروں کی سر خیال میں بہت کم  
دیکھتا ہوں۔

اسے انگو کر لیا جائے گا سر آپ  
یہ ذمہ داری نہ لیں اکرام نے سنجیدہ  
لنجھ میں کہا کیا مطلب کر لیا جائے  
گا؟ وہ حیران رہ گئے۔ ہاں سر یہ کام  
ہو کر رہے گا۔

یہ تم کیا کہہ رہے۔ ہو بھی سر

میں بھی کچھ معلومات رکھتا ہوں  
اوہ اچھا ..... یہ تو بہت اچھی بات  
ہے۔ بتاؤ تو کیا معلومات ہے۔ تمہارے  
پاس؟

سر اسے اغوا کرنے کے لیے تان  
جان کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔  
تان جان وہ اغوا کا ماہر .....  
ہاں سر اب ! آپ کیا کہتے ہیں۔  
گویا تم کہنا چاہتے ہو کہ تان جا  
ن کے مقابلے میں میں ناکام ہو  
جائوں گا۔ ہاں سر یہی بات ہے۔  
اور میں یہ بات بغیر کسی بنیاد کہ  
نہیں کر رہا۔

اور وہ بنیاد کیا ہے۔ ؟  
لیڈی میڈیا خود اغوا ہونا چاہتی  
ہے۔ اکرام نے کہا۔  
کیا مطلب یہ کس طرح ہو سکتا

ہے۔ ؟

اس طرح اس کی شہرت کو چار چاند لگ جائیں گے چار تو پہلے ہی لگے ہوئے ہے۔

لیکن اس طرح وہ مقابلے میں شرکت نہیں کر سکتے گی *OverLine* ویسے پہلے یہ بتاؤ کہ یہ تمہارا اپنا خیال ہے۔ یا لیڈی میڈیا کا خیال تم تک کسی نے پہنچایا ہے۔ یہ خالص میرا اپنا خیال ہے۔ میں کئی روز سے اس سارے منسلے پر غور کر رہا ہوں۔

جب تک کے میں اس سے مل نہ لوں میں نہیں کہ سکتا کے وہ کیا چاہتی ہے۔ انپکٹر جشید نے کہا چلنے سر اس نے ٹھتھے ہوئے کہا۔ دو نوں باہر نکلے۔

سوال یہ ہے کہ اغوا کرنے والا  
کون ہے۔

اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا  
اکرام نے منہ بنایا۔

اگر ہمارے ملک میں یہ پروگرام  
ہی نہ ہو تو کیا کیا اکرام ؟  
کو آپ بھلا پروگرام  
نے سکتے ہیں۔ کیا اکرام کو  
کہا۔

اس طرح کہ یہ میں یہ خبر  
اڑادو... پروگرام کے دوران میں کے دھما کوں  
کا پروگرام بنایا گیا ہے۔  
نہیں۔ سر اس خبر پر کوئی دھیان  
نہیں دے گا۔

اس لیے کہ غیر ملکی بم سکواڑ ۲۷  
ہوئے ہیں اور وہ اس سارے علاقے  
میں پہلے ہی سروے کر چکے ہیں۔

اور ہر وقت کام کر رہے ہیں۔  
ہوں ان کم بختوں نے اس قدر  
انظمات کر رکھے ہیں۔ تو پھر لیڈی  
میڈیا کی حفاظت کیوں نہیں کر سکتے۔  
اس کی حفاظت کے لیے بھی تمام  
تر انظمات کیے گئے ہیں، لیکن ہمارے  
افسر ز ان غیر ملکی انتظام سے  
نہیں ہیں۔ ان تمام تر انظمات کے باو  
جو دن جان اسے انگو کرے گا  
جب تک کہ آپ اپنی ٹانگ نہ اڑائیں  
گے۔

میری ٹانگ تو بس اب اڑی ہی  
چاہتی ہے۔

وہ اس ہو ٹل کے سامنے رکے  
جس میں لیڈی میڈیا کو ٹھہرایا گیا تھا۔  
ہو ٹل کے گرد پولیس کا زبردست  
پہرا تھا۔ کچھ ملٹری پولیس بھی مو جو

و تھی انچارج پولیس آفیسر نے ان کے کارڈ دیکھ کر انھیں فوراً ہو ٹھل کے اندر پہنچا دیا لیکن ہوٹل کا وہ حصہ جس میں لیڈی میڈیا ٹھہری ہوتی تھی غیر ملکی لوگوں کے گھیرے میں تھا۔

ان سے آپ خود نبٹ لیں سر۔  
انچارج نے کہا۔

انچارج چلا گیا۔ انپکھر جمشید نے اپنا کارڈ نکال کر ڈیوٹی پر موجود سب سے اگلے شخص کو دیا۔  
یہ کیا ہے۔؟ اس نے نفرت زدہ انداز میں کہا۔

لیڈی میڈیا سے ہمارے بارے میں فون پر بات کر لیں۔ ذرا جلدی کریں۔

جلدی کریں کیوں کیا ہوا ؟

انگو کا پورا منصوبہ ترتیب دیا جا چکا ہے اور حکومت نے یہ میری ذمہ داری لگائی یہ کہ انھیں انگو نہ ہونے دیں

ہم، ابھی بات کرتے ہیں ایک منت ٹھہریں -

انھوں نے فون پر بات کی اور پھر ان کی طرف مڑتے ہوئے کہا

لیڈی صاحب آپ سے فون پر بات کرنا چاہتی ہیں -

انپکٹر جمیشید نے فوراً ریسیور لے لیا اور بولے :

انپکٹر جمیشید بات کر رہا ہوں آپ کو ہمارے ملکے کہ آئی جی صاحب کا فون تو ملا ہو گا -

ہاں انھوں نے آپ کے بارے میں

بتایا ہے ۔ لیکن اس بارے میں کیا  
 ثبوت ہے کہ آپ وہی ہیں ہو سکتا  
 ہے آپ انپکٹر جمشید نہ ہوں ۔  
 آپ ٹھیک کہتی ہے لیکن میں اب  
 ثبوت کس طرح پیش کر سکتا ہو  
ں انہوں نے بیچارگی کے عالم میں  
 کہا ۔  
 ثبوت تو آپ کو پیش کر ہو  
 گا اور یہ آپ کی فہمہ داری ہے  
 آپ اطمینان کرائیں کہ آپ کو ن  
 ہے اس نے جلدی جلدی کہا ۔  
 آپ نے ٹھیک کہا ۔ میں ایک لفظ  
 آپ کو بتاتا ہوں وہ لفظ میرا  
 کو ڈھنے ہے آپ آئی جی صاحب سے  
 فون کر کے صرف میرا کو ڈھنے  
 پڑھ لیں ۔  
 یہ بہت اچھی ترکیب ہے کو ڈھنے

باتا گئیں -

محچھلی انھوں نے کہا -

شکریہ چند منٹ انتظار کر میں، میں انھیں فون کر کے آپ سے بات کرتی ہوں -

بہت خوب انپکٹر جمیلہ بیرونی کے -

تین منٹ بعد فون کی بھنٹی بھی :

کو آپ آسکتے ہیں ریسیور نگران دے دیں -

جلد ہی انھیں لیڈی میڈیا کے سامنے تک لے آیا گیا۔ وہ دستک دے کر اندر داخل ہوئے اندر لیڈی میڈیا مسہری پر نیم دراز تھی اور گرد کئی لڑکیاں موجود تھیں اس نے بغور دیکھتے ہوئے کہا تو آپ ہے ہیں انپکٹر جمیلہ؟ جی ہاں ہوں تو میں ہی انپکٹر

جمشید نے قدرے گھبرائی ہوئی آواز میں  
کہا آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں ؟  
اس کمرے میں لڑکیاں ہی لڑکیاں  
ہے اس قسم کے ما حل میں میں گھبرا  
یا ہی جاتا کرتا ہوں ۔

کیا میں انھیں باہر بھیج دو ؟  
جی نہیں رہنے دے اور میری بات  
کا جو اب دیں ۔

ایک منٹ آپ نے یہ نہیں بتا یا  
یہ کون ہے اس نے اکرام کی طرف  
اشارہ کیا ۔

میرے اسٹھن سب انپکٹر اکرام ۔  
کیا آپ کو ان پر پورا اعتماد ہے  
؟

اپنے سے زیادہ وہ مسکراتے ۔  
ہاں اب پوچھنے آپ کیا پوچھ  
رہے تھے ؟

آپ کے پاس اس بات کا کیا  
ثبوت ہے کہ آپ لیڈی میڈیا ہیں -  
کیا وہ چلا اٹھی -

جی ہاں آپ اگر مجھ سے یہ پوچھ سکتی ہیں کہ میرے پاس کیا کیا ثبوت ہے کہ میں انپکٹر جمشید ہوں تو آپ سے کیوں نہیں پوچھا جا سکتا  
میرے بارے میں یہ سوال فضول ہے  
یہ اتنے سارے انتظارات کیا بلا وجہ  
کیے گئے ہیں یہ انتظارات میڈیا میڈیا کے  
لیے کیے گئے ہیں -

اب ان لوگوں کو کیا معلوم  
کہ اندر لیڈی میڈیا ہے بھی یا نہیں -  
یہ آپ کیا یہ رہے ہیں اتنی عجیب  
بات اج تک مجھ سے کسی نے نہیں  
کی -

چیزیں اج تو کسی نے کر لی آپ

مہر بانی فرمائ کر ثبوت کر میں کہ  
آپ لیڈی میڈیا ہیں ۔

افسوس میں صرف اپنے کا غذات پیش  
کر سکتی ہوں ۔

چلیے ٹھیک ہے کا غذات ہی پیش  
کر میں انپکٹر جمشید نے کہا۔  
لیڈی میڈیا نے میں مو جو  
د ایک اٹھی لڑکی کو اشارہ کیا وہ  
سرہانے کے ساتھ دیوار میں نصب سیف  
کھول کر اس نے کا غذات کی ایک  
فال نکالی اور انپکٹر جمشید کی طرف بڑھا  
دی ۔

انھوں نے ایک کا غذ کو بغور  
دیکھا پھر ایک سادہ کا غذ لیڈی میڈیا  
کی طرف بڑھا دیا ۔

اس پر دستخط کر دیں ۔

گویا آپ کو یہ یقین آگیا ہے

کہ یہ کا غذات اصلی ہیں ۔

ہاں ان کا غذات کے نقلی ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا آپ نقلی ہو سکتی ہے یہ نہیں ۔

شگریہ ایک بات تو طے ہوئی اس نے مسکر اکر کہا اور غذپر دستخط کر دیے ۔

انھوں نے کا غذات پر کیے گئے دستخطوں کو اس سے ملا کر دیکھا ۔ وہ نوں دستخط با لکن ایک جیسے تھے انپکٹر جمیلہ بو لے :

میں اعلان کرتا ہوں کہ آپ ہی اصلی لیدی میڈیا ہے ۔

یہ جان کر خوشی ہوئی اس نے ہنس کر کہا ۔

اب فرمائیے آپ کے خیال میں آپ کو اغوا کرنے کی کوشش کی

جائے گی کیا یہ بات ٹھیک ہے ؟  
سو فیصد ٹھیک ۔

اور آپ چاہتی ہیں آپ کو انگو  
نہ کیا جائے تاکہ آپ دنیا کی سب  
سے زیادہ مال دار عورت بن جائے  
انھوں نے کہا -

ہاں یہی بات ہے -  
شکریہ آپ کو بھلا کو  
کرنے کی کوشش کر سکتا ہے ؟  
نمبر دو پر اس وقت لیڈی جو زا  
ہے اگر میں مقابلے میں حصہ نہیں  
لیتی تو پھر لیڈی جو زا اول آجائے  
گیا اور دنیا کی مال دار ترین عورت  
بھی وہ بن جائے گی ۔

اور آپ ایسا نہیں چاہتیں ۔  
ہاں ! اس نے کہا -

تب پھر اس کی صرف اور صرف

ایک صورت ہے انپکٹر جمشید بولے -  
اور وہ کیا ؟

یہ کہ آپ میرے ساتھ میرے گھر  
چلے چلیں ، یہاں میں آپ کی حفاظت  
شاید نہ کر سکوں۔ اور باہر جتنے نگران  
ہیں، وہ تو کسی صورت پر بھی حفاظت  
نہیں کر سکیں گے۔  
یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

انچارج نے تو مجھے پورا پورا اطمینان دلایا  
ہوا ہے۔

ان کے اطمینان دلانے سے کیا ہوتا  
ہے۔ وہ تو اطمینان دلاتے ہی رہتے ہیں۔  
آپ جلد فیصلہ کریں۔

اگر اس کی صرف یہی صورت ہے  
تو میں چلوں گی۔

بہت بہت شکریہ۔ وہ بولے۔

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ

مجھے راستے میں سے اغوا کرنے کی  
کوشش کی جائے۔

آپ یہ سب مجھ پر چھوڑ دیں۔  
اچھی بات ہے۔ اس نے کہا۔

انپکٹر جمشید نے اکرام کو اشارہ کیا،  
وہ فون پر جھٹ گیا۔ جلد ہی ہوٹل جان  
سے لے کر انپکٹر جمشید کے گھر تک  
کا راستہ سادہ لباس والوں کے زنگے میں  
تھا اور پھر انپکٹر لیڈی میڈیا کو اپنی  
خاص کار میں لے کر نکلے۔ یہ کار  
نہ صرف بم پروف تھی۔ بلکہ اس میں  
اور بھی کچھ چیزیں نصب تھیں اور اس  
کار کے نزدیک تک آنا خطرناک تھا۔  
اس طرح لیڈی میڈیا ہوٹل سے ان  
کے ساتھ جانے کے لیے روانہ ہوئی۔

اس سے پہلے کہ آپ میرے گھر  
پہنچیں۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں

کہ میرے گھر میں میرے علاوہ میری بیگم ہوتی ہیں۔ میرے تین بچے ہیں ، ان کے نام محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں۔ امید ہے وہ آپ کو بور نہیں ہونے دیں گے۔ میں تو آپ کو گھر پہنچا کر چلا آؤں گا۔

کیا مطلب آپ گھر میں نہیں رہیں گے؟

نہیں۔ مجھے اس شخص کو گرفتار کرنا ہے۔ جو آپ کو اغوا کرانا چاہتا ہے۔ جب تک وہ گرفتار نہ ہو جائے آپ بدستور خطرے میں رہیں گی۔

لیکن جب آپ گھر میں نہیں ہوں گے تو پھر میری حفاظت کس طرح ہو سکے گی۔

آپ اس بات کو چھوڑیں یہ ہمارا کام ہے اور آپ کو ہمارے

بارے میں دراصل کچھ بھی معلوم نہیں انھوں نے مسکرا کر کہا ۔

یہ تو خیر ٹھیک ہے مجھے آپ کے بارے میں زیادہ معلوم نہیں، لیکن جب الی جی صاحب نے آپ کو میری حفاظت کے لیے مقرر کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ خاص آدمی ہیں ۔

خاص آدمی تو خیر میں نہیں ہوں گا اس سے آدمی ہوں انھوں نے کہا

گو یا گھر میں میں آپ کے تینوں پچوں اور آپ کی مز کے ساتھ رہوں گی ؟

ہاں یہی بات ہے ۔ اور گھر کے باہر پولیس موجود

د رہے گی ؟

پو لیں نہیں میرے کچھ خاص ما  
تحت -

خیر یہ کام آپ کا ہے پو  
گرام کے وقت آپ کیا کرے گے ؟  
جس طرح ہم یہاں آئے ہیں  
اسی طرح آپ کو پروگرام جگہ تک پہنچا یا  
جائے گا اور آپ اپنا پروگرام پیش  
کر سکے گی -

اف کتنا مزا آئے گا جب میں یہ  
مقابلہ جیتوں گی۔ لیڈی میدیا بولی -

کیا آپ کو اس مقابلے میں اپنی  
جیت کا پورا یقین ہے ؟

سو فیصد سے کہی زیادہ یقین ہے -  
گویا باقی لوگوں کو بھی آپ کی  
جیت کا اتنا ہی یقین ہوگا ؟

با لکل اس لیے کے وہ جانتے

ہیں کے کون کتنے پانی میں ہے۔

اس کا مطلب ہے آپ کو ہرانے کے صرف اور صرف یہ طریقہ ہے کہ آپ کو اغوا کر لیا جائے۔ با لکل۔

لیکن کیوں آپ بعد میں دعویٰ کر سکتی ہیں کہ مقابلہ پھر کرایا جائے آپ کو اغوا کر لیا گیا تھا۔ جی نہیں مقابلے کی پہلی شرط یہی ہے کہ مقابلے میں فنکار موجود ہوں جو فنکار کسی بھی وجہ سے موجود نہیں ہو گے نہ تو انھیں بعد میں مقابلے کا موقع دیا جائے گا نہ انھیں کسی انعام کا حق دار سمجھا جائے گا۔ مقابلے میں حاضر ہونا فنکار کی ذمے داری ہے۔

ہوں اچھا ایک بات اور محمود فاروق

اور فرزانہ زرا شوخ واقع ہوئے ہیں وہ بد تمیزی تو نہیں کرے گے امید ہے آپ بہ نہیں مانیں گی ۔

نہیں نہیں آپ فکر نہ کرے اس نے بنس کر کہا ۔

اسی وقت وہ انپکٹر جمیل کے سامنے پہنچ گئے انپکٹر جمیل نے اپنا مخصوص ہارن دیا ان کا مخصوص ہارن سن کے بیگم جمیل نے دروازہ کھول دیا اور پھر انپکٹر جمیل کو کسی عورت کے ساتھ دیکھ کر حیران رہ گئیں ان کے چہرے پر حرمت دیکھ کر انپکٹر جمیل مسکراتے اور بولے : حیران ہونے کی ضرورت نہیں یہ ہما ری مہمان ہیں ۔

اوہ اچھا ان کے منہ سے لگا ۔

ان کا نام لیڈی میڈیا ہے ۔

کیا مطلب؟ بیگم جمیل اچھل پڑیں ۔

اس کا مطلب ہے تم اخبارات میں  
ان کے بارے میں سب کچھ پڑھ  
چکی ہو۔

ہاں ان کے اغوا کر لیے کیے جانے  
کے امکانات کی خبروں سے تو اخبار  
بھرا پڑا ہے -

اسی لیے میں انھیں یہاں لا لایا ہوں

کیا مطلب ہے ؟  
تا کہ انھیں اغوانہ کیا جا سکے -

اوہ بیگم جمشید کے منہ سے نکلا -

ساتھ ہی انپکٹر جمشید کی نظر ایک  
پیکٹ پر پڑی انہوں نے فورا پوچھا -

یہ پیکٹ کیا ہے ؟

کیوں کیا یہ آپ نے نہیں بھیجا  
تھا - دیگم جمشید دھک سے رہ گئیں -

انپکٹر جمشید بھی اچھل پڑے -

## غلط عورت

ہیلو تم آگئے ۔۔ وہی آواز سنائی دی

ہاں سر میں آگیا اور آپ کی اس  
عورت کو بھی اغوا کر کے لے آیا  
ہوں ۔۔ یہ چیک کر لیں ۔۔

آپ جس کام کو مشکل ترین  
کہہ رہے تھے وہ کام میرے  
مشکل ثابت نہیں ہوا ۔۔  
اپنا اپنا کام ہے بھی ۔۔  
آپ اچھی طرح دیکھ لیں پھر یہ نہ  
کہہ دیں کہ یہ تو وہ عورت نہیں  
ہے ۔۔

اچھی بات ہے او ہو یہ توبے ہو  
ش ہے ۔۔

ہاں بے ہوش کر کے نہ لاتا تو  
اور زیادہ خطرات مول لینا پڑتے ۔۔

اچھی بات ہے میں بس اس کے  
چہرے کا جائزہ لے لوں کہیں یہ  
میک اپ میں اور کوئی عورت نہ ہوں  
”

کیا اس بات کا بھی امکان ہے سر؟  
ہاں بھی با لکن امکان ہے :-  
تب پھر آپ کو یہ بات پہلے بتا  
دینا چاہیے تھی -  
اب اگر یہ کوئی اور عورت نکل  
آئی تو میری ساری محنت  
بڑا باد ہو جائے گی اور نئے سرے سے پھر محنت  
کرنا ہو گی :-  
ہاں مجھ سے غلطی ہو گئی لیکن خیر  
اگر نئے سرے سے محنت کرنا پڑی تو  
میں پچاس ہزار اور دوں گا کیوں کہ  
یہ میری غلطی ہیں -  
بہت خوب تب تو یہ بے شک غلط

عورت لکل آئے ” اس نے پس کر کہا - ”

چند منٹ تک خاموشی طاری رہی  
پھر آواز ابھری :

یہ با لکل ٹھیک عورت ہے اب تم  
جاوہ میں نہیں چاہتا ہوں آنے پر یہ  
تمہیں دیکھے ”  
اچھی بات ہے۔ میں آپ کی طرف سے اس قسم کے اور کام  
کروں گا ”  
ہاں ہاں کر لینا انتظار...جاوہ۔

قدموں کیا واز ابھری تھوڑی دیر بعد  
ایک کراہ سنائی دی ۔

اوہ محترمہ آپ کو ہوش آرہا  
ہے شیطانی ذہن کا مالک چونک اٹھا پھر  
عورت کو اٹھتے دیکھ کر اس کے نزدیک  
آگیا ۔

م میں کہا ہوں ؟ ” عورت نے  
گھبرا کر کہا ۔

آپ یہاں ہے میرے پاس محترمہ  
اس نے کہا عورت نے چونک کت اس  
کی طرف دیکھا اور بولی :

ت تم تم کون ہوں ؟

آپ کو نہیں معلوم میں کون ہوں  
لیکن میں آپ کو بہت اچھی طرح  
جانتا ہوں ۔

لیکن میں یہاں کیسے پہنچ گئی میں  
تو اپنے گھر میں سو رہی تھی اور  
میرے گھر کے تمام دروازے بند تھے  
۔ بلکہ باہر شکاری کتے بھی کھلے پھر  
رہے تھے ان کی موجودگی میں مجھے  
یہاں کون اور کیسے لے آیا ؟ ”

اتنے سے کام کے لیے میں نے  
چھپاں ہزار روپے خرچ کیے ہیں ۔ وہ

شخص انگو کا بہت بڑا ماہر ہے ۔“

کہ کون آپ کس کی بات کر رہیں اس نے چونک کر کہا ۔  
ہے ایک شخص ۔

انگو کرنے کا ماہر پسے دے کر  
اس سے جیسے چاہیے اگو کرنا لو ۔“  
عجیب آدمی ہے وہ یعنی صرف دولت  
کے لیے دوسروں کو انگو کرتا ہے ۔“  
ایسے عجیب لوگ تو پوری دنیا میں  
بھرے پڑے ہیں میں عجیب بات  
کیا ہے ؟

سوال یہ ہے کہ آپ کون ہے  
اور مجھے انگو کیوں کرا یا گیا ہے ؟“  
یہی بھاتے بتانے کے لیے تو آپ  
کو انگو کرایا ہے ۔

اس نے نہ کر کہا ۔  
کیا مطلب ؟

مطلب یہ کہ اگر یہ باقی نہیں  
بناوں گا تو اپنا مقصد کس طرح حاصل  
کر سکوں گا :-

ہوں ٹھیک ہے بتائیں پھر :-

کیا آپ ایک کروڑ روپے کمانہ چا  
ہتی ہیں ؟

ایک کروڑ روپے بھلا اتنی بڑی رقم  
کوئی کیوں نہ کمانہ چاہے ہے  
لیکن میں جرم کا راستہ اختیار ہرگز نہیں  
کروں گی :-

جرائم کا راستہ اختیار کیے بغیر کوئی  
آدمی بیٹھے بیٹھائے ایک کروڑ روپے نہیں  
کما سکتا ... بلکہ جائز طریقے سے تو  
شاید وہ ساری زندگی نہ کما سکے :-

خیر یہ تو نہیں کہا جا سکتا تجارت  
ایسا پیشہ ہے، جس میں بیٹھے بیٹھائے کچھ  
بھی آدمی کما سکتا ہے اگر قسمت اس

کا ساتھ دے - ۔ ۔ ۔

میں بحث نہیں کروں گا تو آپ  
ایک کروڑ روپے نہیں کمانا چاہتیں؟“  
نہیں جرم کے ذریعہ نہیں کیوں نکھ  
جرائم چھپ نہیں سکتا کسی نہ کسی وقت  
ظاہر ہو کر رہتا ہے اور ایسی صورت  
میں جب آدمی جیل میں زندگی گزارتا  
ہے تو پھر اسے وہ ایک کروڑ لکل  
فضول لگتا ہے۔“  
با تین تو آپ بہت پتے کی کر  
رہی ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہ  
کام آپ کو کرنا ہی پڑے گا۔“  
کیا مطلب نہ چاہنے کے باوجود  
کس طرح نہ کرنا پڑے گا؟“  
آپ میرا کام کرنے پر مجبور ہیں

آپ کے بیٹے کا نام فرhan ہے

اور آپ اس سے بے حد محبت کرتی ہیں ۔

کیا مطلب میرا پیٹا کہاں ہے ابھی تو اپنے گھر میں ہے لیکن اگر آپ نے میرا کہنا نہ مانا تو پھر وہ بھی یہاں ہوگا دوسرے کرے میں اس کی چیزیں آپ سن رہی ہوگی تو میرا کام کرنے پر تیار ہو جائیں کیونکہ وہ چیزیں خوشی کی نہیں ہو گی ۔

اس نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے ۔ اس عورت نے غرا کر کہا ۔

سوال یہ ہے کہ میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا ؟

جواب یہ ہے کہ ..... وہ کچھ جواب نہ دے سکی ۔

اب کیا ہے جواب تمہارا نفس کر کہا گیا ۔

کام کی نوعیت بتاؤ اس نے جھلا کر  
کہا -

آواز حد درجے تک دھیمی ہو گئی  
۔ پانچ منٹ تک وہ تفصیلات بتاتا رہا  
آخر خاموش ہو گیا -

اف اللہ تم بخوبی کام لینا  
چاہتے ہوں نہیں نہیں ۔ یہ میں گز  
نہیں کروں گی ۔ چاہے کچھ ہو جائے  
چاہے دوسرے کمرے میں بیٹھی  
چیخیں سن سن کر ٹڈھال کیوں نہ ہو  
جاوں -

ہاں ٹڈھال کیوں نہ ہو جاوں -  
ایسا کہنا بہت آسان ہے ۔ جب چیخیں  
کا نوں میں گو نجے گی اس وقت  
حال پوچھو گا اب انتظار کروں کل  
کا کل جب تمہارا بیٹا یہاں ہو گا  
اس کا لہجہ سرد ہو گیا -

خدا کے لیے رحم کرو،  
 تو تم مجھ پر رحم کرو میرا سارا  
 منصو بہ چو پٹ نہ کرو،  
 اف میں کیا کرو؟ ”  
 میرے کہنے پر عمل کرو،  
 اور بعد میں جیل جاؤ کیوں  
 ”  
 نہیں کسی کو اس جرم  
 زہ نہیں ہو سکے گا۔  
 یہ کیسے ہو سکتا ہے پوپیس وا  
 لے بڑے کا بیال ہوتے ہیں ؟ اور  
 پھر اس کیس پر تو خاص لوگ مقرر  
 کیے جائے گے۔  
 یہ سو چنا تمہارا کام ہے انکار  
 سننے کی صورت میں میں تو اس شخص کو  
 پھر بلا لو گا۔ پچاس ہزار روپے اسے  
 پھر دے دو گا اور وہ تمہارے بیٹے

کو اٹھا لائے گا ۔“

نن ..... نہیں ۔“ اس نے چیخ کر کہا ۔

ہاں یا نہ میں جواب دو ۔“  
وہ سوچ میں گم ہو گئی پھر اس  
نے چونک کر کہا، نہیں ۔“  
کیا مطلب کیا تم نے انکار کیا ہے  
؟

ہاں میں یہ کام نہیں کروں گی ۔“  
اوکے اس نے کہا اور فون پر جھک  
گیا اس نے جلدی جلدی کسی کے نمبر  
ملائے دوسری طرف کی آواز سنتے ہی  
وہ بولا :

تم نے ابھی ابھی کہا تھا نا کہ  
میری طرف سے کسی ایسے ہی کام کا  
انتظار کرو گے ۔“

ہاں دوسری طرف سے چمک کر

کہا گیا ۔

تو پھر سمجھ لو تمہارا انتظار ختم ہو گیا اور یہ کام پہلے کی نسبت آسان ہو گیا ہے ۔

کیا میں آؤں ؟

نہیں اب تو تمہیں آنے کے بھی ضرورت اسی گھر سے اس عورت کے بیٹے فرحان کو اٹھا کر لانا ہے ۔“ اور بہت بھی بیٹے خوب کیا اس کے میں کیوں نکلے ایسا نہ ہوں میں کسی اور بیٹے کو لے آؤ، نہیں اس کا ایک ہی بیٹا ہے ۔

بس تو پھر یہ کام سمجھ لیں ہو گیا ۔“

معاوضہ بعد میں مل جائے گا ۔“ اوہ اس کی کوئی بات نہیں وہ تو مل ہی جاتا ہے ۔ دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس نے ریسیور  
 رکھ دیا پھر عورت کی طرف مڑا :  
 اب تمہا را بیٹھ بہت جلد یہاں ہو  
 گا اس وقت میں تم سے اس وقت تم  
 ہاں کرنے پر تیار نہیں ہو ۔  
 کچھ حاصل نہیں ہو گا ۔  
 گو یا تم اپنے بیٹے کو جان سے  
 مر وا دو گی اور کام نہیں کروں گی ۔  
 کیا کہا بنت تو تم اسے جان سے  
 ما ر ڈالو ؟ ”  
 اگر تم نے انکار کیا تو ایسا بھی  
 کر گز رو گا ۔  
 اف مالک میں کیا کروں ؟  
 میرا کہا ما نوں ۔  
 تم مالک نہیں ہو میں اپنے اللہ سے  
 مخاطب ہوں ۔  
 ساری زندگی اللہ کو شاید ایک با

ر بھی یاد نہ کیا ہو آج اللہ یاد  
آگیا ۔

یہ بھی بڑی بات ہے وہ یاد تو  
آ رہا ہے عورت نے کہا ۔

تو پھر اچھی طرح یاد کرو ان  
الفاظ کے ساتھ وہ کر کے نکل گیا  
اور دروازہ بند ہو گیا اس نے اٹھ کر  
دروازہ کھولنے کے لیے زور لگا یا  
لیکن دروازہ شش سے منہ نہ ہوا فرار  
ہونے کا اور کوئی راستہ نظر نہ آیا  
تو وہ تھک ہار کر بیٹھ گئی ۔

کئی گھنٹے بعد پھر دروازہ کھلا اور وہ  
اندر داخل ہوا اس کے شیطانی چہرے  
پر شیطانی مسکرا ہٹ ناچ رہی تھی :  
تمہارا بیٹا دو سرے کمرے میں مو  
جو دیں لیکن شاید تم یقین نہ کرو  
پہلے اس کی ایک جھلک دیکھ لو یہ کہ

اس نے دیوار پر ایک جگہ ہا تھ رکھا  
کمرے میں ایک چو کو رخلا نمو دار  
ہو گیا۔

ن ن نہیں نہیں وہ چلا اٹھی می یہ  
تو میری می کی آواز ہے آپ کہاں  
ہے می می ؟

اس نے بیٹھی کی آواز سے  
دوسرا ہوں میرے بچے پڑا تھا  
کمرے کہ فرش پر پڑا  
میں یہاں  
بیٹھے نے دیوار کی طرف دیکھا اور  
پھر اٹھ کر چو کو رخلا کی طرف آیا

یہ کیا آپ اس کمرے میں ہیں  
اور میں اس کمرے میں  
یہ سب کیا چکر ہے ہم اپنے گھر  
سے یہاں کس طرح آگئے ؟  
ہمیں انگو کیا گیا ہے بیٹھے ۔

لیکن کیوں ؟

یہ لوگ مجھ سے ایک جرم کرنا چاہتے ہیں اور میں نے اپنی زندگی میں کبھی جرم نہیں کیا میں جیل جانے سے بہت ڈرتی ہوں اب یہ تمہیں یہاں لائے ہیں تاکہ تم پر ظلم کریں اور میں برداشت نہ کر سکوں اور ان کی بات بانلوں -

کیا مطلب ؟

مطلب یہ لڑکے کی کمر پر ایک کوڑا لگا اور اس کی تمیض ادھر گئی ۔

نہیں ماں پو ری قوت سے چلانی اور بولی :

میں .. میں کروں گی جو تم کہو گے وہ کروں گی ۔

## درجت

انپکٹر جمشید فو را باہر کی طرف دوڑ پڑے :

آپ دو نوں بھی باہر آجائیں - جلدی -

تینوں باہر آگئے انھوں نے بیگم شیرازی کو بھی باہر نکال لیا خیر تو ہے  
 اندر ایک ایسا پیکٹ موجود ہے کہ میں نے بھیجا، لیکن بیگم کا کہنا ہے کہ میں نے بھیجا ہے اتنی بات سنتے ہی میں باہر آگیا اور اب بم ڈسپو زپل کے عملے کو فون کر رہا ہوں پھر کوئی اور بات کروں گا -  
 انھوں نے بلا کی رفتار سے کہا اور فون کرنے لگے پھر بیگم کی طرف مڑے :

ہاں اب بتاؤ کون دے گیا یہ  
پیکٹ ؟

آپ کا چپرائی .. بابا فضل -  
ارے بابا فضل وہ تو دو دن کی  
چھٹی پر ہے میں اسے کس طرح بھیج  
سکتا تھا - اور ویسے بھی میں دفتر کے  
کسی آدمی کے ہاتھ دفتر کی چیز تو گھر  
بھیج سکتا ہوں کوئی ذاتی کا  
کبھی نہیں لیتا

میں نے بھی اس پیکٹ کو دفتر کی  
چیز ہی خیال کیا تھا بیگم جمیلہ بو لیں  
وہ اب کافی دور کھڑے ہوئے تھے

اور چپرائی با با فضل کی آواز پر  
غور نہیں کیا تم نے ؟  
غور نہیں تو غور کرنے کی ضرورت  
ہی محسوس نہیں کی نہ میں نے ان کی

شکل دیکھی دراصل میرا ذہن اس وقت  
لیدی میدیا کی خبروں میں الجھا ہوا تھا  
تو پھر اب لیدی میدیا تمہارے سامنے<sup>-</sup>  
کھڑی ہیں ذہن کو جتنا چا ہو سلجنہ لو  
یا الجھا لو انہوں نے برا سا منہ بنایا

مجھے افسوس ہیں انہوں نے پوری یثان  
ہو کر کہا۔

اوہ نہیں کوئی باستثنیں اسو میں  
تمہا را کوئی قصور نہیں مجھے بلا وجہ  
غصہ آگیا اگر بم پھٹ بھی

گیا تو کیا ہے زیادہ سے زیاد یہی  
ہو گا کہ گھر تباہ ہو جائے گا  
کوئی بات نہیں گھر میں موجود سر کا  
ری کا غذات کبھی بھی تباہ نہیں ہو  
سکے گے سوال تو یہ ہے کہ کسی کو  
ایسا کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی

او ہو .. لگ کہیں یہ لیدی میڈیا کو  
راستے سے ہٹانے کا چکر تو نہیں ۔  
ارے باب رے لیدی میڈیا چلا آئی ۔  
نہیں یہ بات نہیں ہو سکتی ۔ ، ،  
بھلا کیوں نہیں ہو سکتی ۔  
اس لیے کہ میں کسی کو بتا کر  
نہیں گیا تھا کہ میں لیدی میڈیا کو  
یہاں لے کر آؤں گا نہ میرا یہ پروگرام  
تھا یہ تو ان سے ملاقات کرنے  
کہ بعد ہی بنا تھا جب 2002-2006  
یہاں آنے سے پہلے ہی پیک بھیج دیا  
گیا اگر یہ صرف لیدی میڈیا کے لیے  
بھیجا جاتا تو پھر ان کے یہاں آنے  
کے بعد بھیجا جاسکتا تھا تاکہ معا ملمہ یقینی  
ہوتا ۔

تب پھر ہم سے کوئی دشمنی پر اتر  
آیا ہے بیگم جمشید نے کہا ۔

ہم سے دشمنی پر تو لوگ اترے ہی  
رہتے ہیں انپکٹر جمیل جمشید مسکرانے آخر بم  
ڈسپو زپل والے آگئے ساتھ میں اکرام  
بھی وہاں پہنچ گیا انپکٹر جمیل جمشید نے بم  
ڈسپو زپل عملے کو ہدایات دیں کہ بم  
کو بے کار بنانا ہے اور اگر وہ ٹائم  
بم ہے تو اس کے پھٹنے کا وقت نو  
ٹ کر لیں یہ ہدایات دے  
اکرام کی طرف مڑے  
اکرام ! تم مسادہ لباس والے چاروں  
طرف پھیلا دو، میں خطرے کی بو محسوس  
کر رہا ہوں۔

او کے سر۔ اس نے کہا اور اپنے  
انظامات میں مصروف ہو گیا۔

بم ڈسپوزل عملہ گھر میں داخل ہو  
گیا۔ ان کے جسموں پر بم پروف لباس  
تھے۔ لہذا وہ بلا کھٹکے اندر داخل ہو

گئے۔ انھوں نے بیس منٹ لگائے، پھر وہ باہر آ گئے۔ ان کے چہرے سفید تھے۔

خیر تو ہے؟

جس وقت ہم داخل ہوئے ہیں، بم اس کے صرف ایک منٹ بعد پہنچنا تھا۔ گویا ہم ایک منٹ پہلے اندر داخل ہو گئے ورنہ کیا؟ بم اس قدر طاقتور تھا کہ کیا بتاؤں۔ صرف آپ کا مکان نہیں۔ آس پاس کے کئی مکانات کو شدید نقصان پہنچتا۔

اوہ! وہ دھک سے رہ گئے۔

اللہ کا شکر ہے وقت پر سارا کام ہو گیا۔

پیکٹ پر سے انگلیوں کے نشانات

بھی نہ اٹھائے جا سکے انپکٹر جمیل بڑ  
بڑا ہے ۔

ایسے میں تو جناب صرف اور صرف  
بم کا خیال رہ جاتا ہے ۔

ہاں آپ ٹھیک کہتے ہیں اور ہو یہ  
 محمود، فاروق اور فرزانہ کہاں رہ گئے  
؟

ایک دوست کے ہاں گئے  
دوست کی بہن بھی دراصل فرزانہ  
کی سہیلی ہے لہذا تینوں کو سکول سے  
ادھر چلے جانا تھا اور یہ پروگرام  
انھوں نے مجھے پہلے ہی بتا دیا  
تھا بلکہ اجازت لی تھی ۔  
اچھی بات ہے آج میں گے تب  
تو ۔

عین اسی وقت اکرم دوڑتا ہوا ان  
کے پاس آیا :

آپ ابھی مکان کے اندر داخل نہیں  
ہو سکتے ۔

کیوں اب کیا ہے ؟  
میرا خیال ہے اس بارے میں کوئی گھری چال چل گئی ہیں ایک طرف  
طاقت ورثا نہ ممکن ہے مکان میں داخل کیا  
نصب کی گئی ہیں میں نے ایک دوسری طرف کچھ اور چیزیں جگہ  
تاروں کا جال سا پھیلا ہوا اتحا اور  
اہو اچھا آدھ دیکھتے ہیں انپکھڑ جمشید بو  
لے ۔

آپ نہیں وہاں بھی بم ڈسپو زپل  
عملہ جائے گا اکرام نے انھیں روک  
دیا ۔

جلد ہی انھیں معلوم ہو گیا کہ گھر  
کے چاروں طرف مختلف آلات  
نصب کر دیئے تھے ان آلات کے

ذریعے گھر کے اندر ہونے والی  
گفت گو کو بیگم شیرازی کے مکان میں  
بیٹھ کر بخوبی سنا جا سکتا تھا اب  
ان کی نظریں بیگم شیرازی پر جم گئی  
انھوں نے گھبرائے ہوئے انداز میں  
کہا :

خدا کے لیے مجھے گھو ریں نہ میرا  
کوئی قصور نہیں ہے دو الیکٹریشن ضرور  
اے تھے اور انھوں نے بتا یا تھا کہ  
وہ ہر مکان کی وا رنگ چیک کر  
تے پھر رہے ہیں گو رنگ کا آڈر  
ہے کیوں نکہ کہ کئی مکانات کو بھلی  
کی تاروں کی خرابی کی وجہ سے  
اگ لگ چکی ہے حال ہی میں جو  
زبردست بارشیں ہوئی ہیں ان بارشوں  
نے بہت سے مکانات کی وا رنگ  
خراب کر دی ہیں ان کی بات سن

کر میں نے انھیں داخل ہونے کی اجازت دے دی خود میں باور پچی خانے میں چلی گئی انھوں نے آدھے گھنٹے تک کام کیا اور پھر چلے گئے تب پھر وہ یہی کام کرنے آئے تھے اور ضرورت کے وقت وہ آپ کے مکان پر قابض ہو کر ہمارے گھر ہو نے والی ساری گفتگو سنتے سکتا ہے پہلے ان کا پروگرام یہ رہا ہوں لیکن بعد میں ٹائم نگہداہی کیا ہوا لا پر و گرام بن گیا ہوں اللہ اپنا رحم فرمائے کہ کہیں یہ سب مجھے ٹھکانے لگانے کے لیے تو نہیں کیا جا رہا ؟ لیڈی میڈیا بولی ۔

کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔

آپ تو مجھے یہاں بہت اعتماد سے لائے تھے لیکن میرے خیال میں تو یہ

جگہ محفوظ نہیں ہے ۔

آپ فکر نہ کریں میں آپ کو  
اب یہاں نہیں رکھوں گا اپنے ایک خفیہ  
ٹھکانے پر رکھوں گا اور وہاں کسی کا  
خیال تک نہیں جا سکے گا ۔

بہت بہت شکریہ اور آپ کو اس  
وقت تک میری حفاظت کرنا ہو گی  
جب تک پروگرام ہو جائے۔

آپ فکر نہ کریں یہ میری  
دیوبھی ہیں آپ کو کچھ نہیں ہو گا  
ان شا اللہ انہوں نے مسکرا کر کہا  
گھر کو تمام چیزوں سے صاف کرنے  
کے بعد انپکٹر جمیل اور اکرام لیڈی میڈیا  
کو لے کر اپنے خفیہ ٹھکانے پر پہنچے  
اور اسے وہاں چھوڑ کر واپس ہو  
نے لگے تو لیڈی میڈیا خوف زدہ ہو

گئی :

ت تو کیا میں یہاں تنہا رہوں گی ؟

یہ مکان بم پروف ہے اگر  
آپ اس کمرے کا دروازہ نہیں  
کھولیں گی تو ہر ہمارے حملہ کر  
نے والے آپ کا کچھ نہیں بگاڑھے  
سکے گا اس آپ دروازہ نہ  
کھولیے گا لیکن پھر بھی مجھے اکیلے  
لگے گا۔

اس عمارت کے چاروں طرف  
سادہ لباس والے مقرر ہیں جو کسی  
حملہ کو یوں پاس نہیں پھٹکنے دیں گے  
انھوں نے کہا۔

اس کے باوجود جود میں چاہتی ہو  
لیہاں میرے ساتھ کوئی ہو

اچھی بات ہیں محمود فاروق اور  
فرزانہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔  
آپ کے پچھے ؟  
ہاں میرے پچھے آپ کو بالکل بور  
نہیں ہونے دیں گے انپکٹر جمیل بو  
لے۔ لیکن خطرے کے وقت پچھے بھلا  
میرے کیا کام آسکیں گے؟ اس نے  
حیران ہو کر کہا۔ اول تو یہاں  
تی ایسی صورت پیش نہیں ہے۔  
دوسرے وہ ایسے پچھے نہیں ہیں جو کہ  
آپ کے کام نہ آسکیں۔

اچھی بات ہے یو ہی سہی اس  
نے کہا۔

انپکٹر جمیل نے گھر فون کیا محمود  
فاروق اور فرزانہ اب بھی نہیں لو  
ٹھے اب انھوں نے بیگم سے ان  
کے دوست کے گھر کے نمبر معلوم کئے

اور وہاں فون کیا جلد ہی انھیں محمود  
کی آواز سنائی دی تم تینوں ٹھکانے  
نمبر ایک چلے آؤ۔

یہ کہتے ہی انھوں نے ریسیور رکھ دیا  
لیجیے وہ آرہے ہیں۔

نہ جانے کیا بات ہے میں کچھ  
پر یثانی محسوس کر رہی ہوں  
ٹائم  
کو  
بم والے معلمے کی وجہ سے  
لی بات نہیں لیکن آپ کو فکر  
نہیں ہو ناچاہیے اب آپ وا  
بہت محفوظ جگہ پر ہیں۔

اچھا خیر کیا آپ یہاں اکثر  
آتے رہتے ہیں؟  
اکثر تو نہیں مہینے میں ایک دو مر  
تبہ تو آنا پڑتا ہے  
آدھ گھنٹے بعد دروازے کی  
گھنٹی بجی:

آگئے ان کے منہ سے نکلا اکارا م  
نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا  
اسلام م علیکم او ہو یہ تو لیڈی  
میڈیا ہے کمال ہے فرزانہ نے چو  
نک کر کہا۔

کیوں اس میں کمال کی کیا با  
ت ہے؟  
پورا اخبار ان سے بھرا پڑا  
ہے شہر میں ہل چل ہے لوگ  
سے پر و گرگرام سے پہلے ملنے کے  
لیے بے چین ہیں اور انہیں ہر طر  
ف تلاش کرتے پھر رہے ہیں اور  
یہ یہاں بیٹھی ہوئی ہیں۔  
تمہیں یہ باقی کیسے معلوم ہو  
سکیں؟ انپکٹر جشید نے حیران ہو کر  
پوچھا۔

ہمارے دوستوں نے بتائی ہیں

ہوں اب تمہیں ان کے ساتھ  
رہنا ہے اس وقت تک جب تک کہ  
پوچھ رہا کہ اس وقت نہیں ہو جاتا  
انھوں نے روانی کے عالم میں  
کہا۔

لیکن کیوں آپ نے انہیں شہر میں  
کیوں نہیں رکھا؟  
انھوں نے ساری بات بتاتے دی  
اے باپ رے یہ بات تو خطر  
ناک ہے اسی لیے تو پریشان ہیں  
لیکن انھیں یہاں تو کوئی خطرہ نہیں  
ہو سکتا۔

ہال میں نے انھیں سمجھا دیا ہے  
بس یہ تنہائی سے گھبرا رہی تھیں  
میں نے تم لوگوں کو بلا لیا۔

آپ نے اچھا کیا تھا تھی کا احساس  
تو ان کے پاس تک نہیں پہنچے گا  
اب ہم چلتے ہیں پو گرام کے  
دو سرے معاملات کو دیکھنا ہے  
وہاں بھی تو ٹائم بم وغیرہ رکھنے کی  
کوشش کی جا سکتی ہیں۔

ہول ٹھیک ہے آپ جائیں -  
ان کے جانے کے بعد چند سیکنڈ  
تک خاموشی رہی پھر فرزانہ نے  
کہا :  
سب  
خاموش ہو گئے خیر تو  
ہے ؟

سب میں تم بھی تو شامل ہو تم  
الگ تو نہیں ہو فاروق نے جل  
کر کہا -

لیکن میں تو بول پڑی ہوں فرزانہ  
مسکرائی -

بول پڑنے کی بھی ایک کہی  
یوں تو فاروق بھی بول پڑا ہے  
اب تو میں بھی بول رہا ہوں  
محمود بولا۔

کیا بول بول لگا رکھی ہے میڈیا  
صاحبہ کیا خیال کریں گی امرے ہا  
ل آپ اردو تو اچھی طرح سمجھ  
لیتی ہیں نا؟  
فرزانہ نے اس سے پوچھا؟  
ہاں با لکل اس نے کہا۔  
آپ کو ہم کچھ سنائیں فارود  
ق اچانک بولا کیا مطلب یہ کیا با  
ت ہوتی۔  
کیا یہ بات آپ نہیں سمجھ سکیں  
؟

سمجنے کے لیے تو اس میں مشکل لفظ  
کوئی نہیں میں تو یہ کچھ رہی ہو

ل کہ یہ بات کیا ہوئی ساری دنیا  
تو مجھ سے کچھ سننے کے انتظار میں رہتی  
ہے اور آپ الٹا مجھ سے یہ کہ ر  
ہے ہیں کہ مجھے کچھ سنا نہیں ۔

ہاں میں نے غلط نہیں کہا  
دوسروں کو تو آپ سناتی ہی رہتی ہے  
اج ہم سے بھی کچھ سن لیں  
اچھی بات ہیں لیکن میں تعریف  
کرنے کے سلسلے میں بہت کنجوں و  
مجھے سنا نہیں گے اگر وہ مجھے پسند نہ  
آئی تو میں ہر گز تعریف نہیں کرو  
ں گی لیڈی میڈیا نے کہا۔

اس چیز کا تعلق صرف سننے سے  
نہیں سمجھنے سے بھی ہیں اگر آپ  
سمجھ جائیں اور رپسند یہ گی کا اظہار  
نہ کریں گی تو یہ انصاف نہیں ہو

گا -

گو یا آپ جو مجھے سنا ناچا تھے  
ہیں وہ اردو میں نہیں ہے؟  
جی نہیں آپ کو بھلا کون کو  
ن سی زبانیں آتی ہیں؟

انگریزی ، فارسی ، عربی ، پارسی ، او ہو اچھا بت تو کام چل جائے گا لیجئے سنئے

فاروق نے ٹیپ ریکارڈ میں ایک کیٹ لگائی اور میں دبادیا۔  
یہ کیا آپ تو کسی کی کیٹ لگا رہے ہیں میں سمجھی تھی آپ خود سنا کیں گے آپ کو غلط فہمی ہوتی ہما را مقصد یہ نہیں تھا محدود نے کہا۔  
بہت خوب سنا کیں صاحب لیکن پہلے یہ دیکھ لیں باہر طرح

خیریت ہے نہ ؟

جی ہاں با لکھ خیریت ہے با ہر  
سادہ لباس والے خفیہ جگوں  
پرمود جود ہے اگر کوئی خطرہ ہو  
ا تو وہ پہلے ہمیں خبردار کر کر یہ  
گے اس کے بعد خطرے کا مقابله

اوہو اچھا ٹھیک ہے -

اسی وقت ٹیپ ریکارڈ سے آواز  
بلند ہوتی آواز کا رس سب کے  
نوں میں گھلنے لگا لیدی میڈیا اس اواز  
میں کچھ اس طرح گم ہوئی کے  
اپن ا اور اس پاس کا کوئی خیا  
ل نہ رہ گیا گمصم سمتوں رہ گئی اور  
جب کیسٹ کا ایک حصہ ختم ہوا تو  
اس کے منه سے نکلا :-

اف یہ آج میں نے کی سنا

ہے ابھی ایک حصہ باقی ہے میں  
وہ بھی سنوں گی محمود نے کیسٹ  
پلٹ دی آواز پھر گو نجنسے لگی آخر وہ  
بھی ختم ہو گئی کیسٹ ختم ہوئے  
ہوئے تین منٹ گزر گئے لیکن لیدی  
میڈیا کے جسم میں حركت ہونے ہوئی  
آخر محمود نے کہا :

کیا یہ کلام پسند نہیں آیا  
پسند آپ نے کیا کہا۔ پسند نہیں آیا  
پہلے یہ بتا میں یہ تھا کیا میں نے  
آج تک ایسا کلام کبھی نہیں سنا  
میرے روں گلنے کھڑے ہو گئے ہیں۔  
آپ اگر سننا پسند کریں تو ابھی  
یہاں ایسی چودہ کیسٹیں اور  
مو جو دیں ۔

اوہ وہ اان سب کیسٹوں میں یہی  
کلام بھرا ہوا ہے وہ بولی ۔

ہاں لیکن یہی سے مراد با  
لکل یہی الفاظ نہیں میں میں سنوں  
گی لیکن پہلے یہ تو بتائیں یہ کلام  
ہے کس کا ؟

یہ کلام ہے ہم سب کے پیدا  
کرنے والے کا یعنی ہم اللہ کہتے  
ہیں خدا کہتے ہیں جو پانے والا  
تمام جہاں نوں کا ہم نہیں جانتے  
کے آپ کے منہ ہبھی خیال کیا ہیں ؟

میں عیسائی ہوں خدا کو مانتی  
ہوں لیکن حضرت عیسیٰ علیہ اسلام  
کو خدا کا بیٹا مانتی ہوں ۔

جب کہ ہمارا قرآن مجید اللہ کا  
کلام یہ کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے  
اللہ بے نیاز ہے اسے کسی نے نہیں  
جنانہ اس نے کسی کو جناوار

نہ کوئی اس کے برابر ہے ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے با  
رے میں بھی اس کلام پاک میں  
و ضاحتِ موجود ہیں اُ کو سنا  
ئیں وہ حصے ہاں ضرور اس نے  
کھوئے کھوئے اندرا زمین کہا :

محمد نے سورہ آل عمران ا  
ور سورہ نسا کے کچھ حصے اسے  
سائے وہ دھکے سے رکھی گئی

ہماری بابل میں تو اس سے  
الٹ ہے آپ کی بابل اصلی بابل  
نہیں ہے اصلی بابل کو پڑھ کر  
دیکھے اس میں ہمارے نبی ﷺ کی  
آمد کا ذکر ملے گا ۔

لیکن اصلی بابل ہم کہاں سے  
لائیں ؟

جن لو گوں نے با سُل میں تبدیلی کی ہے ان لو گوں نے اصلی با سُل کو ضائع نہیں کیا تھا وہ بھی کہیں موجود ہے سچائی کو جانے والے اسے تلاش کر لیں گے خیر یہ تو بعد کی بائیعین ہے میں اور سنوں گی ۔

ضرور کیوں نہیں ۔  
وہ کئی گھنٹے تک ہو  
قرآن کریم سنت رہی جب بالکل  
تھک گئی تو بولی نہیں

اب باقی صح سنوں گی ابھی کل  
کا دن بھی مجھے یہاں رہنا ہو گا  
ویسے میں اپنے اندر ایک ایک عجیب  
تبدیلی محسوس کر رہی ہوں ۔

یہ سب اللہ کی مہربانی ہے ۔  
میں اسلام کے بارے میں

تمام تفصیلات جاننا چاہتی ہوں  
ہم آپ کو کتا میں دے گے ۔  
شکریہ ۔

اب ذرا اوہر اُدھر کی با  
تین ہو جائیں فاروق نے مسکر  
ا کر کہا ۔

اوہر اُدھر کی باتیں کیا مطلب  
؟ لیڈی میڈیا نے چونکہ پوچھا با  
ت دراصل یہ ہے جی کہ اوہ  
ہر اُدھر کی کوئی مطلب نہیں ہو  
تا یہ بیچاری تو خود بے مطلب  
ہوتی ہیں ویسے تو بے مطلب ہونا تو  
آج کی دنیا میں بے حد اچھی بات  
ہے اور یہ بے حد اچھی بات  
آج کی دنیا میں بہت کم ملتی ہے  
۔ فاروق کہتا چلا گیا ۔

پتا نہیں آپ کیا کہہ رہے ہے

ان سے لو گوں کو یہی شکایت  
ہے فرزانہ مسکرانی ۔  
کیا مطلب کیسی شکایت ؟  
مطلب یہ کے ان کی با تین عالا  
م طور پر سمجھ لیں ڈی آئیں حالا  
نکہ ہوتی ہے با لکل سیدھی سا  
دھی اور آسان فاروق نے  
منہ بنایا ۔  
بس بس رہنے دو آسان ہوتی  
ہے فرزانہ نے جھلا کر کہا ۔  
میں تو کیا مشکل ہوتی ہیں فاروق  
کے لجھ میں حیرت اور شو خی  
تھی ۔ لیڈی میڈیا اس کے اس اندما  
ز پر ہنس پڑی ۔

آپ آپ بھی ہنس رہی ہے فار  
وق نے حیران ہو کر کہا ۔ کیوں

ل کیا یہاں ہنسا منع ہے لیڈی میڈیا  
نے بھی حیران ہو کر پوچھا -  
شروع ہو گئے حضرت اب  
کان کھاتے چلے جائے گے  
فرزانہ نے کہا -

میں آپ لوگوں کو ایک بات  
بتا دینا چاہتی ہوں -  
شکر ہے کم از کم آپ ایک  
بات تو بتانا چاہتی ہیں اگر آپ ایک  
بات بھی نہ بتانا چاہتیں تو ہم  
آپ کا کیا کر لیتے فاروق نے  
جلدی جلدی کہا -

بھئی پہلے یہ تو سن لو وہ بات  
کیا کرنا چاہتی ہے مخدوم نے بھنا  
کر کہا -

اوہ ہال واقعی چلیئے محتر  
مہ میڈیا لیڈی بتا میں آپ کیا کہنا

چاہتی ہے ؟

یہ آپ نے مم میر اکیا نام لیا  
؟

میڈیا لیڈی ا وہ وہ معا ف  
کیجھ گا یہ تو با لکل الٹ ہو گیا  
لیڈی میڈیا -  
ابھی تو آپ شکر کر یہ اس  
نے با لکل الٹ ہی بولا ہے وہ  
رنہ ہم نے تھا س کے ہاتھوں لو  
گوں کے نام موں کی وہ وہ  
رگت بننے دیکھی ہے کہ کیا بتائیں  
فرزانہ نے کہا۔

نہیں نہیں بتا دو کوئی حرج  
نہیں فاروق بولا -  
کیا بتا دیں ؟

جو درگت تم نے بننے دیکھی  
ہے بس وہی بتا دو فاروق مسکرا

یا -

تم سے تو بس تو بہ بھلی محمد  
نے عورتوں کے انداز میں کہا

ہاں تو بہ کر لو مجھے کوئی ا  
عتر اض نہیں ..... اور ایک بس ایک  
اوروہ کیا؟  
میں لوگوں کے ناموں کی  
درستگت اپنے با تھوڑے کے ذر  
یعے نہیں ذبان کے ذریعے بناتا ہو  
ل دھست تیرے کی آپ نے دیکھا  
محمد لیڈی میڈیا کی طرف مڑا۔  
کگ کیا اس نے بو کھلا کر  
کہا -

اوروہ کیا پہلے یہ تو بتا وہ کیا  
دیکھا -

اچھا با با کچھ نہیں معاف کر د  
و ہمیں محمد نے جھلا کر کہا۔ دیکھ  
لیا آپ نے اب یہ مجھ سے معاف فی  
تک مانگ رہے ہیں ہے کوئی تک  
فاروق نے پھاڑھانے والے  
انداز میں کہا۔  
تو پھر تک کی بات  
ہے محمد مسکرایا۔  
حد ہو گئی اب تک اور بے  
تک کو لے بیٹھے فرزانہ  
نے تملک کر کہا۔  
آخر میں کیا کروں اور کیا  
نہ کروں فاروق بولا۔  
خاموش بیٹھ جاؤ بس۔  
اچھا یہ بات ہے لو بیٹھ گیا خا  
موش فاروق نے کہا۔  
اور ہونٹ مضبوطی سے بھینچ

لیے -

اب کمرے میں موت کا سنا ٹا  
چھا گیا لیدی میڈیا چند سینڈ تو خا مو  
ش رہی پھر اکتا کر بولی لیکن یہ خا  
مو شی تو کاٹ کھانے کو دوڑ  
رہی ہے -



اب بتاؤ بھی ..... فاروق  
ترٹ سے بولا  
عین اسی وقت باہر سے ا شا  
ردہ موصول ہو  
باہر خطرہ ہے آپ لوگ ہو  
شیار رہے -

کیا حملہ کیسے کیے جانے کا  
مکان ہے ؟

ہال اور وہ بھی جدید تر  
یہ آلات کے ذریعے جن کے  
بارے میں ہم سوچ بھی نہیں

سکتے تھے۔

اوہ ان کے منہ سے لگا۔



## مزے کا جواب

انھوں نے ایک دوسرے  
کی طرف دیکھا :

اب ایک ہی طریقہ رہ جاتا  
ہے محمود نے پریشان ہو کر کہا

اور وہ کیا ؟  
اس سے پہلے کے حملہ  
انھیں لے کر جنگل کی طرف نکل جاتے ہیں -

اور ہال یہ ٹھیک ہے -

لیکن کیا ہم جنگل میں محفوظ رہے گے -

ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا اگر  
ان کے پاس جدید آلات ہیں  
جیسا کہ آدمیوں نے اطلاع دی  
ہے تو پھر وہ اس عمارت کو

تبادہ کر سکتے ہے اگر عمارت تباہ  
ہو گئی تو ہم بھی نہیں پختے ان  
کی پوری توجہ صرف عمارت  
کی طرف ہو گی اور وہ یہ  
سوچ بھی نہیں سکیں گے کہ ہم عما  
رات سے نکل کر جنگل میں چلے گئے ہو  
گے نہ وہ کوئی دروازہ  
کھلتے دیکھیں گے -  
کیا مطلب ورودی دروازہ کھو  
لے بغیر ہم عمارت سے باہر کس  
طرح جا سکتے ہے لیکن میدیا نے حیر  
ان ہو کر کہا -

جا سکتے ہے اسی لیے تو آپ کے  
لیے یہ جگہ تجویز کی گئی ہے -  
تو پھر جو کرنا ہے جلدی کر یہ  
آپ کے والد نے تو اطمینان د  
لا یا تھا کہ یہ عمارت ہر طرح

محفوظ ہے۔

انھیں شاید معلوم نہیں تھا  
کہ جدید ترین ..... جدید ترین .....  
..... جدید ترین محمود اٹکنے لگا -  
سوئی اٹک گئی بے چاری کی  
فاروق نے منہ بنایا کہا -  
کیا مطلب ... سوئی ؟ لیڈی میڈیا بولی  
ہاں جس طرح گراموفون کی سوئی  
کسی زمانے میں اٹک جایا کرتی تھی۔  
اب وہ گراموفون کہاں رہے۔  
کیا ہوا بھی ..... کچھ بولو تو سہی۔  
فرزانہ نے الجھن کے عالم میں کہا۔  
آخر سادہ لباس والوں کو پہلے ہی  
یہ کس طرح پتا چل گیا کہ حملہ  
آوروں کے پاس جدید تھیار ہیں۔  
اوہ ہاں ..... ٹھہرو ..... میں چھت

پر جا کر جائزہ لے لو۔ فاروق نے کہا اور اوپر چلا گیا۔ جلد ہی اس کی واپسی ہوتی۔

ہم بال بال بچ، اس کی آواز میں کچکپی تھی۔



کیا مطلب؟  
مطلب یہ کہ سادہ لباس والے سب  
بے ہوش پڑے ہیں اور عمارت کے  
سامنے اب صرف حملہ آور موجود ہیں،  
لیکن وہ اس عمارت کا کچھ بگاؤنے کے  
قابل نہیں، لہذا انھوں نے یہ چال  
چلی کہ ہم کسی طرح عمارت سے باہر  
نکل جائیں۔

اوہ! ان کے منہ سے نکلا۔

گویا ہمیں عمارت میں ہی رہنا ہو  
گا۔ لیڈی میڈیا نے فوراً کہا۔  
بالکل۔ ادھر ہم باہر نکلے۔ ادھر دشمن

کی گولیوں کا نشانہ بنے۔

ارے باپ رے۔ تب تو ہم واقعی  
بال بال پچے۔

تو پھر پہلے ابا جان کو فون کرو۔  
فرزانہ نے کہا۔

محمود نے گھر نمبر ڈائل کرنا  
چاہے، لیکن لآن تو بالکل خاموش تھی۔  
 گویا فون کے تار پہلے ہی کات دیئے  
 گئے تھے:

اب تو ایک ہی دعا ہے۔ اور وہ  
 یہ کہ ابا جان کسی ضرورت کے تحت  
 ہم سے رابطہ قائم کریں اور انھیں معلوم  
 ہو جائے کہ لائن کٹی پڑی ہے۔  
 ان کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھ گئے۔

عین اس وقت انھوں نے بم کے دھماکے  
 کی آواز سنی۔ عمارت بل گئی۔ لیکن  
 اس کا کچھ نہیں بگڑا۔

حملہ شروع ہو گیا ہے۔ کیوں نہ  
ہم بھی جوانی فائز کریں۔  
ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ دشمن  
ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اور پھر جوابی فائزگ کرنے کے لیے  
ہمیں چھت پر جانا پڑے۔ چھت پر  
ہمارے لیے خطرہ ہو سکتا ہے۔  
ہوں! بات ٹھیک ہے۔  
باہر بہوں کے دھماکے ہوتے رہے۔  
فائزگ بھی ہوتی رہی۔ وہ کمرے میں  
بے فکر بیٹھے رہے۔ ایسے میں لیڈی  
میڈیا نے کہا:

واقعی ..... بہت اچھا ٹھکانا ہے۔ اگر  
انپکٹر جمیلہ مجھے یہاں نہ لے آتے تو  
نہ جانے کیا ہو جاتا۔

ویسے یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں  
آئی۔ کہ آپ کو ہلاک کر کے انھیں

# کیا مل جائے گا؟

اس طرح لیڈی جوزا مقابلہ جیت  
جائے گی۔ وہ مجھے ختم کرنے کے لیے  
پانی کی طرح روپیہ بہا رہی ہے۔

لیکن ہماری مصیبت اور ہے۔ فرزانہ  
نے منه بنایا۔

کیا مطلب؟ لیڈی میڈیا اس کی طرف  
مزدی۔

ہماری مشکل یہ ہے کہ اگر آپ  
کو کچھ ہو جاتا ہے۔ تو ہمارا ملک پورا  
دنیا میں بدنام ہو جائے گا۔ دنیا بھر  
کے لوگ ہمارے ملک کا مذاق اڑائیں  
گے۔ اس لیے ہم آپ کی حفاظت اپنی  
جان سے بھی زیادہ کریں گے۔

میں شکر گزار ہوں اور مجھے افسوس  
بھی ہے کہ میری وجہ سے آپ لوگوں  
کو مشکل پیش آئی۔

اس کی ضرورت نہیں ..... ہم تو اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔  
 اسی وقت ایک اور بھم کا دھماکا ہوا..... یہ دھماکا پہلے سے زیادہ شدید تھا ..... عمارت لرز کر رہ گئی..... لیکن اس کا بگڑا کچھ نہ سکھ سمجھ سکتے۔  
 کس قدر بے وقوف لوگ ہمیں، ہمیں دھماکوں سے ڈرا رہے ہیں۔ لیکن نہیں جانتے، ان دھماکوں سے ڈرانے والے اے آسمان نہیں ہم۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

لیکن اس میں خوش ہونے کی کیا بات ہے۔ لیڈی میڈیا کے لجھ میں حیرت تھی۔  
 آپ کو نہیں معلوم، خوش ہونے کی بات تو کسی بات میں بھی ہو سکتی ہے۔ فاروق تڑ سے بولا۔

آپ کی باتیں عجیب گھماو پھیراؤ  
والی ہوتی ہیں۔

شکر کریں، ابھی صرف گھماو پھیراؤ  
والی ہی ہیں۔

فرزانہ ہنسی۔

کیوں کیوں۔ اور لیکسی اور طرح کی  
بھی ہوتی ہیں؟  
بس کچھ نہ پوچھیے۔ نہ جانے کس  
کس طرح کی ہوتی ہیں۔  
خیر خیر۔ وہ تو میں اندازہ لگا ہی چکی  
ہوں۔

اور میں اپنے سادہ لباس والوں کے  
بارے۔ میں سوچ رہا ہوں۔ نہ جانے ان  
بے چاروں پر کیا بنتی ہو گی۔ جو لوگ  
اس قدر سازو سامان لے کر آئے ہیں،  
کیا انہوں نے سادہ لباس والوں کو  
صرف بے ہوش کیا ہو گا۔ محمود بڑھ رہا یا۔

تمھارا مطلب ہے۔ انھوں نے ہمارے سادہ لباس والوں کو ہلاک کر دیا ہو گا۔

ایسا نظر تو نہیں آتا۔

حیرت تو اس پر ہے کہ وہ ان کے قابو میں کس طرح گئے۔

اب یہ تو باہر نکل کر ہی معلوم ہو گا اور باہر ہم جانہ نہیں سکتے کاش ابا جان کو ہمیں فون کرنے کی کوئی ضرورت پیش آ جائے۔

آمین! دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

آمین! لیدی میڈیا مسکرائی۔

آپ کی امین کا شکریہ۔ فاروق بول اٹھا۔

آپ - بہت شفاقت مزاج ہیں۔ لیدی میڈیا ہنسی۔

عین اس وقت ایک ہولناک دھماکا ہوا۔

انھیں یوں لگا کہ عمارت اب ان کے  
مر پر گری کہ اب گری:  
اف مالک..... یہ تو ہمیں ہلائے دے  
رہے ہیں۔

لک..... کہیں یہ کامیاب ہی نہ ہو  
جائیں۔

ابا جان کو اس عمارت کے بارے  
میں ہم سے زیادہ معلوم ہے، انھیں یہ  
بھی معلوم ہے کہ آج کے دن ور میں  
کتنے طاقت ور قسم کے بیم  
ہیں۔ لہذا کوئی فکر نہ کرو۔

کیوں نہ ہم یہاں سے تھے خانے  
میں چلے جائیں۔

اوہ ہاں! یہ اور بھی بہتر ہے گا۔  
تو کیا اس عمارت کے نیچے تھے خانہ  
بھی ہے؟ لیڈی میڈیا نے حیران ہو کر  
کہا۔

ہاں! بالکل ..... اس سے بھی زیادہ  
آرام دہ جگہ۔ فرزانہ نے کہا۔

تو پھر چلو..... وہاں ان دھماکوں کی  
آوازیں تو سنائی نہیں دیں گی۔

لیکن ایک خرابی بھی ہے۔ ہمیں  
صورت حال معلوم نہیں ہو سکے گی۔

یہاں تو ہمیں صورت حال معلوم نہیں  
ہو سکے گی۔ یہاں تو ہمیں ساتھ  
معلوم ہو رہا ہے کہ اب باہر  
کیا کر رہے ہیں۔

تب پھر ہمیں شہید ہیں، کوئی  
ضرورت پیش آئی تو ایسا کر لیں گے۔

اچانک فاروق بند ہو گئی۔ اور پھر  
کوئی دھماکا بھی سنائی نہ دیا۔

شاید مایوس ہو گئے بے چارے۔

اب او رکرتے بھی کیا۔ بلکہ مرتے  
کیا نہ کرتے۔ فاروق نے منہ بنایا۔

اس موقع پر کم از کم یہ محاورہ  
نہیں بولا جا سکتا۔ فرزانہ نے اسے  
گھور۔

بہت بہتر! میں محاورہ واپس لیتا ہوں۔  
جب بھی موقع بنا، استعمال کر لوں گا۔

بہت خوب..... جواب پسند آیا۔ لیڈی  
میڈیا نے خوش ہو کر کہا  
اوہ اس بات کا تو مجھے خیا  
ل ہی نہیں تھا۔

کس بات کا؟ لیڈی میڈیا نے  
حیران ہو کر پوچھا۔

اس بات کا کہ آپ کو میر  
اجواب پسند یا ناپسند بھی آ سکتا ہے  
ورنه میں اور بھی مزے کا  
جواب سے سکتا ہوں۔ فاروق بو

لا۔

مرے کا جواب بھی اودی  
تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے  
فرزانہ نے مراق اڑانے کے  
انداز کہا۔

کسی ناول کا نام تو کیا آپ  
لوگ ناول بھی لکھتے ہیں؟ لیڈی  
میڈیا بولی -

جی نہیں صرف ناول لوں کے نام  
تجویز کرتے ہے ناول نگار رو  
ر دل کی آسانی کے لیے ان بے چا  
ناولوں کو ناول تو لکھنے آتے ہے  
ناولوں کے نام نہیں رکھتے  
آتے اس کے لیے یہ کام یہ حضر  
ت انجام دیتے ہیں لیکن اس  
وقت تو نام تو انہوں نے تجویز  
کیا ہے اس نے فرزانہ کی  
طرف اشارہ کیا ۔ یہ انہوں

نے طنز کیا تھا -

اسی وقت ایک عجیب آواز  
نے انھیں چو نگا دیا۔ شاید کوئی نبی  
کا روایتی ہمارے خلاف شروع  
کی گئی ہے محمود نے پریشان ہو  
کر کہا -

کوئی پودا نہ کرو فرزانا  
نہ بولی -  
بھی کم از کم ہمیں پروا تو  
کر ہی لینی چاہیے کیونکہ  
میں کوئی حرج نہیں ۔ فاروق  
نے مشورہ دیا -

مدرس فاروق ٹھیک کہتے ہیں کم  
از کم دیکھ لینا چاہیے کہ وہ  
کر کیا رہے ہے لیدی میڈیا بولی -  
میں ابھی خفیہ سوراخ سے  
دیکھ کر بتاتا ہوں -

وہ ایک اونپرواٹے کمر  
لے میں گیا ایک منٹ بعد اس  
کی واپسی ہوئی تو اس  
کا رنگ زرد تھا۔ اب ہمیں فو  
را تھہ خانے کا رخ کرنا چا  
ہے -

کیوں کیا ہوا؟  
کیا کر رہے ہے وہ لوگ  
لو ہے کی سیڑھی جو فائر بر  
گیڈ کی گاڑی پول میں لگی ہوتی  
ہے ہماری اس عمارت کی طرف لگی  
دی گئی ہے -

اس کا مطلب ہے ان لوگوں  
کی پچھت پر جانے کی ترکیب کر  
لی ہے بھلا انہوں نے فائر بر گیڈ  
کی گاڑی یہاں تک کیسے منگوائی؟

اگ لگ جانے کی اطلاع  
دی ہو گی اور جب عملہ یہاں  
پہنچا ہو گا تو اسے ایک طرف  
کر دیا ہو گا یا بامدد ہو یا ہو  
گا یہ کام بھلا ان کے لیے کیا  
مشکل ہو گا جبکہ وہ ہمارے ساد  
ہ، لباس و والو پر قابو پا چکے ہیں

سوال یہ ہے کہ اب ابا جان  
کیا کر رہے ہے اپنھوں نے ہما  
ری خبر کیوں نہیں لی؟

ان کے خیال میں ہم بالکل  
محفوظ ہیں۔

اور اب جو لوگ جو چھت  
پر پہنچنے والے ہے یہ کیا کریں  
گے۔

شايد چھت میں سوراخ کر

یں گے فرزانہ نے فوراً کہا ۔

اوہ سن کے منہ سے لگلا۔

تب پھر ہمارے لیے اس کے  
سوال کو تی چارہ نہیں رہا کہ  
تھہ خانے میں چلے جائیں محمود نے ۔

پہلے یہ تو ایک ایسا زیور لیں  
کہ وہ اب کیا کریں گے ۔

اچھی بات ہے ۔  
خفیہ سوراخ سے انھوں نے قریباً  
دس آدمیوں کو چھپت پکڑا۔ مصائب و سامان  
کے ساتھ چڑھتے دیکھا اور پھر اوپر برماء  
گھونٹ کی آواز سنائی دی ۔

بس ثابت ہو گیا۔ جب انھوں نے  
دیکھا کہ ان کے بم بے کار چلے گئے  
ہیں تو انھوں نے یہ ترکیب سوچی۔ آؤ  
جلدی کرو۔ تھہ خانے میں چلتے ہیں۔ یہ  
تھہ خانے کا دروازہ تلاش نہیں کر سکیں

اور وہ تھہ خانے میں آگئے۔  
اور میں کہتی ہوں۔ ہمیں تمام  
امکانات پر غور کر لینا چاہیے۔ ایسے میں  
فرزانہ بولی۔

کہ یہ خانے کا راستہ تلاش کر لیں۔ اس صورت میں تو وہ یعنی ہمارے سر پر کھڑے ہوں گے۔  
تب پھر ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ اس وقت تک بھی اگر ہم نے چھپنے یا ان سے بچنے کی کوشش کی ہے تو صرف اور صرف میدی۔ لیڈی میدیا صاحبہ کی خاطر۔ ورنہ ہم میدان میں نکل کر ان سے مقابلہ کرتے اور پھر جو بھی ہو جاتا پرواہ نہ کرتے۔

ہوں بات ٹھیک ہے۔ اس بات کو نظر انداز کرنا غلط ہو گا۔ وہ دروازہ تلاش کر سکتے ہیں۔

تب پھر ہمیں ان سے مقابلہ کی کوشش شروع کر دینی چاہیے۔ سب سے پہلے ایڈی صاحب کو چھپا دینا چاہیے۔

ہوں ٹھیک ہے۔ ان کے لیے وہ سامنے والی الماری ٹھیک رہے گی۔ اس الماری میں بھی اندر ایک خفیہ خانہ ہے۔ اس خانے میں یہ بالکل فتح آ جائیں گی۔

لیکن میں ۔۔ میں وہاں سانس کی طرح لوں گی؟ اس نے گھبرا کر کہا۔ سانس لینے کا وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ ہوا کی آمد و رفت وہاں ہوتی ہے۔

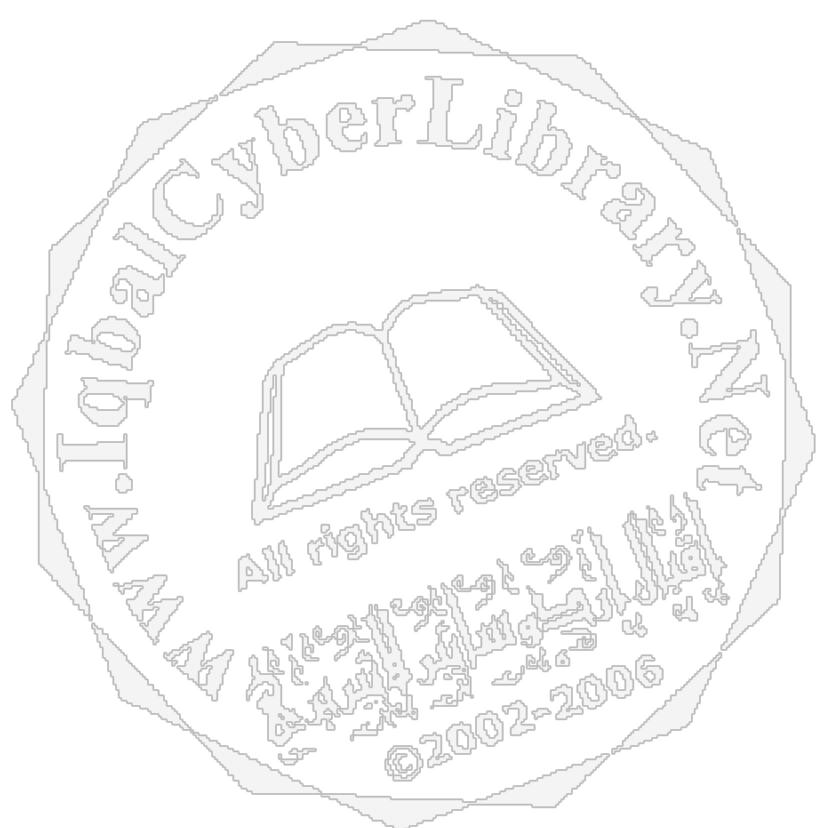
اوہ! تب تو ٹھیک ہے۔ لیکن ایسا نہ

ہو کہ میں وہاں بند رہ جاؤں۔

اللہ نے چاہا تو ایسا نہیں ہو گا۔  
تو پھر ٹھیک ہے۔ کاش تمہارے والد  
اے جائیں۔ اس نے فکر مند ہو کر  
کہا۔

آئین! ویسے آپ فرمدے ہوں۔  
ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک سے  
زیادہ پارٹیاں آپ کے چکر میں ہیں۔  
ہاں! اس کا امکان بھی ہے۔  
آخر انھوں نے لیڈی میڈیا کو الماری  
کے خفیہ خانے میں بند کر دیا اور خود  
دشمنوں سے مقابلے کی تیاری میں مصروف  
ہو گئے۔ انھوں نے باقاعدہ مورچے بنائے۔  
ان مورچوں میں اسلحہ رکھا اور دشمن کا  
انتظار کرنے لگے۔ ان کے دل زور زور  
سے دھڑک رہے تھے۔ اچانک دروازہ کھلا  
اور ساتھ ہی تھہ خانے میں دھم دھم

روشنی کا انوار ..... تحریر: اشتیاق احمد ..... اپنے جمیلہ بیرن  
کی آواز گونجی۔





## صرف ایک ہاتھ

اکرام۔ میں نے سوچا ہے۔ ہم وقت سے پہلے ہی عوای ہال کا جائزہ لے لیں۔ اگرچہ وہاں ہمارے آدمی بہت پہلے سے مقرر ہیں، لیکن ہمیں بھی تو اندر کا جائزہ لینا ہو گا۔

اوکے سر۔ چلیے۔  
ہمارے ہمیں ساتھ عملے کے سو آدمی  
ہونے چاہئیں۔ وہ ہال چھوٹا سا تو  
نہیں۔

ٹھیک ہے سر۔  
اکرام عملے کے انتظام میں لگ گیا۔  
ایک گھنٹے بعد وہ اس ہال میں داخل ہو رہے تھے، جس میں پروگرام ہونا تھا:  
اس پروگرام کو بھی ہمارے ملک میں ہونا تھا۔

یہ ملکی معاملات ہیں۔ ہم اس میں

کیا کر سکتے ہیں۔

انپکٹر جمیشید نے کندھے اچکائے۔

انھوں نے عملے کے ساتھ پورے ہال کا ایک ایک چپ چیک کر ڈالا۔ چیک کرنے کے آلات بھی استعمال کیے، لیکن کہیں کوئی گردبڑ نظر نہ آئی۔

سوال یہ ہے اکرام۔ کہ کریں گے۔ میرا مطلب ہے۔ اگر لیڈی میڈیا یہاں خیریت سے پہنچ گئی تو اس صورت میں وہ کیا کریں گے؟

واقعی یہ سوال بہت اہم ہے۔ اگر ان کا پروگرام اغوا کرنے کا ہے تو پھر اس کے لیے انھیں لائن آف کرنا ہو گی۔ گھپ اندریے میں وہ یہ کام کر سکیں گے۔

بالکل ٹھیک۔ لیکن ہم اب انتظام کریں گے کہ جونہی لائن جائے۔ فوری

ضرورت کی لائیں خود بخود آن ہو جائیں۔ اور اس کا انتظام میں نے کر لیا ہے۔ ان لوگوں کو، میرا مطلب ہے، فوری ضرورت کی لائیں آن کرنے والوں کو میں ایک خفیہ جگہ بٹھاؤں گا۔ تاکہ وہاں کوئی باہمی نہ ڈال سکے۔ دوسرے یہ کہ میں پہلے ہی وہ لائیں آن کرا نہیں ہو گا۔ دشمن کو یہ معلوم ہی رoshn ہیں؛ چنانچہ جب وہ لائٹ آف کریں گے۔ اس وقت بھی اندھیرا نہیں ہو سکے گا اور ان کا یہ وار ناکام ہو جائے گا۔

بہت خوب! یہ بات سن کر خوشی ہوئی۔

لیکن اکرام۔ میرا سوال اب بھی اپنی جگہ پر ہے۔ کہ وہ کیا کریں گے۔

بیہاں ناکام ہو کر وہ اگلا قدم کیا اٹھا سکیں گے؟

اگلا قدم۔ اکرام بڑھایا۔

ہاں اکرام۔ جب وہ دیکھیں گے کہ ان کا یہ پروگرام ناکام ہو گیا ہے۔ تو پھر وہ کیا کریں گے؟ سرا! میری سمجھ میں تو کچھ نہیں رہا کہ وہ کیا کریں گے۔ اکرام نے کہا۔

یہ بات نوٹ کر لو۔ اکرام۔ وہ ایک رخ سے تو وار ہرگز نہیں کریں گے۔ ان کے وار مختلف پہلوؤں سے ہوں گے۔

ہوں..... تب تو غور کرنا ہو گا۔ ایسے میں محمود، فاروق اور فرزانہ بہت کام دکھاتے ہیں اور ان کی ڈیوٹی گلی ہوئی ہے خفیہ ٹھکانے پر۔

ارے ہاں! ہم نے فون کر کے  
ابھی تک ان کی خیریت معلوم نہیں  
کی۔ ذرا میں انھیں فون کر لوں۔  
ضرور کریں سر۔ وہاں کی خیریت -  
تو بلکہ ساتھ ساتھ معلوم کرتے رہیں -  
اگر انھوں نے پوری وجہ اس عمارت کی  
طرف کر دی تو ..... وہ عمارت اسی  
سے  
قاوو میں آنے والی  
اس قدر آسانی  
انسپکٹر جمیلہ  
rights Reserved.  
© 2002-2006  
کامیابی کا سلسلہ  
اکتوبر 2006ء  
www.Nayaab.Net

..... اس طرف کا فون تو بالکل  
خاموش ہے۔  
لگ۔ کہیں کوئی گڑبرد تو نہیں۔  
تب پھر..... پہلے ان کی خبر لیں۔  
کہیں وہاں کچھ ہو نہ رہا ہو۔

ہاں اکرام۔ میں اس کی ضرورت بہت شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔ تو پھر میں یہاں کے معاملات دیکھ لیتا ہوں۔ آپ وس آدمیوں کے ساتھ اس طرف ہو آئیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی گرفتار نہ ہو، صرف فون خراب ہو گیا ہو۔ گا۔ تم چیزیں چیک کرو۔ انپکٹر جمشید اسی اپنے ساتھ وس آدمیوں کو لے کر روانہ ہوئے اور پھر عمارت کے نزدیک پہنچے۔ تو ان کی سُنگم ہو گئی۔

عمارت کے ساتھ ایک ۲۳ گ بجھانے والی گاڑی لگی ہوئی تھی اور اس کی سیڑھی چھٹ تک جا رہی تھی۔ فون کے

تار کے پڑے تھے۔

اف مالک۔ یہاں تو پورا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے، اگر میں یہاں نہ آ جاتا۔ تو مم۔ مگر سادہ لباس والے کہاں ہیں۔ پھر انہوں نے سر کو جھنکا دیا اور بولے: ان کے بارے میں بعد میں دیکھ لیں گے۔ پہلے تو لیدی میڈیا کو بچایا جائے۔ تتم پانچ ادھر ہی رہو۔ حکم درختوں کی اوٹ لے لو اور میرا جب تک کوئی کارروائی نہ کرنا۔

اوکے سر۔

انہوں نے پانچ آدمیوں کو ساتھ لیا اور درختوں کی اوٹ لیتے چکر کامنے لگے۔ ان کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ زیادہ سے زیادہ انہوں نے یہ خیال کیا تھا کہ ایک آدھ بم چینکنے

کی کوشش کر ڈالی جائے گی اور ناکامی کی صورت میں وہ بھاگ نکلیں گے، لیکن یہاں تو باقاعدہ محاذ قائم کر لیا گیا تھا۔

وہ تیز چلتے ہوئے ایک جھنڈ میں پہنچے اور درختوں کی اوڑتے لے کر کھڑے ہو گئے۔

جب تک میں نہ کہوں، فارس نہیں کرو گے۔ اوکے سر۔

وہ انتظار کرتے رہے۔ آخر اچانک دروازہ کھلا اور محمود، فاروق، فرزانہ اور لیڈی میڈیا باہر نکلتے نظر آئے۔ خبردار! گولی نہ چلانا۔ اسپکٹر جمیل نے اپنے ساتھیوں کو خبردار کیا۔ اور فوراً سامنے آ گئے۔

اوہو - ابا جان آپ ..... آگئے۔

اور کیا کرتا بھی ..... فون کی لائے  
کئی ہوئی تھی۔ فون کرنا چاہا تو خطرے  
کا احساس ہوا۔ فوراً ادھر کا رخ کیا۔  
آپ بہت وقت پر آئے۔ مزا آ  
گیا۔ وہ بھی بس آیا ہی چاہتے ہیں۔  
ان کے پاس کلاش کوفین ہیں ابایا جان۔  
اور بھی جدید آلات ہیں۔ ان کی مدد  
انھوں نے تہہ خانے کا دروازہ  
بھی ادھر پر پوزیشن  
تم بھی ادھر کر لے لو۔  
لے لو اور یہ رانقلین بھی لے لو۔  
وہ سب تیار ہو گئے۔ لیدی میدیا  
کو انپکٹر جمیلہ نے ایک تن آور درخت  
کی اوٹ میں اس طرح کھڑا کر دیا  
کہ خود بھی اس کو نظر میں رکھ سکتے  
تھے۔ تاکہ اس کے حفاظت کے لیے  
فوری طور پر کچھ کر سکیں۔

ہمارے سادہ لباس والوں کا کیا بنا  
ابا جان؟

ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مجھے  
ان میں سے کوئی نظر نہیں آیا۔  
اوہ! تب وہ ضرور کہیں بندھے پڑے  
ہوں گے۔

ہاں! اس کے سوا کیا کہا جا سکتا  
ہے۔

عین اس وقت انہوں نے فائزگ کی  
آواز سنی۔ گویا تھہ خانے سے نکلنے  
والے فائزگ کرتے ہوئے اوپر آ رہے  
تھے۔ وہ اور بھی ہو شیار ہو گئے۔

اب تم لوگ چاروں طرف سے گھر  
چکے ہو۔ جوابی کارروائی ہرگز نہ کرنا،  
ورنه انجام بہت بھیانک ہو گا۔ چاروں  
طرف کے درختوں کا جائزہ لے لو۔ ایک  
بلند آواز گونجتی سنائی دی۔

انھوں نے چاروں طرف دیکھا اور پھر  
ان کی سٹی گم ہو گئی۔ ان کا تما  
م ترمنصوبہ فیل ہو گیا۔ قریباً ہر درخت  
پر ایک کلاش کوف جھانک رہی تھی۔  
اس وقت جس جگہ پوزیشن لیے ہوئے  
تھے۔ اس جگہ کو بھی فوراً نشانہ بنایا  
جا سکتا تھا اور ان کے لیے بچنے کی  
کوئی جگہ نہ ہوتی۔  
یہ کیا ہوا ابام جان؟  
مجھے امید نہیں تھی کہ یہ لوگ اس  
قدر زبردست انتظام کے ساتھ آئیں گے۔  
وہ بولے۔

اب کیا ہو گا؟ فرزانہ بڑھا اپنی۔  
وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔  
فاروق بولا۔

تم لوگ ہاتھ اوپر اٹھا دو۔ کیونکہ  
اب تم اپنا تمام اسلحہ خالی کر لو گے

تو بھی ہمارا ایک آدمی بھی ہلاک نہیں کر سکو گے۔

اصل مسئلہ تم لوگوں کو عمارت سے نکالنے کا تھا۔

یہ تو ہم جانتے تھے کہ اس عمارت میں کوئی تہہ خانے بھی ہو گا اور اج کل آلات کے ذریعے تہہ خانے کا پتہ چالا لینا کچھ بھی مشکل ہو تا۔

ہوں - ڈیکٹ ہے۔ اخدا دو بھی ہاتھ اوپر۔ انپکٹر جشید تھے تھے انداز میں بولے۔

ان کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے۔

تہہ خانے سے نکلنے والے پہلے ان کے اسلحہ پر قبضہ کر لیں اور پھر ان کی اچھی طرح تلاشی لیں، تلاشی لینے کے بعد انھیں خوب کس کر باندھ دیں۔

خیال رہے لیڈی میڈیا کو زیادہ زور سے  
نہ باندھا جائے۔ کہیں رسی اس کی کلائی  
میں نہ گھس جائے۔ بہت نازک ہے  
بے چاری۔ اور کسی درخت پر آواز  
آئی۔ شاید ان لوگوں کا انچارج بھی  
کسی درخت پر ہی موجود تھا۔ انپکڑ جمیشید  
چاہتے تو اسے نشانہ بن سکتے تھے۔ لیکن  
پھر چاروں طرف انداہا دھند فارنگ  
ہوتی اور انھیں سر چھپانے کی جگہ  
نہ ملتی۔

انھیں خوب احتیاط سے باندھ دیا گیا۔  
اب ہم عمارت میں بیٹھ کر بات  
کریں گے، اٹھا لو بھی انھیں۔  
اور پھر وہ لوگ درختوں پر سے دھم  
دھم کر کے اتنے لگے۔ ان کی تعداد  
دیکھ کر انپکڑ جمیشید کو حیرت ہو رہی  
تھی۔ وہ کم از کم تین سو کے قریب

تھے۔ ایسے میں کوئی ان کی مدد کے لیے آ بھی جاتا یا کچھ لوگ آ جاتے تو وہ بھی ان کے مقابلے میں کیا کر لیتے۔

کیا سارے شہر کے جرائم پیشہ لوگوں کی ڈیوٹی لیڈی میڈیا کو انعام لیکر کرنے پر لگ گئی ہے۔ انپکٹر جمشید نے جیران ہو کر کہا۔  
 اس وقت ہم اس قسم کی باتیں کرنے کے لیے جمع نہیں ہوئے۔ ہم تو صرف اور صرف ایک بات جانتے ہیں۔  
 اور وہ کیا؟

ہر حال میں لیڈی میڈیا کو ایک جگہ پہنچانا ہے۔  
 چاہے کچھ ہو جائے، چاہے اس کے لیے ہمیں کچھ کرنا پڑے۔  
 ہوں، تو یہ بات ہے۔

ہاں! اب تم لوگ اپنی ہی عمارت میں آرام کرو۔ ہم لیڈی صاحبہ کو لے کر چلتے ہیں۔

یہ تو بتاتے جاؤ کہ تم انھیں لے کر جاؤ گے کہاں؟ یہ تو ہم نہیں بتا سکتے۔

تم لوگوں کی مرضی..... اگر تم یہ نہیں بتا سکتے تو پھر ہمیں تمہارا فائدہ ہی کیا۔ ہماری طرف سے تم جاؤ جہنم میں۔

ابا جان..... بحیثیج دیں انھیں جہنم میں۔  
نہیں بیٹا۔ - جہنم میں بھیجننا کا م اللہ تعالیٰ کا ہے۔ انسانوں کا نہیں کیا مطلب۔ کیا تم ان حالات میں بھی کچھ کرنے کے قابل ہو؟ ان کے انچارج نے پوچھا۔

ہاں! اللہ کی مہربانی سے۔ انپکٹر جمیلہ

بولے۔

لیکن کس طرح۔ ذرا ہم بھی تو دیکھیں۔

ہم کچھ دکھا دیں گے تو تم برا مان جاؤ گے۔ فاروق نے برا سامنہ بنایا۔

نہیں برا مانیں گے۔ انچارج ہنسا۔ دیکھ لو سوچ لو پھر نہ کہنا۔ فاروق نے انھیں چڑانے کے لیے کہا۔ دیکھ لیا۔ سوچ بھی لیا۔ تم لوگ کچھ کر کے دکھانے کے قابل نہیں ہو۔ ڈینگیں مار رہے ہو بس۔

اچھا! یہ بات ہے۔ کیا خیال ہے۔ ابا جان۔ دکھا دیں انھیں؟ ابھی نہیں۔ ہماری ایک شرط ہے۔ انپکٹر جمیلہ نے کچھ سوچ کر کہا۔ کیسی شرط

میرے ایک بچے کا صرف ایک ہاتھ  
کھول دو۔ صرف ایک ہاتھ۔

ایک بچہ صرف ایک ہاتھ سے اتنے  
بہت سے لوگوں کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔  
وہ بھی کسی اسلحے کے بغیر۔

وہ اپنے اللہ سے مدد تو مانگ ہی  
سکتا ہے۔ تو کیا مدد اپنے اللہ سے  
ہاتھ اٹھا کر۔  
اٹھائے بغیر نہیں مانگ سکتے؟ انچارج بولا۔  
ضرور مانگ سکتے ہیں۔ زبان تک  
ہلائے بغیر مانگ سکتے ہیں۔ صرف دل  
میں خیال کر کے مانگ سکتے ہیں۔ محمود  
نے غصے میں آ کر کہا۔

ارے میاں جاؤ۔ لو ہم تمہارا ہاتھ  
ہی کھول دیتے ہیں۔ انچارج نے کہا۔

نہیں سر۔ یہ لوگ بہت زیادہ چالاک  
ہیں۔ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔ ورنہ

ہم نقسان میں رہیں گے اور کسی کو  
منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ جائیں  
گے۔

تم کہتے ہو تو نہیں کھولتے۔ ورنہ  
میں ان کا کمال دیکھنا چاہتا تھا۔

کمال تو خیر ہم باقاعدہ کھلوائے بغیر  
بھی دکھا سکتے ہیں۔ لیکن میں چاہتا تھا  
— ذرا زیادہ مزے دار کمال دکھا دوں۔

ان کی باتوں میں نہ آئیں سر۔ یہ  
بہت خطرناک ہیں۔ پہلے ہی بہت مشکل  
سے قابو میں آئے ہیں۔

لیکن بھی ہمیں آپ لوگوں سے اس  
کی امید ہرگز نہیں تھی۔

کیا مطلب..... استاد نے چونک کر  
کہا۔

اس کی امید کہ اتنے لوگوں کے  
ہوتے ہوئے تم ہم میں سے ایک بچے

کا ہاتھ تک کھولنے سے ڈرو گے۔  
 بکو مت! ہم ڈر نہیں رہے۔ احتیاط  
 کر رہے ہیں۔ تاکہ کہیں کھیل نہ  
 خراب ہو جائے۔ اب جب کہ لیڈی  
 میڈیا ہمارے قبضے میں آچکی ہیں۔ ہم  
 کوئی خطرہ مول نہیں لیں گے۔ فوری  
 طور پر انھیں ایک خاص مقام پر پہنچ  
 جائیں گے۔

اس مقام کا نام؟  
 سوری! نام تو نہیں بتا سکتا میں۔

اب کیا کریں بھی۔ یہ تم ہم میں  
 سے کسی ایک کا ہاتھ کھولنے پر تیار  
 نہیں ہیں۔ اسپکٹر جمشید میں مایوسانہ  
 انداز میں کہا۔

کوئی بات نہیں ابا جان۔ ہم بندھے  
 ہاتھوں سے ہی کام چلا لیں گے۔ محمود  
 نے منہ بنایا۔

اور بندھی ٹانگوں سے بھی۔ ضرور تم لوگوں کا دماغ چل گیا ہے۔  
 ایک بات طے ہے۔ مسئلہ انچارج -  
 اور باقی لوگو۔ انسپکٹر جمیلہ نے اعلان  
 کرنے کے انداز میں کہا۔  
 اور وہ کیا؟  
 یہ کہ اس مقام کی حد تک تو  
 تم بازی کے لحیک ہار گئے۔  
 مجھے امید پہنچ جاؤ گے۔  
 میرا مطبعے۔ اس عمارت  
 میں داخل ہو جاؤ گے، لیکن ان تمام  
 تر کامیابیوں کے باوجود تم ہار گئے ہو۔  
 اب اگلا مقابلہ تم سے کہاں ہو نا  
 ہے۔ یہ ہمیں معلوم نہیں۔ ہونا بھی ہے  
 یا نہیں۔ یہ وقت بتائے گا۔

صرف اور صرف ادھر ادھر ہاں ک  
 رہے ہیں یہ لوگ۔ ورنہ ان بے چاروں

کے پلے اب کچھ نہیں ہے، بالکل بے  
بس ہیں۔ ارے ہاں۔ کہیں یہ وقت  
گزارنے کے چکر میں تو نہیں۔ امداد تو  
آنے والی نہیں۔

اوہ! ان کے منہ سے ایک ساتھ  
لکا۔

یہ بات بھی نہیں۔ بات ایک اور  
ہی ہے۔  
اور وہ کیا؟  
ویسے تو یہاں مدد بھی آئے گی اور  
تم لوگوں کو سمیٹ لے جائے گی۔ پھر  
تم حوالات کی سلاخوں کے پیچھے کھڑے  
ہو گے اور ہم تم لوگوں سے ملاقات  
کرنے آئیں گے۔

چج..... چج بے چاروں کے دماغ چل  
گئے ہیں۔ استاد نے کہا۔

ابا جان! آپ آخر ہمیں کب حکم

دیں گے۔

چند منٹ اور بھی ..... ہم جتنا اور وقت گزار لیں ، اتنا ہی اچھا ہے۔ وہ بولے۔

آخر کیوں۔ اچھا کیونکر رہے گا۔

بھی میں ان سامنے وضاحت نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ بلا مجہہ ہمیں باتوں میں الجھا رہے ہیں۔ لہذا سے یہاں سے چلنے کی کوشش کرو۔ میں کہتا ہوں نکل چلو۔ ٹھیک ہے۔ وہ اٹھ کرٹے ہوئے اور انھیں اٹھانے کے لیے آگے بڑھے۔

ایک منٹ ٹھہر و فاروق چلایا۔

کیوں اب کیا ہوا؟

مجھے ایک بات یاد آ گئی۔ وہ تو پہلے پوچھ لیں۔

کیا بات رہ گئی؟

روشنی کا انگو..... تحریر: اشتیاق احمد ..... اپنے جمیلہ بیرز

تم میں سے ہو سکتا ، چند مر  
بھی جائیں۔ لہذا پہلے یہ بتا دو کہ  
مرنے کی صورت میں تم لوگوں کو  
کہاں دن کیا جائے یا کہاں پہنچایا  
جائے؟

خاموش ! بکواس مت کرو۔ بہت بک  
چکے تم۔ استاد غرایا۔  
اچھی بات ہے ، اب ہم پچھے نہیں  
بولیں گے۔ تم بہت بدتریزی  
اب ہم ہر بدتریزی کا جواب زبان سے  
نہیں، پیروں سے دیں گے۔  
پیروں سے جواب۔ لیکن پیر تو  
تمہارے بندھے ہوئے ہیں۔ ایک نے فس  
کر کہا۔

بندھے ہوئے پیروں کا کمال بھی تم  
آج ہی دیکھو گے، الو کے پٹھو، فاروق نے  
چلا کر کہا۔

بری بات ہے فاروق ۔ ان میں  
تمہاری عمر سے بڑے بھی ہیں۔ یہ جیسے  
بھی ہیں۔ گندی زبان استعمال نہ کرو۔  
اوہ! مجھے افسوس ہے۔ دراصل مجھے  
غصہ ۲ گیا تھا۔

غصہ نہیں..... تم اکوں کا دماغ چل  
گیا۔ کچھ کرنے کے قابل رہے نہیں  
اور بڑیں پانکے جا رہے ہو۔ استاد  
چلا کر کہا۔ اچھی بات ہے تو پھر یہ لو۔  
ان الفاظ کے ساتھ ہی انہوں نے  
اپنے پیر فرش پر دے مارے۔



## ڈیوٹی

پیروں کا فرش پر دے مارنا ہی تھا  
کہ زبردست دھماکے ہوئے اور پوری  
عمارت میں گہرا دھواں بھر گیا۔ حملہ  
آوروں کی گھٹی گھٹی چیزیں انہوں نے  
ضرور سنبھالیں اور پھر سب گرتے چلے  
گئے۔ اب چونکہ وہ بھی بندھے ہوئے،  
اس لیے انہوں نے اپنا کام شروع کیا۔  
پروفیسر داؤڈ کی ایجاد نے انھیں بے  
ہوش نہیں کیا تھا۔ اس لیے کہ انھیں  
پہلے ہی اس گیس سے محفوظ رہنے کا  
عادی بنایا جا چکا تھا۔ اس کے لیے  
انھیں بہت سخت مشق کرائی گئی تھی۔  
گیس ان کے لیے بھی تکلیف وہ ثابت  
ہو رہی تھی، لیکن اس حد تک نہیں  
کہ وہ بے ہوش ہو جاتے اور تکلیف  
وہ بھی اس لیے کہ وہ بندھے ہوئے

تھے اور اس جگہ سے باہر نہیں جا سکتے تھے۔ تاہم فوراً ہی انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ محمود سرک کر اپنا ہاتھ اپنے والد کے منہ کی طرف لے آیا، اسی طرح فرزانہ اپنے ہاتھ فاروق کے منہ کی طرف لے گئی۔ انہوں نے دانتوں سے رسیاں کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ یہ کام ان کے لیے بھلا مشکل کس طرح ثابت ہو سکتا تھا، اس قسم کے کاموں سے تو ان کا پالا روز پڑتا تھا۔ لہذا جلد ہی وہ رسیوں سے آزاد ہو گئے اور باہر نکل آگئے۔ انہوں نے لمبے لمبے سانس لے کر اپنے پھیپھڑے صاف کیے۔ بے ہوش لیدی میڈیا کو بھی وہ اٹھا کر باہر لے چکے تھے۔ اس کی رسیاں بھی کھول دی گئیں۔ فی الحال اس کے ہوش میں آنے

کے کوئی امکانات نہیں تھے۔ لہذا وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ اس گاڑی میں ڈالا اور ہسپتال روانہ ہو گئے۔ راستے میں ہی انہوں نے اکرام کو فون کر کے حملہ آوروں کے متعلق ہدایات دیں۔ ہسپتال میں ایک گھنٹے کے بعد لیڈی میڈیا نے آنکھیں کھولیں اور ان کی طرف دیکھ کر مسکرا دی:

کیا ہم بچ گئے؟  
ہاں بچ گئے۔ اللہ کا شکر  
فاروق بھی مسکرا یا۔

اب وہ اسے لے کر ایک اور ٹھکانے پہنچے، لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ تعاقب تو نہیں کیا جا رہا۔

اف توبہ۔ بھی ایک دن باقی ہے۔ آپ کی حفاظت تو ہمارے لیے ایک

مسئلہ بن گئی ہے۔ محمود نے گھبرا کر کہا۔

مجھے افسوس ہے۔ اس نے کہا۔  
خیر! مجھے افسوس کرنے کی ضرورت  
نہیں۔ انپکٹر جمشید نے کہا۔

سوال یہ ہے کہ اب Cyber Library کیا پروگرام  
ہے؟  
پروگرام..... تم میں ایک بار پھر  
لوگوں کو ان کے پاس چھوڑ کر جا رہا  
ہوں، نئے سڑے سے مقابلے کے لیے  
تیاری کر لو اور یوں خیال کر لو کہ  
حملہ آور یہاں بھی آئیں گے اور انھیں  
اغوا کرنے کی سوچ کریں گے۔  
اے باپ رے۔ لیڈی میڈیا گھبرا  
گئی۔

میں نے ویسے ہی ایک بات کہی  
ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ ہاں تو تم

پوری تیاری کر لو۔ میں ابھی سادہ لباس والوں کے علاوہ ملٹری کے جوان بھی بھیج رہا ہوں۔ لیکن تم یہی خیال کرنا کہ حملہ آور ان سب کو چکسہ دے کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس صورت میں تم کیا کرو گے۔ یہ ابھی انتظامات ضروری ہے۔ کیونکہ وہاں پہنچنے سے پہلے تک اگر دشمن انہیں اغوانہ کر سکے تو پھر وہ عوامی ہال میں ضرور وار کریں گے اور وہاں وار کرنے کے ضروری ہے کہ پہلے سے تیاری کر لیں۔ میں اس ہال کا جائزہ لے کر یہ جاننے کی کوشش کروں گا کہ ان کے ارادے کیا ہیں۔

بہت بہتر ابا جان۔ آپ ہمارے لیے دعا کرتے رہے گا۔ ہم آپ کے لیے فرزانہ بولی۔

بہت خوب ..... یہ بہت ہی اچھی ترکیب ہے۔ انھوں نے مسکرا کر کہا اور باہر نکل گئے۔

چند سکینڈ خاموشی طاری رہی اور پھر لیڈی میڈیا نے ڈرے ڈرے کہا:

نہ جانے کیا بات ہے کہ آپ کے والد صاحب کے جاتے ہیں خوف محسوس کرنے لگی ہوں۔

جب کہ ہمارے خیال میں خوف محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ نے دیکھے ہی لیا ہو گا کہ ہمیں بالکل قابو میں کر لیا گیا تھا اور ہماری رہائی کے دور دور تک کوئی امکانات نظر

نہیں آ رہے تھے۔ حملہ آوروں کا بھی  
یہی خیال تھا کہ ہم بڑیں ہانک رہے  
ہیں۔ لیکن ہوا کیا۔ آپ کے سامنے ہی  
ہے۔

ہاں! اس پر تو میں بھی حیران  
ہوں۔ آخر وہ گیا تھا، پیغمبر فرش پر  
مارتے ہی دھماکے کس طرح ہو گئے  
تھے؟

اس ٹھکانے کو بہت خاص طریقے سے  
بنایا گیا ہے، ابھی تو وہاں اور بہت  
سے چکر چلانے جا سکتے تھے۔

ہوں ..... خیر اب کیا کرنا ہے؟  
آپ کو کچھ نہیں کرنا۔ بس ہمیں  
اپنی تیاریاں کرنا ہیں، ہاں! آپ ہماری  
تیاریوں کو دیکھتی جائیں بس۔

اچھی بات ہے۔ اس نے نہ کر  
کہا۔ پھر بولی: ارے ہاں! کیا وہ کیمیں

یہاں بھی ہوں گی۔ میرا مطلب ہے  
قرآن کی کیمپٹیں۔

بالکل ہوں گی۔ یہ ٹھیک رہے گا۔  
آپ تلاوت سنیں۔ ہم تیاریاں مکمل  
کرتے ہیں۔

انھوں نے ٹیپ پر کیسٹ لگا دی اور  
خود کام میں مصروف ہو گئے۔ جلد ہی  
انھیں باہر گاڑیاں رکنے کی آوازیں سنائی  
دیں:

شاید سادہ لباس والے اور ملٹری کے  
جوان آگئے۔ محمود نے کہا۔

اطمینان کر لینا ضروری ہے۔ یہ بھی  
ہو سکتا ہے کہ دشمن آگئے ہوں۔

محمود نے ایک سوراخ میں سے باہر  
کا جائزہ لیا۔

ملٹری میں ایک بڑی گاڑی سے نیچے  
کوڈ رہے تھے۔ دوسری بڑی گاڑی سے

سادہ لباس والے اتر رہے تھے ۔ ایک چھوٹی کار سے ایک ملٹری آفیسر بھی اترا۔

یہ اپنے آدمی ہیں۔ فکر کی ضرورت نہیں۔

شکریہ! لیڈی میڈیا بولی-CyberLia جان کا خطرہ لگا رہتا ہو۔ میں اس قسم کی صورت حال سے پہلی بار دوچار ہوئی ہوں۔ ورنہ کسی ملک میں یہ حالات پیدا نہیں ہوئے۔

اس کا مطلب ہے۔ صرف ہمارے ملک میں یہ حالات پیدا کیے گئے ہیں۔ ہاں! نہ جانے ان ممالک کو آپ کے ملک سے کیا چڑھے ۔ صرف اور صرف اس کوشش میں لگے رہتے ہیں

کہ کسی طرح اس کو بدنام کر دیں۔  
دراصل ہمارا ملک تمام اسلام دشمن  
قوتوں کی آنکھوں میں کھلتا ہے۔ محمود  
نے کہا۔

ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔  
اس کی وجہ پر یہ ہے کہ یہاں اسلام  
کے لیے بہت کام ہو رہا ہے اور  
ایسے علمائے کرام پائے جاتے ہیں جو  
کفر کے مقابلے میں ڈٹ جاتے ہیں۔ وہ  
کٹ تو سکتے ہیں، پچھے نہیں بہت سکتے۔

میرا بھی یہی خیال ہے۔  
اچھا! آپ تلاوت سنیں۔ ہم پہلے ان  
سے چند باتیں کر لیں۔ تاکہ انتظامات  
کرنے میں آسانی ہو۔  
اچھی بات ہے۔

وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔  
لیکن اس بار کوئی حملہ نہ ہوا۔ تمام

وقت خیریت سے گزر گیا، یہاں تک کہ انپکٹر جمشید ان تک پہنچ گئے، انھوں نے بتایا:

تمام انتظامات کر لیے گئے ہیں۔ اب ہمیں وقت سے پہلے ہی لیڈی میڈیا کو لے کر جانا ہے۔ آپ ہونے سے بھی پہلے وہاں جانا ہے؟ اس کا مطلب ہے۔ پروگرام شروع ہونے سے پہلے یہ وہاں رہیں گی اور ہم اپنا کام کریں گے۔

اور ہمارا کام کیا ہو گا؟  
یہ میں تمہیں پھر بتاؤں گا۔ آؤ  
اب چلیں۔ باہر تمام تر حفاظتی انتظامات کیے جا چکے ہیں، جس گاڑی میں انھیں لے جایا جائے گا، وہ بم پروف ہے۔

گویا راستے میں اگر کوئی بم بھی دے  
مارے ، تب بھی ان کا کچھ نہیں  
بگڑے گا۔

بہت خوب! آپ نے میرے لیے  
بہت کچھ کیا، میں آپ کے احسانات  
کو زندگی بھر نہیں بھلا سکوں گی۔

یہاں آپ غلطی کر رہی  
انپکٹر جمشید مسکرائے۔

کیا مطلب؟  
یہ سب ہم نے آپ کے لیے  
نہیں، اپنے ملک کو بدنامی سے بچانے  
کے لیے کیا ہے۔

خیر خیر۔ یہی سہی۔ اس نے برا سا  
منہ بنایا۔

آپ کو برا لگا؟  
ہاں ! اس نے فوراً کہا۔  
اگر آپ مسلمان ہوتیں۔ تو پھر میں

یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ہم نے یہ سب آپ کے لیے بھی کیا ہے۔  
 لیکنaba جان! یہ ہمارے ملک میں  
 مہمان تو ہیں۔ فرزانہ نے اعتراض کیا۔  
 اوہ ہاں! واقعی مہمان کی عزت  
 کرنا ہماری فرض ہے چاہے مہمان غیر  
 مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن جہاں تک  
 اتنے بڑے پیمانے پر انتظامات کا سوا ل  
 ہے وہ ملک کے لیے ہی کیے گئے  
 ہیں۔

خیر خیر۔ یونہی سہی۔ اس نے اداس  
 لجھ میں کہا۔

aba جان! آپ نے انھیں اداس کر  
 دیا۔ محمود نے کہا۔

اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔

جی ہاں! یہ تو خیر ہے۔

آخر لیڈی میڈیا کو اس گاڑی میں

بٹھایا گیا۔ اور یہ قافلہ عوامی ہال کی طرف روانہ ہوا۔ ملٹری اور سادہ لباس والے بالکل چوس ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور کسی بھی صورت حال سے نہیں کے لیے بالکل تیار تھے۔ عوامی ہال کے اوپر ایک خاص کمرے میں لیڈی میڈیا کو لا یا گیا۔

یہ کمرہ عجیب کمرہ ہے۔ آپ اس کو اندر سے بند کر لیں تو بھی باہر والی کارروائی کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ اگر باہر کوئی خطرہ نظر آئے تو آپ اس بٹن کو دبا دیجئے گا۔ ملٹری کے جوان آپ تک آئیں گے اور کوئی نہیں۔ یہاں تک کہ ہم بھی نہیں۔ کیوں..... آپ کیوں نہیں؟

اس لیے کہ ہماری اس وقت تک ایک اور ڈیوٹی لگی ہو گی۔ پروگرام

شروع ہونے تک ہم اس ڈیوٹی پر رہیں گے، پھر اندر آ جائیں گے اور آپ کو سُنج پر پہنچائیں گے۔ انہوں نے کہا۔

بہت خوب! ایسے میں میں یہاں کوئی خطرہ محسوس نہیں کر رہی



بہت خوب! ہم اب چلتے ہیں۔  
وہ باہر نکل آئے۔ دروازہ خود  
بند ہو گیا۔ اب انسپکٹر جمیلہ  
دروازے پر تالا لگا دیا اور چاہی جیب  
میں رکھ لی۔

اس کی کیا ضرورت تھی ابا جان؟  
ضرورت ہے، لیکن لیدی میڈیا کو  
بتانے کی ضرورت نہیں تھی کہ ہم  
باہر سے بھی تالا لگائیں گے۔

کیا آپ کے خیال میں لیدی میڈیا  
کو یہاں سے انوا کرنے کی کوشش کی

جا سکتی ہے؟

بالکل ۔ وہ لوگ اپنا پورا زور لگائیں گے ، اس کے لیے انہوں نے زبردست منصوبہ سازی کی ہو گی اور ہمیں معلوم نہیں کہ ان کا منصوبہ کیا ہو گا۔ ایک بات میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ وہ لائٹ آف کریں گے، جبکہ ہم نے ڈبل انتظام کر رکھا ہے اور ہال میں اندھیرا نہیں ہو سکے گا۔ لیکن اب اچان! سوال یہ ہے کہ وہ اندھیرا کیوں نہیں کر سکیں گے؟ بھی اگر وہ میں سوچ بھی کسی طرح آف کر دیتے ہیں، تب بھی اندھیرا نہیں ہو گا۔ دوسری لائٹیں جل رہی ہوں گی۔ انہوں نے بتایا۔

اور اگر انہوں نے ان دوسری لائٹوں کو بچانے کی منصوبہ سازی کر رکھی ہو

گی تو؟

اس امکان کا جائزہ بھی لے لیا گیا ہے۔ دوسری لائٹوں کا کنٹرول روم خفیہ جگہ بنایا گیا ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو خبر نہیں۔ صرف ہمارے دفتر کے سادہ لباس والوں کو علم ہے اور وہی اس کنٹرول روم میں موجود ہیں۔ انپکٹر جمیل نے کہا۔ پھر بولے: اور ہال کے چاروں طرف ملٹری ہی ملٹری ہو گی، ہال میں داخل ہونے والے ہر فرد کی تلاشی لی جائے گی۔

لیکن تلاشی لینے والوں سے غلطی بھی تو ہو سکتی ہے؟  
ان امکانات کو ختم کر دیا گیا ہے۔

کیا مطلب..... کس طرح ختم کر دیا گیا ہے بھلا؟

ایک بہت خوب صورت طریقے سے۔  
عوامی ہال کے ۲۳ ٹھہ دروازے ہیں، لیکن  
پروگرام کے وقت صرف دو دروازے  
کھولے جائیں گے۔ اندر داخل ہونے  
والے صرف دو دروازوں میں سے داخل  
ہوں گے۔

لیکن اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا  
کہ امکانات ختم ہو گئے؟  
ہو گئے ہیں نہ بھی۔ وہ مسکراتے۔  
ضرور کوئی خاص بات ہے۔ جو آپ  
بتا نہیں رہے۔

میں اس خیال سے نہیں بتا رہا کہ  
تمہارے منہ بن جائیں گے۔  
جی کیا مطلب ..... ہمارے منہ بن  
جائیں گے۔ تھ۔ تو کیا دونوں دروازوں  
پر ہم کھڑے ہو کر تلاشی لیں گے؟  
بالکل ٹھیک سمجھے۔ انھوں نے کہا

اوہ! ان کے منہ سے نکلا، لیکن  
 ان کے چہروں پر ذرا بھی ناگواری نہیں  
 تھی۔ بلکہ ان کے چہروں پر پایا جانے  
 والا جوش کہہ رہا تھا کہ وہ اس ڈیوٹی  
 سے ناخوش ہرگز نہیں ہوئے۔





## بے چینی

عوامی ہال میں لوگوں کی آمد ابھی شروع نہیں ہوئی تھی، دروازوں پر لکھ کر لگا دیا گیا تھا کہ اندر داخل ہونے سے پہلے سب کو تلاشی دینا ہوگی، اگر کسی کو یہ بات ناگوار گزرنے تو وہ بے شک واپس تشریف لے جائیں۔ تک پہلے سے فروخت کر دینے گئے تھے۔

افسر اور شہر کے بڑے لوگوں کو پاس جاری کیے گئے تھے۔ ایک دروازے پر محمود اور فاروق کھڑے تھے تو دوسرے پر انپکٹر جمیل اور فرزانہ..... محمود اور فاروق اس وقت بہت خوش گوار موڈ میں تھے اور ادھر ادھر کی ہانک رہے تھے: مرا آرہا ہے بھئی، محمود کہہ رہا تھا۔

ابھی کیا ہے اور ۲۴ گا۔ فاروق

مسکرا یا۔

لیکن فرزانہ بور ہو رہی ہو گی۔

وہ کیوں؟

اس لیے کہ وہ ابا جان کے ساتھ گپیں توہاںک نہیں سکے گی۔

تو پھر کیا میں اسے یہاں بلا لاوں او رابا جان کے ساتھ اکرام کو کھڑا کر دیں -

ہاں! یہ ٹھیک رہے گا۔ ویسے یہاں انگل اکرام آس پاس موجود ہی ہیں -

اچھا تو پھر میں لے آتا ہوں اسے، امید ہے، ابا جان اس تجویز کہ مخالف نہیں کریں گے۔

یہ کہہ کر فاروق دوسرے دروازے کی طرف چلا گیا۔ انپکٹر جمیلہ نے اسے دیکھا تو ناخوش گوار لجھے میں بولے: یہ تم نے پہلی غیر ذمہ داری کا

ثبت دیا ہے، تمہیں دروازہ چھوڑ کر  
نہیں آنا چاہیے تھا۔

aba Jan! وہاں ابھی زیادہ رش نہیں  
ہے، اور محمود موجود ہی ہے۔ آپ  
مہربانی فرمائے کہ فرزانہ کو وہاں بھیج دیں  
اور یہ بیچاری یہاں بور ہو رہی ہو گی۔  
بالکل غلط میں نہیں ..... تم  
دونوں میرے بغیر بور ہو رہے ہو گے۔

فرزانہ نے فوراً کہا۔  
خیر یونہی سمجھی۔ فاروق نے منہ بنایا۔

ٹھیک ہے فرزانہ تم اس کے ساتھ  
جاو۔ میں اکرام کو اپنے ساتھ شامل  
کر لیتا ہوں۔

بہت بہتر aba Jan۔ اس نے کہا اور  
فاروق کے ساتھ پہلے دروازے کی طرف  
چل پڑی۔

تو تم اے ہی گئیں۔ نہیں رہا

گیا ہمارے بغیر۔

یہ بھی ایک ہی رہی۔ خود مجھے بلایا اور اب ..... فرزانہ نے جھلا کر کہا۔ ہاں تمہارے خیال سے ہی تو بلایا۔ کہ بور ہو رہی ہوں گی۔

میں ہرگز ہرگز وہاں بور نہیں ہو رہی تھی۔ سنا تم نے۔ ہاں سن لیا، ہم بھرے تو شروع ہیں۔ اب مہربانی فرمائی کر کام کا شروع کر دے۔ جلی کٹی کٹی سناوہ کیونکہ تمہاری جلی کٹی باتیں سن سن کر پہلے ہی ہمارے کان پک چکے ہیں۔ فاروق نے منہ بنایا۔

اور پھر لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ وہ پوری ہوشیاری سے تلاشی لینے لگے۔ ہر کوئی خوش گوار انداز میں تلاشی دے رہا تھا۔ عین اس وقت دو میاں

بیوی دروازے پر آ کر کے:  
 یہ کیا ہے بھی۔ یہ تلاشی کس  
 سلسے میں ہو رہی ہے؟  
 آپ یہ نوش پڑھ لیں۔ فاروق نے  
 کہا۔

وہ تو میں پڑھ چکا ہوں، لیکن اگر  
 آئی جی صاحب آ گئے تو کیا تم ان  
 کی بھی تلاشی لو گے؟ مسٹر محمود نے  
 ہاں جناب..... ان کی بھی۔ پرسکون آواز میں چواب دیا۔  
 اور اگر صدر مملکت آ جائیں؟  
 ان کی بھی ..... اس لیے کہ  
 قانون سے کوئی بھی بالاتر نہیں ہے۔  
 بس رہنے دو۔ ابھی صدر صاحب آ  
 جائیں گے تو پیشاب نکل جائے گا۔  
 دیکھیے جناب..... آپ حد سے پڑھ  
 رہے ہیں۔

ارے بڑھوں گا کیوں نہیں ..... سیدھی طرح مجھے راستہ دو ..... ورنہ مجھے اور طریقے بھی آتے ہیں۔

پہلے آپ وہ اور طریقے آزمائیں۔ اچھا یہ بات ہے۔ میں دیکھتا ہوں، تم مجھے کس طرح روک سکتے ہو۔ شکریا! جب دیکھ پھیں، ہمیں بھی بتا دیں۔ فاروق بولا۔

کیا مطلب ..... میں انھی دیکھوں گا۔ ادھار نہیں کروں گا آئندہ بیگم۔ یہ کہ کر اس نے آگے قدم بڑھایا۔

پہلے آپ یہ سن لیں کہ ہمیں یہ اجازت ہے کہ بغیر اجازت اندر کسی کو بھی داخل نہ ہونے دیں اور کوئی زبردستی کرے تو اسے فوج کے ذریعے دروازے پر سے ہٹا دی جائے۔ اب اگر آپ نہیں ماتے تو ہم فوج کو اشارہ

کریں ..... یا تو تلاشی دے دیں یا پھر پچھے ہٹ کر کسی ایسے آدمی کو تلاش کر لائیں جو آپ کو بغیر تلاشی کے اندر جانے کی اجازت دلوa دے۔ لیکن اس سے بھی پہلے ایک اور بات سن لیں۔ محمود نے شوخ آواز میں کہا۔

اور وہ کیا؟  
یہ کہ اجازت صرف اور صدر صاحب  
ہمارے والد صاحب دے سکتے ہیں اج  
کے دن۔ مطلب یہ کہ صدر صاحب  
کی اجازت بھی نہیں چلے گی۔  
میں تم لوگوں کو دیکھ لوں گا۔

ہمیں اب دیر ہو رہی ہے جناب۔  
آپ ایک طرف ہو کر فیصلہ کریں۔  
پچھے سے کسی نے کہا۔

میرا نام پروفیسر ذاکر ہے۔ ایٹھی پلانٹ  
کا ایک ذمے دار آفیسر ہوں ۔ یہ

بات نوٹ کر لیں۔ میں جب و اپس  
آؤں گا تو تم مجھے بغیر تلاشی کے اندر  
جانے کی اجازت دو گے۔ یہ کہہ کر  
وہ مڑنے لگا۔

ایک منٹ جناب۔ ایسے میں فرزانہ  
نے چونک کر کہا۔ کیوں  
گئے  
ہار مان لی۔  
اس  
 بغیر تلاشی کے کچھے پر  
مجور ہمیں  
نے خوش  
آپ  
ہے نا؟  
بتایا  
نے اپنا نام پروفیسر ذاکر

جی نہیں۔ اب آپ کو اور وجہ  
سے روکا گیا ہے۔ یہ کہہ کر فرزانہ  
نے چٹکی بجائی۔ فوراً ہی چار ملٹری  
میں ان کے گرد کھڑے ہو گئے۔ ان  
کے پستول ان کی طرف تن گئے۔  
یہ ..... یہ ..... یہ کیا۔

تلشی دیئے بغیر تو آپ واپس بھی  
نہیں جا سکیں گے۔

کیا کہا۔ اس نے پھاڑ کھانے  
والے انداز میں کہا۔

ارے بھی۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔  
ہمیں دیر ہو رہی چھپے سے ایک  
بھاری بھر کم سی اور بیٹھی ہوئی سی آواز  
سنائی دی۔

انھوں نے اس طرف دیکھا۔ ایک  
ادھیر عمر کا آدمی ایک ادھیر عمر کی  
ایک عورت کے ساتھ کھڑا آیا۔  
آئیے جناب محمود نے کہا۔

یہ آپ نے پروفیسر ذاکر کو کیوں  
روک رکھا ہے۔

اوہو۔ ڈاکٹر جالب رازی۔۔۔ یہ آپ  
ہیں۔ ذرا دیکھیے تو۔ یہاں ہم جیسوں کے  
ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ پروفیسر

ذاکر نے چلا کر کہا۔

لگ ..... کیسا؟ ذاکر رازی نے گھبرا کر کہا۔

پروفیسر ذاکر نے انھیں تفصیل سنا دی۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے پروفیسر صاحب۔ تخریب کاری صرف اور صرف اس صورت میں رک سکتی ہے کہ تلاش کے دوران کسی کا کوئی لحاظ نہ کیا جائے۔

آپ بھی یہ کہہ رہے ہیں۔ پوری دنیا آج کل بہوں کے دھماکوں سے لرز رہی ہے، جب سب تلاشی دے رہے ہیں تو اس میں بے عزتی والی کون سی بات ہے۔ ہرگز نہیں۔ میں نہیں جاؤں گا تلاشی دے کر۔

لیکن اب تو آپ کو تلاشی دے کر واپس بھی نہیں جا سکیں گے۔ محمود نے گویا یاد دلا�ا۔ دیکھا آپ نے۔

خیر بھئی۔ آپ انھیں واپس تو جانے دیں۔ آخر واپسی کے لیے تلاشی لینے کی کیا ضرورت ہے؟

ضرورت ہے۔ محمود نے کہا۔ آپ لوگ جانے پہچانے سے کون ہیں آپ بھلاؤ؟ ڈاکٹر جالب نے کہا۔

انپکٹر جمیل کے پچے۔ محمود، فاروق اور فرزانہ۔

میں سمجھ گیا آپ نے سن پروفیسر ڈاکٹر۔ یہ انپکٹر جمیل کے پچے ہیں۔ لہذا آپ کو تلاشی دے ہی دینی چاہیے۔ نہیں ڈاکٹر صاحب۔ اس طرح بہت

سمکی ہوتی ہے۔ میں تلاشی نہیں دوں گا۔  
اس صورت میں ہم ملٹری پولیس سے  
کہیں گے کہ وہ زبردستی تلاشی لے۔  
 محمود نے جھلا کر کہا۔

کیا کہا تم نے۔ تم زبردستی تلاشی  
لو گے۔

اگر آپ خود نہیں دیں گے  
اچھی بات ہے۔ لے لو بھی تلاشی۔  
میں دیکھ لوں گا، تم لوگوں کو۔  
ضرور دیکھ لیجئے گا۔ ہمیں خوشی ہو  
گی۔ فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

کس بات کی خوشی ہو گی؟ پروفیسر  
ڈاکر نے بھنا کر کہا۔

یوں تو خوشی کسی بات کی بھی ہو  
سکتی ہے، لیکن اس موقعے پر خوشی اس  
بات کی ہو گی کہ آپ ہمیں دیکھ  
رہے ہوں گے۔

حد ہو گئی ۔ عجیب ہونقوں سے پالا  
پڑا ہے۔ تم انپکٹر جمیلہ کے پچھے ہو۔  
جی ہاں! بالکل ہیں۔  
یقین نہیں آ رہا۔

نہ کریں یقین۔ اس سے کیا فرق  
پڑ جائے گا۔ فرزانہ نے منہ پر بنایا۔  
آخر پروفیسر ذاکر کی تلاشی لی  
گئی۔ تلاشی کے دوران ان کی ہر چیز  
کو اچھی طرح دیکھا گیا۔ ایسے میں محمود  
نے بلند آواز میں کہا: © 2002-2006  
ان کی چھڑی کا بغور جائزہ لینا چاہیے۔  
ہاں! اس لیے کہ میں چھڑی میں  
اسلحہ بند کر کے لایا ہوں۔ اس نے  
ظریہ کہا۔

آپ فکر نہ کریں۔  
جدید آلات کی مدد سے تلاشی لینے  
میں صرف ایک منٹ لگا اور پھر ان

کے آفیسر نے کہا:

کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ہے۔

اب اگر آپ اندر جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔

جائیں گے کیوں نہیں۔ اندر جا کر ہی تو میں تم لوگوں کے خلاف نفرت کا بازار گرم کروں گا، لوگوں کو بھڑکاؤں گا، سلاکوں کا، تپاؤں کا۔ اللہ اپنا رحم فرمائے، فالروق گھبرا گیا۔ وہ دونوں پاؤں پختے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔

اوہو ڈاکٹر جالب صاحب۔ آپ اب تک باہر کھڑے ہیں۔

میں ذرا یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔

کیا ہم نے نا انصافی کی ہے؟ نہیں۔ بالکل نہیں۔ یہ آدمی ہی

جگہ واقع ہوئے ہیں۔

آئے۔ اب ذرا آپ کی تلاشی بھی لے لی جائے۔ ضرور کیوں نہیں۔

ان کی بھی تلاشی لی گئی، لیکن کوئی قابل اعتراض چیز نہ ملی۔ اور وہ اندر کی طرف بڑھ گئے۔ ایسے میں ایک آواز اُبھری: آواز! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آواز پروفیسر داؤد کی تھی۔ ان کے ساتھ شائستہ بھی تھی۔

شاید آپ ہمیں دیکھ کر حیران ہوئے ہیں انکل۔ محمود نے خوش ہو کر کہا۔ شاید نہیں۔ یقیناً بھی کوئی بات بغیر شاید کے بھی کہ لیا کرو۔ پروفیسر داؤد پر ا مان گئے۔

بہت بہتر۔ آیندہ کوشش کریں گے

کہ آپ سے گفتگو کرتے وقت شاید کی ٹانگ نہ اڑائیں۔  
ویسے انگل۔ آپ کو شاید شاید سے چڑھے۔ فرزانہ نے مسکرا کر کہا۔  
بہت شریء ہو گئی ہو۔ پروفیسر داؤد نے۔

آپ  
انگل۔ محمود  
کیا مطلب میں اور غلط کہہ  
کیا غلط  
یہ کہ بہت شریء ہو گئی ہو ..... یہ  
محترمہ شریء تھیں کب نہیں۔ محمود نہ  
کہا۔

اچھا، اب تم میری تلاشی شروع کرو۔  
ورنه خان رحمان بھی پہنچ جائیں گے اور  
پھر ہمارا اندر کی طرف سرکنا مشکل  
ہو جائے گا۔

اوہو۔ تو وہ بھی آ رہے ہیں۔  
حیرت ہے آپ لوگ بھی گانے بجانے  
کا شوق رکھتے ہیں۔

بالکل نہیں۔ یہ تم نے بالکل غلط  
بات کہہ دی۔

تو پھر اس پروگرام میں اور کیا ہو  
گا۔

یہ پروگرام ملکی سطح کا ہے اور ہمیں  
سرکاری طور پر مجبوراً آنا پڑتا ہے۔ صدر  
صاحب کا حکم ملا تھا کہ آنا ہو گا۔

اسی طرح خان رحمان کو بذریعہ حکم بلا�ا  
گیا ہے۔ ورنہ ہم تو ایسے پروگراموں میں  
ہرگز نہیں جاتے اور اب بھی تم اندر  
جا کر دیکھ لو گے..... ہم الگ تھلک  
جا کر بیٹھ جائیں گے، جہاں شاید  
آواز بھی نہ آ سکے۔

شکریہ انکل۔ آئیے آپ کی تلاشی

بھی لے لیں۔

ضرور کیوں نہیں۔

تو تم ابو کی بھی تلاشی لو گے۔  
شاستہ نے حیران ہو کر کہا۔

یہاں ہم مجبور ہیں۔ اگر ابا جان بھی اندر داخل ہونا چاہیں گے تو ان کی بھی تلاشی لی جائے گی اور ہم خود اندر داخل ہوں گے تو ایک دوسرے

.....“ اس کے الفاظ درمیان رہ گئے۔ آئی جی شیخ شار احمد اور ڈی آئی جی افتخار احمد خان کی کار اس وقت وہاں آ کر رکی تھی۔ پھر دونوں کار سے اتر کر ان کی طرف آئے۔

اوہو۔ پروفیسر صاحب۔ تو آپ تشریف لے آئے۔

آئی جی صاحب بولے۔

میں صدر مملکت سے احتجاج کروں

گا۔ آخر اس قسم کی محفلوں میں ہم  
جیسوں کا کیا کام؟  
تو کیا آپ کو ان کی طرف ہدایت  
ملی تھی؟

جی ہاں! اور خان رحمان کو بھی۔

اب اس میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں  
اوہ بھئی محمود۔ تم ان کی بھئی تلاشی  
لے رہے ہو۔ سرا! ہم تو آپ کو بھئی بغیر  
کے اندر نہیں جانے دیں گے۔

اوہ..... اوہ دونوں بوکھلا اٹھے۔ پھر آئی

جی صاحب نے دبی آواز میں کہا:  
دیکھو بھئی..... کتنے لوگ دیکھ رہے  
ہیں ہماری طرف لہذا تم کم از کم ہم  
دونوں کو تو تلاشی کے بغیر اندر جانے  
دو۔ ہٹو آگے سے۔

یہ کس طرح ہو سکتا سر۔ تلاشی تو

ہو گی۔

بھئی - لوگ ہر طرف کھڑے ہیں  
اور اس منظر کو دیکھ رہے ہیں۔ ہماری  
بہت بے عزتی ہو گی۔

تب پھر - آپ کو چاہیے تھا۔  
ہمیں یہاں نہ کھڑا کرتے۔ محمود برا  
مان گیا۔  
اوہ تو برا مان گئے۔ بھئی  
لے لو تلاشی۔ ویسے ایک بات بتاؤں -  
آئی جی صاحب مسکراتے۔  
جی فرمائیے۔

میں صرف یہ دیکھ رہا تھا کہ تم  
کہیں ہمارے ساتھ نہیں تو نہیں کرتے۔  
سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابھی ابھی  
پروفیسر ذاکر اڑ گئے تھے۔ لیکن ہم نے  
بھئی ان کی تلاشی لے کر ہی اندر  
جانے دیا۔

اوہ ..... اوہ - اب وہ اندر ہماری  
جان کھائے گا۔

آپ ان سے کہہ سکتے ہیں۔ یہ  
صدر صاحب کا حکم ہے۔

یہ تو خیر کہوں گا۔ اچھا جلدی  
کرو۔ اب مہماںوں کے آنے کی رفتار

میں تیزی آپ گئی ہے۔

انہوں نے جلدی تلاشی لی اور  
انھیں بھی اندر جانے دیا۔ لوگ آتے

رہے جاتے رہے۔ اچانک صدرِ مملکت کی  
آمد کا اعلان ہوا۔ یہ سب لوگ چوکس  
کھڑے ہو گئے اور پھر صدر صاحب کی  
گاڑی آ کر رکی وہ آگے بڑھے۔

بہت خوب۔ میرا خیال ہے۔ تلاشی کا  
کام خوبصورتی سے ہو رہا ہے۔

لیں سر۔ ابھی تک ایک آدمی بھی  
اندر ایسا نہیں جا سکا جس کی ہم نے

تلاش نہ لی ہو۔

گویا میں پہلا آدمی ہوں گا۔

نو سر۔ آپ بھی پہلے آدمی نہیں ہوں گا۔ بلکہ اندر اس قسم کا کوئی پہلا آدمی نہیں ہو گا۔ یہاں تک کہ خود ہم بھی نہیں اب اپنے جان بھی نہیں..... ابا جان انگل اکرام کو تلاشی دے کر جائیں گے اور انگل اکرام ابا جان کو۔ اسی طرح ہم بھی آپس میں تلاشی لیں گے۔ وہ بھی۔ مان گیا تم لوگوں کو۔

اسی لیے میں نے یہ سوال کیا تھا۔ شگریہ سرتیتوں ایک ساتھ بولے۔

انھوں نے صدر صاحب کی خوب اچھی طرح تلاشی لی اور پھر انھیں اندر جانے دیا۔ اسی وقت ایک اور خوفناک قسم کا آدمی 2 کر رکا۔ اس کے ارد

گردو باؤی گارڈ ہی باؤی گارڈ تھے۔ وہ  
بہت رعب اور دبدبے کے ساتھ دروازے  
کی طرف بڑھا۔ ملٹر کے جوانوں نے  
اسے اشارے سے بتایا۔

اس طرف جائے جناب۔ پہلے تلاشی  
ہو گی۔

کیا کہا تلاشی ہو گی ..... ناممکن۔  
اس نے غرا کر کہا۔  
ابھی ابھی صدرِ مملکت اندر گئے  
ان کی بھی تلاشی لی گئی۔ میں نہیں دوں  
لی گئی ہو گی۔ میں نہیں دوں  
گا۔ اس نے بھنا کر کہا۔

آپ کی تعریف ؟ خان داران..... سنا  
ہے نام کبھی۔

جی نہیں ..... اتفاق نہیں ہوا -  
 محمود نے کہا۔

ابھی ہمارے ملازم آئیں گے وہ ہمارا

اصل تعارف کرائیں گے۔

اگر آپ تلاشی کے بغیر اندر جانا چاہتے ہیں تو ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور ہمیں اجازت نامہ لا کر دے دیں، ہم کوئی اعتراض نہیں کریں گے۔

اور اجازت کسی سے ملے گی؟

صدر مملکت سے ..... وہ اندر جا چکے ہیں۔  
کوئی بات نہیں۔ فون پر ان سے بات ہو سکتی ہے، میری گاڑی میں فون ہے۔

یہ کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔ ادھر یہ تینوں دوسرے لوگوں کی تلاشی لیتے رہے۔ کام تیزی سے ہو رہا ہے۔ ایک وقت میں تین آدمی بھگت رہے تھے۔ آخر فون پر انھیں اشارہ ملا۔ محمود نے ریسیور اٹھایا تو صدر صاحب

کی آواز سنائی دی۔

بھئی محمود۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ کم از کم خان داران کو تلاشی کے بغیر اندر آنے دو۔ میری ذمے داری پر۔

تب پھر سر لیڈی میڈیا پورٹر لیکس کو اگوا کر لیا جائے گا۔ یہ سوچ لیں۔ ناخوش گوارنچے میں کہا۔

کیا مطلب؟ فرض کر لیں۔ وہ صاحب خان داران ہی ہیں۔ جو اس سارے منصوبے کی دیکھ بھال کر رہے ہیں تو پھر۔ کیا اس طرح ہم ناکام نہیں ہو جائیں گے اور وہ کامیاب ، ایسا نہ کریں سر۔ آخر یہ خان داران کون ہے؟

کئی بڑی طاقتون کا منظور نظر۔ نہ جانے اس میں کیا بات ہے کہ ہر

بڑی طاقت اسے پسند کرتی ہے۔ انھوں نے کہا۔

لیکن اس میں ہمارا کیا قصور۔ ہم تو کسی کو بھی بغیر تلاشی کے اندر نہیں جانے دیں گے۔

میں حکم دوں گا۔ تب بھی نہیں۔ جی نہیں۔ بلکہ بالکل نہیں۔

بہت خوب محمود تم لوگ اس ملک کے سچے خیر خواہ ہو اور یہ لوگ جو تلاشی دینے پر اڑ جاتے ہیں۔ یہ اس ملک کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ اگر وفادار ہوتے تو بغیر کسی اعتراض کے تلاشی دے دیتے۔

جیسا کہ ڈاکٹر جالب تلاشی دے کر گئے ہیں کیا وہ بڑے آدمی نہیں ہیں؟

بالکل ہیں۔

انھوں نے تلاشی دیتے وقت کوئی اعتراض نہیں کیا تھا سر۔  
 ٹھیک ہے محمود۔ آج کی رات تمہاری ہے۔ میں اپنے اختیارات سے کام نہیں لوں گا۔ انھوں نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر ملٹری مینوں کو بات سمجھائی۔  
 ان سے صرف اتنا کہہ دیں کہ صدر صاحب نے بھی یہیں کہا ہے۔  
 بغیر تلاشی کے اندر نہیں جا سکتے۔ اب اگر تلاشی دینا منظور ہے تو تو آگے آئے۔  
 ورنہ یہیں سے واپس چلے جائیے۔ اب بحث وغیرہ کا وقت نہیں ہے۔ آنے والوں کی رفتار میں اب بہت تیزی آ گئی ہے۔  
 او کے۔ ملٹری مین نے کہا اور جا کر خان داران سے بات کی۔

خان داران کی کار واپس مڑ گئی  
اور فوراً ہی ان کی نظروں سے اوچھل  
ہو گئی۔

اس مصیبت سے تو نجات ملی۔ محمود  
نے پرسکون آواز میں کہا۔

ہماری طرف یہ حال ہے تو نہ جانے  
ابا جان کی طرف کیا حال ہو گا۔

وہ بھی تلاشی کے بغیر کسی کو  
اندر نہیں جانے دیں گے۔ فکر نہ کرو۔

اور پھر ایک گھنٹے بعد تمام لوگ  
اندر جا چکے تھے۔ اب محمود نے فاروق

کو تلاشی دی۔ فاروق کی تلاشی فرزانہ  
نے لی اور فرزانہ کی تلاشی بھی دونوں  
نے لی۔ اس طرح وہ بھی اندر داخل

ہوئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی یہ  
دروازہ تو بند کر دیا۔ پھر وہ دوسرے  
دروازے کی طرف بڑھے۔ ابھی انپکٹر

جمشید اندر نہیں آئے تھے۔ گویا ان کی طرف چند آدمی رہتے تھے۔ ان کے دیکھتے دیکھتے وہ چند آدمی بھی اندر آ گئے اور پھر انپکھر جمیشید اور اکرم اندر داخل ہوئے۔ دروازہ بند کر دیا گیا۔

اب تم تینوں فوراً ملیڈی میڈیا کے پاس پہنچ جاؤ۔ اعلان کا نام کے پر لے آنا۔ اسے اٹھ جان۔ اسکے ابا جان۔ جب اسے اٹھ پر لے آنا۔ اس کے کوئی گڑبرد تو نہیں ہوئی؟ انپکھر جمیشید نے پوچھا۔

ہوئی بھی اور نہیں بھی۔ یہ کہہ کر محمود نے تمام تفصیل سنا دی۔

بہت خوب! میری طرف بھی کئی آدمیوں نے ضد کی، اڑ گئے، لیکن میں نے تلاشی کے بغیر کسی کو اندر نہیں

جانے دیا۔ اب تم فوراً لیڈی میڈیا کے  
پاس پہنچ جاؤ۔

آپ فکر نہ کریں۔ ہم یہ گئے۔  
انھوں نے اس کمرے کا رخ کیا۔  
جس میں لیڈی میڈیا کو رکھا گیا تھا۔  
وہ پر سکون انداز میں بیٹھی نظر آئی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہم نے  
وہ منوں کے منصوبوں کو بری طرح ناکام  
بانا دیا ہے۔ محمود نے کہا۔  
یہ کس بات سے معلوم ہوا؟ لیڈی  
میڈیا نے پوچھا۔

پروگرام شروع ہے اور آپ کی باری  
آیا ہی چاہتی ہے، ہم اب آپ کو  
ستھیج تک لے جا رہے ہیں، ہمارے  
ارڈگرد خاص لوگوں کی ڈیوٹی ہے۔ یہ  
سب لوگ جان تو دے سکتے ہیں، لیکن  
آپ کو خطرے میں چھوڑ کر بھاگ

نہیں سکتے۔ ان حالات میں کیا ہم یہ  
نہیں کہہ سکتے کہ ہم کامیاب ہو گئے  
اور ہمارے دشمن ناکام۔  
ابھی نہیں۔ جب تم میں گا نہیں  
لیتی اور نج اپنا فیصلہ نہیں سنا دیتے،  
اس وقت تک پچھ نہیں کہا جا سکتا۔

خیر اب اس میں بھی کتنا  
ہوں۔ وقت رہ گیا ہے۔  
اور وہ لیدی میڈیا کو لے سڑ  
کی طرف چل پڑے، ملٹری کے جوان اور  
سادہ لباس والے چونے انداز میں ان  
کے ارد گرد چل رہے تھے۔ ان کے  
ہاتھوں میں جدید ترین اسلحہ تھا۔ اور پھر  
وہ سڑج تک پہنچ گئے۔ لیدی میڈیا اپنی  
سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اور وہ وہیں اس کی  
کمر کی طرف کھڑے رہے۔ ان کی  
تجہ گانے کی طرف نہیں تھی۔ وہ تو

صرف اور صرف ہال کا جائزہ لے رہے تھے۔ اچانک فرزانہ نے شدید بے چینی محسوس کی۔





## انگو

مم..... میں بہت بے چینی محسوس کر رہی ہوں۔ اس نے سرگوشی کی۔

یہ جان کر بہت خوشی ہوئی۔ اب مہربانی فرم کر وجہ بھی بتا دو۔ محمود نے فوراً کہا۔

دور دور تک کوئی وجہ نظر نہیں آئی۔ فرزانہ بڑھا آئی۔

تو نزدیک نزدیک مغلاش فاروق نے مشورہ دیا۔ 2006ء  
تم مذاق سمجھ رہے ہو۔ میں واقعی

بہت بے چین ہوں۔ فرزانہ نے کہا۔

جب تک کوئی وجہ نہ ہو، ہم تمہاری بے چینی کو کس خانے میں فٹ کر سکتے ہیں۔

اس خانے میں بعض اوقات انسان کا لاشور اسے انجانے خطرے سے خبردار کر

دیتا ہے۔ اگرچہ خطرہ دور دور تک دکھائی نہ دے رہا ہو۔

تمہارے لاشور کی بات کو اگرمان بھی لیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ فوری طور پر ابا جان کو یہاں بلا لینا چاہیے۔

تم یہاں موجود رہو۔ انھیں میں لاتا ہوں۔ میں میں جانتا ہوں، وہ کہاں کہاں میں موجود رہے۔ محمود نے پرچوش انداز میں گے۔ محمود نے پرچوش انداز میں کہاں کہاں چلانا شکستا تھا۔ جلد ہی تیز تیز قدم اٹھاتا چلا گیا۔ جلد ہی انپکٹر جمشید، پروفیسر داؤد، خان رحمان اور اکرام وہاں موجود تھے اور اس جگہ سے وہ لیڈی میڈیا کو صاف دیکھ سکتے تھے۔

ہاں بھی اب بتاؤ۔

بتائیں کیا ابا جان ..... آپ کو یہاں صرف فرزانہ کی چھٹی حس کے

تحت بلایا ہے۔ فاروق نے منہ بنایا۔

اور فرزانہ کی چھٹی حس کا کیا کہنا ہے؟

یہ کہ کچھ ہونے والا ہے۔

..... ہمارے تمام انتظامات مکمل ہیں۔

کسی گڑبرڈ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ہم

نے ہر بات کا پہلے سے حسب کتاب

لگایا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ پورے

ہال کی لائس آف کر سکتے ہیں اور

پھر اپنا کام کر سکتے ہیں لیکن میں

جانتا ہوں۔ لائس آف کرنے سے

کچھ نہیں ہو گا، ہال میں اندھیرا نہیں

ہو سکے گا، کیونکہ میں نے دوہرا انتظام

کر رکھا ہے۔

یہ سب باتیں جاتے ہوئے بھی آخر

میں کیوں بے چینی محسوس کر رہی

ہوں۔ فرزانہ نے الجھن کے عالم میں

اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے  
کہ تمہیں وہم ہو گیا ہے فاروق  
مسکرایا۔

لیدی میڈیا کی باری آنے میں کتنا  
وقت ہے ابا جان؟ فرزانہ نے جیسے فاروق  
کا جملہ سنا ہی نہیں۔ صرف دس منٹ  
باقی ہیں۔ اصل مقابلہ تو ان دونوں میں ہی ہے۔  
انپکڑ جمیلہ سرین نے کہا۔ لیدی جوزا گا رہی  
ہوں ! خیر۔ اب یہ فیصلہ تو دس  
منٹ بعد ہی ہو سکتا ہے کہ میری  
چھٹی حس درست تھی یا غلط۔ اللہ  
کرے کہ غلط ہی ہو۔ ورنہ ہماری  
محنت بے کار جائے گی۔

گویا ہم ان دس منٹوں میں فرزانہ  
کے وہم کی تصدیق کرنے کے لیے

کچھ نہیں کر سکتے۔

کیوں بھئی اکرام۔ فرزانہ کے وہم  
کے بارے میں ہم کیا کر سکتے ہیں  
بھلا؟

ہمارے پاس دس منٹ ہیں، آپ  
پروفیسر داؤد سے مشورہ لیں۔ اکرام  
نے کہا۔

کیا مطلب اکرام۔ تم کیا کہنا  
چاہتے ہو۔ بھلا پروفیسر صاحب اس بارے میں  
کیا مشورہ دے سکتے ہیں۔

ہاں اور کیا، بھلا میں کیا مشورہ  
دے سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔

کوئی ایسا طریقہ ہے۔ کہ لائٹ آف  
بھی نہ کی جائے اور اندھیرا ہو جائے۔

کیا کہہ رہے ہو بھئی؟ خان رحمان  
نے برا سا منہ بنایا۔

انگل! بھلا یہ کس طرح ہو سکتا

ہے؟

بات دراصل یہ ہے کہ میں نے ایک رسالے میں اس قسم کی کوئی بات پڑھی تھی..... اس رسالے کے اس مضامون کے مطابق تو یہ بات ممکن ہے اور ایسا طریقہ دریافت کر لیا گیا ہے۔

کیوں پروفیسر صاحب انسپکٹر ہوں! جمشید فکر مژے۔

آپ پریشان کیوں ہو گئے ابا جان؟ فرزانہ بے چین ہو گئی۔

اس لیے کہ اکرام کی یادداشت بہت تیز ہے۔

مجھے افسوس ہے ۔۔۔ میری یادداشت نے آپ کو پریشانی میں بتلا کر دیا۔

اوہو جمشید..... مارے گئے۔ اکرام کا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ ایسا واقعی ممکن

ہے۔ پروفیسر داؤد نے چلانے کے انداز میں کہا۔

مل..... لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ یہاں وہ طریقہ استعمال کر ہی لیا جائے۔ خان رحمان بولے۔

اور اگر کر کر ہی لیا گیا ہو؟ انپکٹر جمیلہ بولے۔ ارے صورت میں ہمارا کیا گھبرا کر کہا۔

وہی ہو گا۔ یعنی کاثو تو بدن میں لہو نہیں۔ فاروق نے فوراً کہا۔

ہمیں کامنے کی کیا پڑی ہے۔ فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

بلکہ تجھے پرانی کیا پڑی، اپنی نیڑ تو محمود مسکرا یا۔

ان لوگوں کو محاوروں کی پڑی ہے

اور ہمیں اپنے ملک کی۔

دھت تیرے کی ..... اس وقت سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر یہ طریقہ اختیار کر لیا گیا ہو تو کیا ہو گا اور ہم اس صورت میں کیا کر سکیں گے۔

ہم سچ کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اپنے چند خاص آدمی اور بلا اسکرپٹ

کم از کم یہ تو فوراً کر لو۔ اسکرپٹ جمیلہ بیرونی 2002-2006  
جیسا کہ اکرام نے کہا۔ اور اکرام ایک طرف چلا گیا۔ وہاں سادہ لباس والے کھڑے تھے۔

پروفیسر صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟ میں اس طریقے کا توڑ ضرور کر سکتا ہوں، لیکن مجھے اس کے لیے تجربہ گاہ جانا ہو گا اور جب میں واپس آؤں گا، یہاں کھیل ختم ہو چکا ہو گا۔

اسی وقت قدموں کی آواز ابھری۔  
انھوں نے چونک کر دیکھا۔ صدر صاحب  
آئی جی صاحب کے ساتھ چلے آ رہے  
تھے۔ وہ ان کی طرف بڑھے:

کیوں بھی ..... ہر طرح خیریت  
تو ہے نا؟  
لیں سر ..... حالات پوری طرح ہماری  
کنٹرول میں ہیں۔ دور دور تک مجرموں  
کی کامیابی کے امکانات نہیں ہیں، لیکن  
..... انپکٹر جمشید کہتے کہتے رُک گئے۔

لیکن یہ سر ..... کہ ابھی ابھی ایک  
سامنے آئی ہے۔  
اور وہ کیا؟

ہم سب کی سوچ یہ تھی کہ مجرم  
لاٹ آف کر کے اپنا کام نکالنے کی  
کوشش کریں گے اور اس کے لیے  
انھوں نے کوئی پلان بنا رکھا ہو گا۔

بالکل ٹھیک۔ اس کے سوا بھلا وہ  
کر بھی کیا سکتے ہیں،  
صدر صاحب بولے۔

لیکن ہم نے اس کا یہ علاج کیا  
کہ لاسٹوں کا انتظام دوہرा کیا ہے۔ اگر  
کوئی میں سوچ آف بھی کر دے، میرا  
مطلوب ہے کسی طرح لاست  
دھی دے تو بھی یہاں اندھیرا  
گا۔ بلکہ روشنی میں کمی بھی  
نہیں آئے گی۔

بہت خوب! یہ تو اور اطمینان والی  
بات ہے۔ تم تو مجھے لیکن والی بات  
 بتاؤ۔

لیکن اب ایک بات سامنے آئی ہے  
اور وہ یہ کہ کوئی طریقہ سوچ لیا گیا  
ہے۔ جس کے ذریعے لاسٹیں آف کیے  
 بغیر بھی کسی جگہ اندھیرا کیا جا سکتا

- ہے

کیا مطلب؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟  
ایسا ہو سکتا ہے سر۔  
آخر کیسے؟ صدر صاحب بولے۔  
ایسے سر کہ آئن شائن نے اپنے  
ملک کے جنگی جہازوں کو دشمنوں کی  
نظرؤں سے غائب کرنے کے لیے تجربات  
کیے تھے۔ اس کی سوچ یہ تھی  
اگر دشمن کو ان کے بھری جہاز نظر نہ  
آئیں تو وہ زبردست کامیابی حاصل  
سکتے ہیں۔ لہذا اس نے ایک نظریہ قائم  
کیا۔ وہ یہ کہ ہم کس طرح دیکھتے  
ہیں۔ ہماری آنکھوں سے کچھ شعاعیں سی  
لگتی ہیں اور اس چیز پر پڑتی ہیں۔  
جس کو ہم دیکھنا چاہتے ہیں وہ شعاعیں  
اس چیز سے ملکرا کر واپس آنکھوں تک  
آتی ہیں اور جب وہ آنکھوں تک آتی

ہیں تو ہم اس چیز کو دیکھ لیتے ہیں ..... آئن شائن نے یہ نظریہ قائم کیا کہ اگر وہ شعاعیں اس چیز میں ہی جذب کر لی جائیں تو دیکھنے والوں کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔

اوہ! ان کے سب سے منہ اٹکا۔

تو پھر انکل؟ فرزانہ نے بے چین ہو کر کہا۔

پھر یہ کہ اس نے تجربات پر تجربات کیے اور اس میں کامیاب ہو گیا کہ شعاعیں وہ چیز جذب کر لے اب اگر لیدی میڈیا میں ہو بات پیدا کر دی جائے کہ ہماری آنکھیں اسے نہ دیکھ سکیں تو مجرم انھیں اغوا کر سکتے ہیں، کیونکہ مجرم بھی ہمیں نظر نہیں آئیں گے۔ انہوں نے بتایا۔

تو کیا آئن شائن کامیاب ہو گیا

تھا؟ صدر صاحب نے پوچھا۔

ہاں جناب..... وہ کامیاب ہو گیا تھا، لیکن کوئی دوسرا یہ راز نہ جان سکا تھا..... اب اس دور میں اگر پھر کسی نے یہ راز معلوم کر لیا ہے اور اس کا تجربہ اس وقت کرنا چاہتا ہے تو ہمارے سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

ارے باپ رے صدر صاحب گھبراۓ۔  
پھر - اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟  
یہ صرف ایک خیال ہے - ہو سکتا ہے کہ ہم بلا وجہ پریشان ہو رہے ہوں اور بات کچھ بھی نہ ہو۔ انپکٹر جمشید نے کہا۔

لیکن جمشید۔ ہمیں انتظامات تو کر لینے چاہئیں۔ صدر صاحب بولے۔

تمام تر حفاظتی انتظامات تو ہم پہلے ہی کر چکے ہیں اب اور کیا انتظامات کریں گے سر۔ صرف اور صرف ایک ہی طریقہ رہ جاتا ہے۔

اور وہ کیا؟

لیڈی میڈیا کو گانا شروع کرنے سے پہلے ہی سچ سے اٹھا لیا جائے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تب پھر ہم صبر ہی کر سکتے ہیں۔ اور لیڈی میڈیا کی باری آنے ہی والی ہے۔ لیڈی جوزا کا گانا ختم ہونے کے قریب ہے۔

ہمارے ذہن تو اس طرف سرے سے ہیں ہی نہیں۔

ہم تو صرف اور صرف اپنے ملک کو بے عزتی سے بچانا چاہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم بچا لیں گے۔ خان

رحمان نے کہا۔

عین اس وقت پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا اور تالیاں پانچ منٹ تک گونجتی رہیں:

یہ ..... یہ تو ایسا لگتا ہے۔ جیسے لیڈی میڈیا ویسے ہی ہار گئی ہو۔  
 تعلق ہار جیت سے ہمارا کوئی کوئی نہیں .....  
 ہارے ..... ویسے بھی ابھی لیڈی میڈیا نے کب گایا ہے۔ اس کا گانا اب شروع ہو رہا ہے۔ اور جب وہ گا چکے گی۔  
 تب دیکھنا ہو گا کہ تالیاں کتنی دیر تک بجتی رہیں۔

تو کیا تالیاں کتنی دیر تک بجتی ہیں، اس بنیاد پر فیصلہ ہو گیا۔ فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

انپکٹر جمشید بنس پڑے۔

میرے ذہن میں ایک ..... فرزانہ  
کہتے کہتے رک گئی۔

ہال ایک بار پھر تالیوں سے گونج  
اٹھا۔ لیڈی میڈیا اپنی کرسی سے اٹھ کر  
اس چکر کی طرف جا رہی تھی ، جہاں  
بیٹھ کر سے گانا تھا۔ اور انھوں نے  
دیکھا -

اس کا تو استقبال لبا ہو گیا  
۔ لیڈی جوزا بے چاری کیا کرے گی  
اب۔ فرزانہ نے منہ بنایا۔

پھر وضاحت کر دوں۔ ہار جیت  
تالیوں کے وقت سے نہیں ہو گی۔

ایسی کی تیسی میں جائے ہار جیت۔  
میں کہتا ہوں معاملہ خیریت سے نہ  
جائے - صدر صاحب بولے اور پھر آئی  
جی صاحب کو ساتھ لیے دوسری طرف

چلے گئے۔ اس طرف ان کی کریاں  
تحمیں۔

ہاں فرزانہ ، تم کچھ کہنے لگی  
تحمیں۔

نج..... جی ہاں - کیا کوئی ایسی  
ترکیب ہو سکتی ہے ابا جان  
بالکل لیڈی میڈیا کے پاس جا  
جاوں۔

نہیں بھی۔ سطح پر اس وقت صرف  
اور صرف لیڈی میڈیا ہے  
ہوں! خیر۔

پھر بھی..... تم نے سوچا کیا تھا۔  
یہ کہ بالکل اس کے نزدیک چلی  
جاتی ہوں۔ کوئی گڑبرڈ ہوئی تو اس سے  
چھٹ جاؤں گی اور انگو ہونے سے بچا  
لوں گی۔

اللہ ا پنا رحم فرمائے۔ تم یہ دعا

کرو۔ ایسا وقت ہی نہ آئے۔  
آئیں!

لیکن ان کی تمام دعائیں نامنظور ہو گئیں۔ اچانک ہال میں مکمل اندر ہرا ہو گیا۔

آخر وہ ہو گیا جس کا ڈر تھا۔  
انھوں نے اسپکٹر جمشید کی آواز سنی  
اور پھر چند چیزیں گونج اٹھیں۔



## لیدی میڈیا

مکمل تاریکی کی حالت میں وہ کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں رہے تھے۔ اپنی جگہ سے ہلا بھی خطرناک تھا۔ لہذا وہ وہیں کھڑے رہے۔ ایسے میں فاروق کی آواز ابھری:

ابا جان! آپ بھی یہیں ہیں۔ کہیں چلے تو نہیں گئے۔ نہ..... نہیں بیٹا میں کہاں جاؤں گا۔ میں نے پسل مارچ نکال کر روشن کی تھی۔ اس میں بھی روشنی نظر نہیں آئی۔

نظر آئے گی بھی نہیں۔ اکرام کو یہ بات بہت دیر سے یاد آئی۔ چند گھنٹے۔ یا کم از کم ایک گھنٹہ پہلے بھی یاد آ جاتی تو اس وقت اس طرح مجبور اور بے بس کھڑے نہ ہوتے۔

مجھے افسوس ہے سر - اکرم نے  
کہا۔

کوئی بات نہیں۔ اس میں تمہارا کیا  
صور۔

اب کیا ہو گا ابا جان۔ ساری دنیا  
کے اخبارات شور مچائیں گے وہ تو پہلے  
ہی سے اس انتظار میں بیٹھے تھے۔  
هم نے اپنی طرف سے ہر کو  
کوشش کی تھی بھی۔ قدرت  
ممکن  
منظور  
نہیں تھا۔

میرا خیال ہے۔ پانچ منٹ گزر  
گئے ہیں۔

وہ جب تک اپنا کام نہ کر لیں  
گے۔ اس وقت تک روشنیاں واپس نہیں  
ہوں گی۔

روشنیوں کی واپسی ..... بھی واہ ..... یہ  
تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔

فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

حد ہو گئی یعنی کہ ..... ان حضرات کو ایسے میں بھی ناولوں کے ناموں کی پڑی ہے، فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

اب اندھیرے میں اور ہم کیا بھی کر سکتے ہیں۔

اف مالک نہ جانے لیڈی میڈیا کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہو گا۔ فاروق کی آواز سنائی دی۔

توبہ ہے۔ بھائی میڈیا نام ہے اس غریب کا محمود نے تتملا کر کہا۔

اندھیرا ہے نا۔ زبان پھسل گئی۔

اندھیرے سے زبان کے پھسلنے کا کیا تعلق؟ خان رحمان کے لمحے میں حرمت تھی۔

تعلق کی بھی ایک ہی کہی انگل۔ اندھیرے سے تو کسی بھی چیز کا تعلق

ہو سکتا ہے۔ فاروق ہسا۔

اب تم سے کون مغز مارے۔ محمود کی آواز سنائی دی۔

جس کا جی چاہے۔ بس وہ مارے۔

میرا جی تو چاہ رہا ہے کہ تمہارا منہ بھیخ لون - Library Taksdeh کم از کم اس اندھیرے کے دروازے تو تم کچھ نہ بولو۔ ایسی صورت میں میری روح چلائے گی۔

چلو کوئی بات تمہاری روح ہمارے کان تو نہیں کھا سکے گی۔ فرزانہ نے خوش ہو کر کہا۔

ہم ادھر ادھر کی ہاںک رہے ہیں اور ادھر مزے سے لیدی میدیا کو لیے جا رہے ہیں۔

ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ اندھیرے میں ٹھوکریں کھانے کا کوئی فائدہ نہیں

ہو گا۔

اب ہم ٹھوکروں میں تو اندھیرا کھانے سے رہے۔ فاروق بولا۔

کگ..... کیا کہہ رہے ہو بھی۔  
پروفیسر داؤڈ نے گھبرا کر کہا۔  
کیوں انگل۔ کیا یہ ہوا؟

ٹھوکروں میں تو اندھیرا کھانے سے رہے۔ یہ کیا بات ہوئی بھلا۔  
اب اندھیرے میں تو یہ ایسی ہی اندھی  
اندھی باتیں سوچ سکتے ہیں انگل۔ فاروق  
بولا۔

آپ بھی اس کی باتوں میں آگئے  
انگل۔ محمود کی آواز ابھری؛  
اب کیا کریں بھی۔ مجبور جو ہیں۔  
میرا خیال ہے ..... پانچ منٹ سے  
بھی زیادہ وقت گزر چلا ہے۔ ارے  
ہاں ..... گھڑی کا ڈائل تو نظر آ رہا

ہو گا۔ ریڈیم کا تو کام ہی یہ ہے  
کہ اندھیرے میں نظر آتا ہے۔ انہوں  
نے چونک کر کہا اور گھڑی کی  
طرف دیکھا، گھڑی کے ہندسے اور سویاں  
واقع نظر آ رہی تھیں، لیکن وہ اس  
روشنی سے کوئی کام نہیں لے سکتے تھے۔  
اور پھر اچانک ہال کی روشنیاں جگ  
مگا اٹھیں..... ایک شور مج گیا  
تماشائیوں نے اس دوران ایک عقل مندی  
ضرور کی تھی اور وہ یہ کہ اپنی  
کرسیوں پر ہی جنے رہے تھے۔ اٹھ کر  
ادھر اُدھر نہیں بھاگے تھے۔ گویا ہر  
چیز اپنی جگہ پر تھی۔ لیکن جب انہوں  
نے لیڈی میڈیا کی جگہ کی طرف دیکھا  
تو وہ وہاں سے غائب تھی۔

اف۔ اسے انگوا کر لیا گیا آخر۔  
آخر وہ ہو گیا۔ جس کا ڈر تھا۔

اور جس ڈر نے ہمیں ڈر میں بتلا کر رکھا تھا۔ فرزانہ نے پریشان ہو کر کہا۔  
 میں نے ایک کام کیا تھا۔ جب پروگرام شروع ہوا تھا۔ تمام دروازے بند کروا دیئے تھے اور باہر سادہ لباس والوں کو مقرر کیا گیا تھا۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ آیا کسی کی نکلنے کی کوشش کی ہے یا نہیں۔  
 جلدی کرو۔

وہ باہر کی طرف لپکے انپکٹر جمیلہ نے بلند آواز میں اعلان کیا:

”سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ کوئی ملنے کی کوشش نہ کرے۔ ابھی کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔“

لیکن اب ہم کیا کریں گے یہاں بیٹھ کر؟

کچھ بھی نہیں..... بس انتظار کریں  
گے۔ انھوں نے بلند آواز میں کہا۔  
باہر نکل کر انھوں نے تمام دروازوں  
پر موجود نگرانوں سے سوالات کیے۔ ہر  
ایک نے یہی کہا کہ دروازے بدستور  
بند رہے ہیں۔ کوئی دروازہ بھی نہیں کھلوایا  
گیا۔ نہ کوئی باہر سے اندر داخل ہوا۔  
یہ ایک اور حیرت انگیز اطلاع تھی۔  
باہر سے کوئی آیا نہ باہر گیا۔ تو  
پھر لیڈی میڈیا اندر رہی موجود ہے۔  
لیڈی میڈیا اگر اندر موجود ہے۔ تو  
پھر ہم اسے تلاش کر لیں گے۔ پروفیسر  
صاحب۔ آپ فوراً تجربہ گاہ چلے جائیں  
اور کوئی ایسی چیز لے آئیں کہ یہ  
لوگ پھر روشنیاں آف نہ کر سکیں۔  
لیکن جمشید..... اب انھیں ایسا کرنے  
کی کیا ضرورت رہ گئی ہے؟

روشنی کا نگو..... تحریر: اشتیاق احمد ..... انپھر جمیلہ بیرنے  
فرض کر لیں..... ہم لیڈی میڈیا کو  
تلash کر لیتے ہیں۔ وہ پھر سے لاکھیں  
اف نہیں کر دیں گے۔  
اوہ ہاں! اس صورت میں تو کر سکتے  
ہیں۔

اسی وقت بھاری قدموں کی آواز  
ابھری اور صدر صاحب وہاں کھڑے  
ہوئے:  
آخر وہ ہو گیا۔ ان کے لمحے  
سے از حد پریشانی پکڑی تھی۔  
ہاں سر وہ ہو گیا۔  
اب کیا ہو گا؟  
ہاں سے باہر ابھی کوئی نہیں گیا  
ہے، گویا لیڈیا میڈیا ابھی اندر ہی ہے۔  
تب پھر وہ اعلان کیوں نہیں کرتی۔  
صدر صاحب نے جھلا کر کہا۔  
ہو سکتا ہے سر۔ وہ اعلان کرنے

کی پوزیشن میں نہ ہو۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس بھری محفل میں۔ سب کے سامنے اسے باندھ کر یا جکڑ کر تو رکھا نہیں گیا ہو گا۔

اس کے پہلو سے کوئی پستول تو لگا ہوا ہو گا۔ اس صورت میں تو ہم اسے تلاش کر سکتے ہیں۔ ہم یہ کوشش ضرور کریں گے۔ انپکٹر جمیلہ نے کہا اور پھر ایک سادہ لباس والے کو نزدیک بلایا:

لیں سر۔ اس نے کہا۔

ذرا ایک مانگ لے 2و۔ میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بولے۔

جلد ہی ان کے سامنے ایک مانگ رکھ دیا گیا۔ انھوں نے بلند آواز میں

کہنا شروع کیا:

”حاضرین ! جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ تھوڑی دیر پہلے لیڈی میڈیا سٹج پر موجود تھیں۔ لیکن اب نہیں ہیں۔ اس دوران کسی خاص طریقے سے ہال کو تاریک کر دیا گیا تھا۔ اس دوران لیڈی صاحبہ کو ادھر ادھر کر دیا گیا۔ ابھی نہیں عمارت سے باہر نہیں لے جایا سکا، کیونکہ دروازوں پر موجود نگرانوں کا بیان یہ ہے کہ کسی دروازے سے کسی نے باہر نکلنے کی کوشش نہیں کی۔ یوں بھی دروازے باہر سے بھی لاک تھے اور اندر سے بھی۔ روشنی ہونے پر تالے اسی طرح لگے ہوئے پائے گئے۔ اس عمارت میں کوئی تھہ خانہ بھی نہیں ہے، نہ اس عمارت سے کوئی خفیہ راستہ کہیں نکلتا ہے۔ ان دروازوں کے علاوہ

کوئی اور دروازہ عمارت کا ہے ہی نہیں،  
ان حالات میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ  
لیڈی میڈیا کو سطح سے ہٹایا تو گیا  
ہے، لیکن عمارت سے باہر ہرگز نہیں  
لے جایا گیا ..... گویا اغوا کرنے والے  
انھیں عام لوگوں کے ساتھ نکال لے  
جانے کے چکر میں ہیں۔ آپ سمجھو ہی  
گئے ہوں ..... جی باں! ایک ایک شخص  
چیک کیا جائے گا۔ اس کے بعد ہی  
جانے کی اجازت ملے گی۔

ان کے خاموش ہوتے ہی شور پuch  
گیا، لیکن ان کے شور کی کوئی پرواہ  
نہ کی گئی، کیونکہ صدر صاحب تک  
یہی چاہتے تھے کہ ہر کسی کو چیک  
کیا جائے۔ اور پھر انہوں نے چیکنگ  
شروع کی۔ ایک ایک آدمی کو دیکھا

بھالا۔ خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے ساتھ خواتین بھی تھیں۔

اس کام میں انھیں تین گھنٹے لگ گئے، لیکن تین گھنٹے گزر جانے پر بھی لیڈی میڈیا کا کوئی سراغ نہ ملا۔ اب چونکہ تمام لوگوں کو چیک کر لیا گیا تھا۔ لہذا انھیں مزید رونے کا جواز نہیں تھا۔ ایک بار پھر انسپکٹر جشید نے اعلان کیا:

”اب آپ لوگ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ لیکن جانے کے لیے صرف ایک دروازہ کھولا جا رہا ہے۔ لہذا نہایت اطمینان اور رُسکون سے دروازے کی طرف آئیں۔“

لیکن صرف ایک دروازہ کیوں؟ کئی آوازیں ابھریں۔

اس کی بھی ایک وجہ ہے۔ جو آپ

لوگوں کو بتائی نہیں جا سکتی۔

آخر لوگ اٹھ کر دروازے کی طرف  
بڑھنے لگے ۔ سادہ لباس والے انھیں  
ایک ترتیب سے اٹھا رہے تھے۔ دروازے  
پر انپکٹر جمشید ، محمود ، فاروق ، فرزانہ  
، خان رحمان اور اکرام کھڑے تھے۔  
پروفیسر داؤد کو انھوں نے بٹھا دیا تھا۔  
وہ دروازے سے نکلنے والے ہر آدمی کو  
چیک کر رہے تھے، اگر کوئی میال بیوی  
یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ساتھ  
نکلتے تو انھیں اور زیادہ اچھی طرح دیکھتے۔  
ایک بات اور بھی تو ہے ابا  
جان۔ ایسے میں فرزانہ بول اٹھی۔ ہاں  
کہو۔

لیڈیا میڈیا اپنی خوشی سے تو نگو  
ہوئی نہیں، پھر وہ کسی کے ساتھ خاموشی  
سے کیوں جانے لگی؟

ہاں! یہ بات میرے ذہن میں ہے۔  
لیکن ہو سکتا ہے، اسے اس حد تک  
خوف زدہ کر دیا گیا ہو کہ وہ کچھ  
بول تک نہ سکے۔

اس صورت میں اس کے چہرے پر  
خوف تو نظر آئے گا۔  
ہاں بالکل ہم اسی لیے تو یہاں  
کھڑے ہیں۔ وہ مسکرا دیئے۔  
ایک ایک کر کے یا دو دو  
کے لوگ نکتے رہے۔ انھیں کسی عورت  
کی آنکھوں میں کوئی خوف نظر نہ آیا۔  
ایسے میں پروفیسر ذاکر آتے نظر آئے۔  
نہ جانے کیوں انھیں دیکھ کر محمود،  
فاروق اور فرزانہ چونک اٹھے۔

ابا جان! اس شخص نے تلاشی دینے  
کے سلسلے میں بہت ہنگامہ کیا تھا۔  
اوہ اچھا۔ انھیں روک کر چیک کر

لیتے ہیں۔ انھوں نے کہا۔ پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

پروفیسر صاحب۔ آپ دونوں ذرا اس طرف ۲ جائیں۔

کیوں۔ خیر تو ہے؟ انھوں نے ناخوش گوار انداز میں کہا۔ آپ سے چند باتیں کریں گے۔

انپکٹر جمشید مسکرا رہے۔ آپ با تیں کرنے کا یہ کون موقع ہے۔ پہلے ہی بہت درد ہو چکی ہے۔ ہم آپ کے صرف چند منٹ لیں گے۔

اچھی بات ہے۔ آپ بھی لے لیجئے چند منٹ۔ اس نے جھلا کر کہا۔

آپ نے اندر جاتے وقت تلاشی لینے پر اعتراض کیا تھا؟  
ہاں! کیا تھا..... تو پھر؟

آپ نے دیکھا ..... لیدی میڈیا کو  
انگو کر لیا گیا۔

تو پھر ..... کیا اسے میں نے انگو  
کیا ہے۔

نہیں۔ لیکن یہ تو سوچیں کہ آپ  
نے تلاشی دینے کے معاملے میں بہت  
ہنگامہ کیا تھا۔  
آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟  
یہ کہ ہماری نظروں میں آپ مشکوک  
ہیں۔ اس انگو میں ضرور آپ کا ہاتھ  
ہے۔

ارے باپ رے۔ یہ آپ کیا کہہ  
رہے ہیں۔ وہ گھبرا گیا۔

ان حالات میں میں اور کیا کہوں۔  
آپ کا خیال ہے۔ انگو میں نے  
کیا ہے۔

ہاں جناب! وہ مسکراتے۔

تب پھر لڑکی کہاں ہے؟  
 یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟  
 یہ میری بیوی ہے..... جب میں آیا  
 تھا ..... اس وقت بھی میرے ساتھی  
 تھیں۔ پوچھئے اپنے بچوں سے۔  
 یہ ٹھیک ہے ہے ابا جان " تھے۔

ہوں خیر۔ آپ جا سکتے ہیں۔  
 بہت بہت شکریہ! اس نے خوش ہو  
 کر کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے، پھر باہر  
 نکل گئے۔

انپکٹر جمشید نے دو سادہ لباس والوں  
 کو ان کی نگرانی کرنے کا اشارہ دیا  
 اور وہ ان کے پیچھے روانہ ہو گئے۔

آپ نے کیا اندازہ لگایا ابا جان؟  
 ابھی تک کچھ نہیں کہہ سکتا۔  
 بہرحال ان کی چوبیں گھنٹے نگرانی کی

جائے گی اور رات کو ہم ان کی  
کوٹھی کی تلاشی بھی لیں گے۔

بہت خوب! یہ ٹھیک رہے گا۔

اب وہ پھر دروازے پر پوری توجہ  
دے رہے تھے۔

تحوڑی دیر بعد اکرام ایک جوڑے کو  
آتے ہوئے دیکھ کر چونکا:  
سر! ان کی موجودگی یہاں نے مجھے  
چونکا دیا ہے۔  
کن کی چونکا دیا  
اوہ کیوں چونکا دیا ہے؟

”ہمارے ملک کا ایک مشہور جرائم  
پیشہ ..... جس کے خلاف آج تک کوئی  
جرائم ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ رانا بھوپال،  
لیکن یہ اکیلا ہے۔ اس کے ساتھ  
کوئی عورت نہیں ہے۔ ہاں! اکرام نے  
کہا۔

جب کہ ہم ایسے جوڑے کی تلاش میں ہیں کہ ان میں سے ایک لیدی ہو۔

ہوں! آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

پھر ہم اس کی بھی نگرانی شروع کر دیتے ہیں۔

یہ ٹھیک رہے گا۔  
انپکٹر جمیلہ  
والوں کو اشارہ کیا اور اس کا تعاقب  
بھی شروع ہو گیا۔

ایسے میں انھوں نے ڈاکٹر جالب کو  
 بتے دیکھا۔ ان کی بیگم بھی ان کے  
ساتھ تھیں:

ڈاکٹر جالب صاحب۔ محمود نے گویا  
تعارف کرایا۔

کیوں۔ کیا انھوں نے بھی تلاشی  
دیتے وقت تنگ کیا تھا؟ انھوں نے

پوچھا۔

جی نہیں ۔ خوشی خوشی تلاشی دے گئے تھے۔

بہت خوب!

ڈاکٹر جالب اور اس کی بیوی ان کے سامنے سے گزرنے لگے تو ڈاکٹر جالب نے کہا: بھائی کیوں چلا گیا؟

جی ہاں! وہ جا پکے بیٹھ لیڈی میڈیا کوئی پتا چلا۔

جی نہیں۔ فرزانہ نے کہا اور ان دونوں کا بغور جائزہ لیا۔

مجھے بہت افسوس ہے۔

اب ہمارے ملک کی کس قدر بے عزتی ہو گی۔ ان کی بیگم بولیں۔ اسی کی تو فکر ہے۔ انپکٹر جمشید نے

دونوں آگے بڑھ گئے اور وہ دوسرے  
آنے والوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔  
اچانک انھیں ایک تنہا عورت آتی نظر  
�ئی۔

”خبردار“ - پہلی تنہا عورت ہے۔  
جو باہر  
نے کہا۔  
لیکن ابا جان۔ لیڈی میڈیا اس طرح  
تنہا کیوں باہر جائے گی؟ محمود نے  
حیران ہو کر پوچھا۔

ہاں! یہ بات بھی ہے، لیکن اس  
کے باوجود ہمیں اس کا بہت غور سے  
جائزاہ لینا چاہیے، آخر اس میں ہمارا  
کیا حرج ہے۔

جی ہاں! حرج تو کوئی نہیں۔

اسی وقت وہ عورت دروازے پر آ

گئی اور باہر جانے لگی تو وہ بولے:  
 آپ کا نام؟  
 کیوں! آپ میرا نام کیوں پوچھ رہے  
 ہیں؟

آپ پہلی عورت ہیں جو اکیلی باہر  
 آئی ہیں۔

وہ اس بیلے کہ میرے شوہر پروگرام  
 شروع ہونے سے پہلے ہی چلے گئے تھے۔  
 انھیں اپنا کوئی کاروباری کام یاد  
 نہیں۔ میں نے بھی ان کے ساتھ واپس  
 جانا چاہا تھا، لیکن انھوں نے ضد کر  
 کے مجھے یہیں چھوڑ دیا۔

اوہ۔ کیوں بھئی۔ پروگرام شروع ہونے  
 سے پہلے کوئی صاحب واپس بھی  
 نہیں۔ انھوں نے دروازے پر موجود نگرانوں  
 کی طرف دیکھا۔

جی ہاں! ایسا بھی ہوا تھا۔ جب

دروازے اندر سے بند کر لیے گئے تھے۔ اس وقت ایک صاحب نے دروازہ کھلوایا تھا۔ یہ کہہ کر کہ وہ واپس جانا چاہتے ہیں۔

ہو! آپ کو نام اور پتا تو پھر بھی بتانا ہو گا۔ آپ کے شوہر کو بھی چیک کریں گے، کیونکہ یہ معاملہ کوئی چھوٹا سا معاملہ نہیں ہے۔ پوری دنیا میں مشہور ایک عورت کو انگو کیا گیا ہے۔ ساری دنیا کے ممالک ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ وہ سب کہیں گے، جب پہلے ہی معلوم تھا کہ لیدی میڈیا کے انگو کا زبردست امکان ہے تو ایسی صورت میں ان کی حفاظت کے تمام انتظامات کر لینے چاہیے تھے۔

آپ تو اس طرح کہہ رہے ہیں۔ جیسے انھیں میں نے انگو کیا ہے۔ حالانکہ

میں بالکل تنہا جا رہی ہوں۔ اس نے  
طنزیہ انداز میں کہا۔

اسی لیے تو آپ کا نام پوچھ رہے  
ہیں۔ کیا خبر آپ ہی لیدی میڈیا ہو  
ل اور ہماری آنکھوں میں دھول جھونک  
کر جا رہی ہوں۔ انپکٹر جمیلہ بیرونی

کہہ رہے ہیں۔  
یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ اپنے  
میڈیا کو اغوا کیا گیا ہے۔ اور  
آپ غائب نہیں ہوئیں کہ کسی اور  
کے میک اپ میں یہاں سے نکلنے کی  
کوشش کریں گی۔

ہاں! یہی تو میں کہتا ہوں اور ویسے  
بھی اگر کوئی یہاں سے میک اپ میں  
نکلنے کی کوشش کرے گا تو ہم اسے  
پہچان لیں گے۔ جب چہروں پر میک اپ  
ہو، ہم ان چہروں کو فوراً بھانپ لیتے

ہیں۔

اس صورت میں لیدی میڈیا کو بیہاں  
سے نہیں لے جایا جا سکے گا۔  
امید یہی ہے۔ آپ نے اپنا نام  
نہیں بتایا۔

خیر نوٹ کر لیں میرا بخاری نام راضیہ  
بخاری ہے۔ میرے شوہر کا نام ارباب  
بخاری ہے۔ پستہ ہے ۱۱۹ بخاری کالونی۔  
بہت خوب! تو کالونی بھی ان کے  
اپنے نام پر ہے۔ ۲۰۰۲-۲۰۰۳ء  
کالونی ان کے داد کے  
جی نہیں۔ کالونی ان کے داد کے  
نام پر ہے۔ اس نے برا سا منہ بنا  
کر کہا۔

اوہ اچھا، ارباب بخاری صاحب کام  
کیا کرتے ہیں؟

بہت بڑے تاجر ہیں اون کے۔  
شکریہ! آپ جا سکتی ہیں، لیکن

جانے سے پہلے فون نمبر بھی لکھوا دیں۔  
اس نے فون نمبر لکھوائے اور چلی گئی:

محمود! جلدی سے یہ نمبر ملاو اور پوچھو۔ مسٹر ارباب بخاری سے ۔۔۔ وہ پروگرام سے پہلے کیون چھے گئے تھے؟  
محمود نے نمبر ملائے، لیکن ارباب بخاری گھر میں نہیں تھے۔  
یہ اچھا نہیں ہوا۔ انپکڑ جمیشید بولے۔  
جی ..... کیا اچھا نہیں ہوا؟ فرزانہ نے جیران ہو کر پوچھا۔

یہ کہ ارباب بخاری گھر میں نہیں ہیں۔ اب ہم تصدیق کس طرح کریں۔  
محمود، تو پھر نمبر ملاو اور ریسیور مجھے دو۔

جی بہتر! محمود نے کہا اور جلدی جلدی نمبر ملانے لگا۔ سلسle ملنے پر اس

نے ریسیور انھیں تھما دیا۔

السلام علیکم۔ دیکھیے۔ میں ارباب بخاری صاحب سے بات کروں گا۔  
جی وہ گھر میں نہیں ہیں۔

آج وہ لیدیا میڈیا کا پروگرام دیکھنے گئے تھے؟

جی ہاں! وہیں گئے تھے۔ ابھی تک لوٹ کر نہیں آئے۔  
ان کے ساتھ کوئی تو نہیں گیا تھا؟

جی ..... وہ اکیلے گئے تھے۔

کیا کہا۔ وہ اکیلے گئے تھے۔ انپکٹر جمیلہ نے چلانے کے انداز میں کہا۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی محمود اور فاروق نے دوڑ لگا دی، وہ کار پارک کی طرف اڑے جا رہے تھے۔

آپ کا مطلب ہے۔ ان کی بیوی  
ان کے ساتھ اس پروگرام میں نہیں گئی  
تھی؟

بالکل نہیں..... میں ان کی بیوی ہی  
بول رہی ہوں۔

اور آپ کا نام کیا ہے؟ وہ  
بولے۔

اور پہلے  
یہ باتیں، آپ کون  
کیوں پوچھ رہے ہیں؟۔  
اب انہوں نے تعارف کرایا  
اور پھر  
کہا:

وہ پروگرام شروع ہونے سے پہلے ہی  
چلے گئے تھے۔ اب یہاں سے ایک  
خاتون باہر گئی ہیں۔ ان کا بیان یہ  
ہے کہ وہ اپنے شوہر ارباب بخاری  
صاحب کے ساتھ آئی تھیں، لیکن انھیں  
کوئی کام 2 پڑا اور وہ چلے گئے۔ اس

لیے وہ اب اکیلی جا رہی ہیں؟  
اور اس نے اپنا نام کیا بتایا تھا؟  
دوسرا طرف سے پریشان آواز میں کہا  
گیا۔

”راضیہ بخاری“۔

غلط۔ بالکل غلط یہ نام تو میرا ہے۔  
ہوں۔ خیر ہم تھوڑی دیر تک آپ  
کے ہاں آئیں گے، اس وقت تک آپ  
مہربانی فرمائیں کہ اپنے شوہر کے پیغام دینے  
کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ بھی گھر آ  
جائیں۔ ارے ہاں۔ ارباب صاحب کیا  
کام کرتے ہیں؟

اون کے تاجر ہیں۔

یہی بات اس نے بتائی ہے کہ وہ  
اون کے بہت بڑے تاجر ہیں۔

پتا نہیں، کیا چکر ہے ..... کیا کوئی  
خاص واقعہ یہاں ہو گیا ہے؟

لیڈی میڈیا کو انگو کر لیا گیا ہے۔  
اوہو اچھا۔ اس نے حیران ہو کر  
کہا۔

اور انھوں نے ریسیور رکھ دیا۔  
کوئی گڑبوڑ ہے۔ اس عورت کو جانے  
نہیں دینا چاہیے تھا۔ انسپکٹر جمیشید بولے۔  
لیکن سر۔ ہمارے پاس روکنے کا کوئی  
جواز بھی تو نہیں تھا۔ ہاں، اسے فون  
کرنے تک روک لیتے۔  
خیر۔ شاید ابھی وہ جانے نہ پائی  
ہو۔

اسی وقت محمود اور فاروق واپس آئے:  
اس کا دور دور تک پتا نہیں۔  
افسوس ! وہ اس کیس کا بہت اہم  
مہرہ تھی۔

اسی طرح ایک ایک کر کے لوگ  
فارغ ہوتے چلے گئے، لیکن لیڈی میڈیا

کا کوئی سراغ نہ لگ سکا۔

اسی وقت صدر صاحب آتے نظر آئے ان کے ساتھ وزرا اور دوسرے اہم لوگ بھی تھے۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

یہ کیا ہوا جمیلہ۔ اس کی تو ہمیں ایک فی صد بھی امید نہیں تھی۔ ہم ہاں سر مجھے بہت رنج ہے۔ لیکن یہ نے تمام ترتیبات کیے تھے، معلوم نہیں تھا کہ وہ روشنیاں بجھائے بغیر بھی اندر کر سکتے ہیں۔ اس بات کا خیال آیا بھی تو اس وقت۔ جب وقت گزر چکا تھا اور ہم خیال آنے کا کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ہوں۔ اب ہمارے ملک کی پوری دنیا میں کرکری ہو جائے گی۔ بلکہ وہ گئی کہنا چاہیے۔

انپکٹر جمیشید نے اس بار مایوس کر دیا۔ ایک وزیر نے کہا۔

انپکٹر جمیشید بھی انسان ہیں سر - انھوں نے مسکرا کر کہا۔

اب ہو گا کیا جمیشید۔ اگر ہم لیڈی میڈیا کو تلاش کر بھی لیں - وہ مقابلہ تو ہمارے چکی ہے اور ہمارے ملک کی بدنامی تلاش کر کے ہم اس کے ملک بھیج دیں گے اور بس۔

پہلا سوال تو یہ ہے کہ تلاش کر بھی سکیں گے یا نہیں۔ اسی وزیر نے طنزیہ لمحے میں کہا۔

میرے خیال میں تو سر - انپکٹر جمیشید اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ انھیں اب ریٹائرمنٹ لے لینی چاہیے۔ یا آپ انھیں فارغ کر دیں۔ اس سے بڑی

بدنامی ملک کی شاید کبھی نہیں ہو تی  
ہو گی۔

انپکٹر جمیشید جیسے لوگ ملک اور قوم  
کو مدتوں بعد ملتے ہیں۔ ہم ان سے  
ہاتھ نہیں دھو سکتے۔ صدر صاحب بولے۔  
لیکن شاید آپ کو اندازہ نہیں سر۔

پوری دنیا کے اخبارات اب ہمارے ملک  
کے بارے میں اور خود ان کے بارے  
میں کیا شائع کریں گے۔  
ہاں! میں جانتا ہوں۔

میرا خیال ہے۔ انپکٹر جمیشید میرے  
الفاظ سن کر خود استغفی دے دینے کا  
اعلان کریں گے اور پھر کبھی اس  
استغفے کو واپس نہیں لیں گے۔ اسی وزیر  
نے کہا۔

انپکٹر جمیشید نے چونک کر ان کی  
طرف دیکھا۔ وہ وزیر پیداوار خالد رئیس

گلاني تھے۔

آپ چاہتے ہیں، میں استھی دے  
دوں۔

میان! بالکل۔

لیکن اس کیس کو مکمل کرنے کے بعد - شکریہ سر۔ میں استھانی ضرور دوں گا،

جی نہیں..... ابھی لیدھی میڈیا کی  
برآمدگی باقی ہے۔ پہلے میں اسے تلاش  
کروں گا۔ حکومت کے حوالے کر دوں  
گا اور اس کے بعد اپنا استغفاری پیش کر  
دوسرا گا..... اور آپ اگر یہ چاہتے ہیں  
کہ یہ کام اس وقت ہو۔ تو پھر

آپ مجھے معطل کرائیں۔

کیوں سر..... اس بارے میں کیا خیال  
ہے؟

میں اس کی ضرورت محسوس نہیں  
کرتا۔

انپکٹر جمیلہ صدر صاحب تو اس  
کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ آپ  
اپنی غیرت کی بات کریں۔

میں کہہ چکا ہوں۔ جب تک میں  
لیڈی میڈیا کو برآمد نہیں کر لوں گا،  
ایسا نہیں کروں گا۔

اور آپ جان بوجھ کر اسے برآمد  
کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، تاکہ  
ایسا وقت آئے ہی نہ۔

یہ بات نہیں۔ میں تین دن کے  
اندر لیڈی میڈیا کو حکومت کے حوالے  
کر دوں گا۔

بہت خوب! اس کے بعد آپ استعفی دے دیں گے؟

اگر آپ کی یہی خواہش اور صدر صاحب بھی اسے پسند کرتے ہیں تو میں ضرور ایسا کروں گا۔

میں ایسا پسند کرتا۔ صدر صاحب جلدی سے بولے۔  
یہ آپ اب کہہ رہے ہیں...  
کل کے غیر ملکی اور ملکی اخبارات دیکھ کر آپ کافی صدم پچھے اور ہو گا۔  
صاحب نے کہا۔

تب پھر یہ بات کل پر اٹھا رکھیں۔  
آئیے چلیں۔ صدر صاحب نے ناخوش گوار انداز میں کہا۔

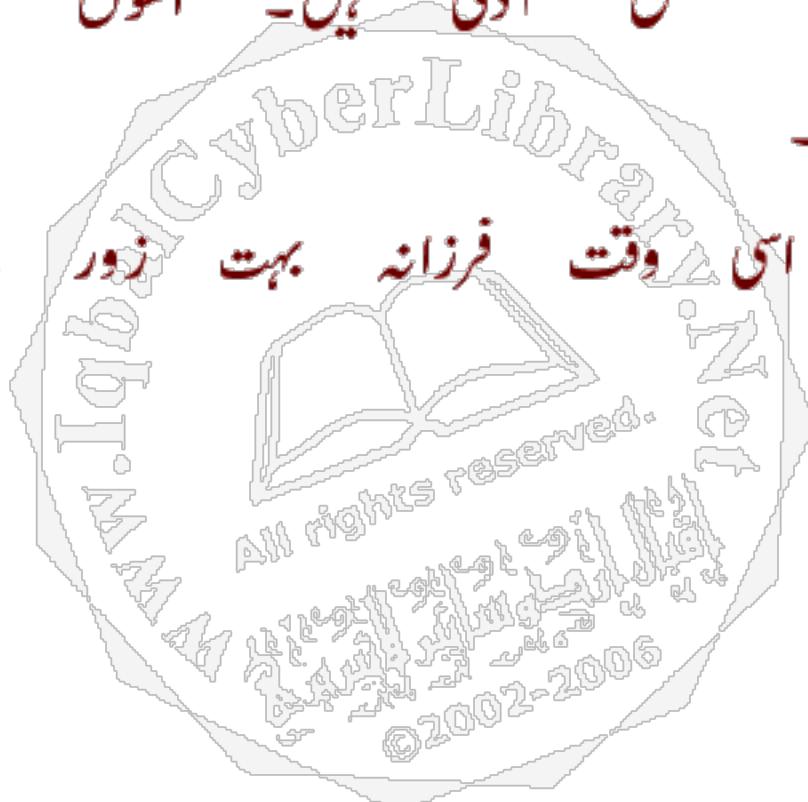
وہ لوگ انھیں جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

یہ گملانی صاحب آپ کے اس قدر

## خلاف کیوں ہو گئے؟

نہیں..... بے چارے میرے خلاف  
 نہیں ہوئے ملک اور قوم کی بے عزتی  
 ان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ بہت  
 اچھے اور مخلص آدمی ہیں۔ انہوں نے  
 جواب دیا۔

عین اسی وقت فرزانہ بہت زور سے  
 اچھی۔





## بڑی غلطی

محمود اور فاروق نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا، لیکن کہیں کوئی ایسی بات نظر نہ آئی جس کی بنا پر فرزانہ کو اچھلنے کی ضرورت پیش آئی ہو، لہذا فاروق نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا:

اب مہربانی فرمائے کی وجہ بھی بتا دو۔  
مجھے ایک عجیب سا احساس ہوا ہے۔  
فرزانہ نے کھوئے انداز میں کہا۔  
تو عجیب سا احساس ہونے پر اس طرح اچھل پڑنے کی کیا ضرورت تھی۔  
محمود نے جھلا کر کہا۔  
ضرورت تھی۔ فرزانہ نے آنکھیں نکالیں۔

اچھا بابا ہو گی۔ بتاؤ کیا ضرورت تھی۔

بیوں نہیں۔ پہلے میں اپنے شک کی تصدیق کروں گی۔ اس کے بعد بتاؤں گی۔

تو پھر جلدی سے تصدیق کر لو۔  
ایسے نہیں ..... مجھے اس کے لیے  
یہاں سے جانا ہو گا۔  
تم میرا ساتھ دو گے یا  
یہاں تو کام قریب ختم  
چلے چلتے ہیں کیوں فاروق؟ محمود نے  
اس کی طرف دیکھا۔  
بالکل ٹھیک، لیکن اگر ابا جان اجازت  
دیں۔

اجازت ہے بھئی، لیکن مجھے ساتھ  
ساتھ اطلاع دیتے رہنا کہ کہاں ہو۔  
ایسا نہ ہو کہ دور نکل جاوے۔ وہ  
بولے۔

اچھی بات ہے۔

وہ تینوں اپنی کار میں بیٹھ کر وہاں  
سے روانہ ہوئے۔

جانا کہاں ہے؟

بس خاموش فرزانہ نے منہ بنایا۔

یہ کیا بات ہوئی۔

پہلے مجھے پتا تلاش کرنا ہے۔ یہ  
کہہ کر اس نے ٹیلیفون ڈا�ے یکٹری میں  
پتا دیکھنا شروع کیا۔ فاروق کی نظر میں  
ڈا�ے یکٹری پر تھیں اور پھر اچانک فرزانہ  
نے کہا:

بیکان روڈ چلو۔

میں نے آج تک اس سڑک کا نام  
نہیں سنا۔ چلوں کس طرح۔

نام تو میں نے بھی نہیں سنا۔  
فرزانہ نے مسکرا کر کہا۔

تو پھر ..... یہ کس طرح کہہ دیا

کے بیکان روڈ چلو۔ فاروق نے جھلا کر کہا۔

دماغ چل گیا ہے میرا۔ فرزانہ نے تملہ کر کہا۔

محمود کار روک لو۔ فاروق نے فورا کہا۔

محمود کار روک گئی۔

میں نیچے اتر رہا ہوں اور میرا خیال ہے تم بھی یہی کرو گے

بولا۔

بالکل یہ کرو گا۔ میں سمجھ گیا، تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟ فرزانہ نے حیران ہو کر کہا۔

تمہارا دماغ چل گیا ہے نا..... ہم ایسی لڑکی کے ساتھ کسی مہم پر نہیں جا سکتے۔ جس کا دماغ چل گیا ہو۔

فاروق نے کہا،

دھت تیرے کی۔ فرزانہ نے جھلا کر  
کہا۔

لو۔ اب تکیہ کلام چنانے پر اتر  
آئیں۔ فاروق بولا۔

خدا کے لیے وقت ضائع کرو اور  
چلو میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے۔  
ایک لیکن  
اگر تمہارا یہی رویہ رہا تو ضرور  
دن خراب ہو جائے گا۔  
حد ہو گئی جسی بیٹھ جاؤ۔  
محمود نے کہا۔

کار ایک بار پھر چل پڑی۔ آخر وہ  
بیکان روڈ پر پہنچ گئے تو محمود نے کہا:  
اب کیا کرنا ہے؟  
کوٹھی نمبر ۳۰۲ تلاش کرنی ہے۔  
اے باپ رے..... بڑا خطرناک نمبر  
ہے۔ فاروق گھبرا گیا۔

یہ دفعہ ۳۰۲ نمبر کوٹھی نمبر ۳۰۲

ہے۔ فرزانہ نے جھلا کر کہا۔

آج کیا بات ہے۔ بات بات پر  
انگارے چبا رہی ہو۔

اب اور کیا چبائے بے چاری۔  
یہاں چبانے کے رہی کیا گیا ہے۔

یہاں سے تمہاری کیا مراد ہے؟  
..... میرا مطلب ہے، کار میں۔  
وہ رہا ۳۰۲ نمبر۔ فرزانہ نے چلا  
کر کہا۔

اور ان کی اکر کوٹھی نمبر ۳۰۲ کے  
سامنے رک گئی: ارے یہ تو ڈاکٹر جالب  
کی کوٹھی ہے۔ ہاں! مجھے ان سے ایک  
دو باتیں پوچھنی ہیں۔ آؤ۔ اس نے کہا  
اور آگے بڑھ کر گھنٹی کا بٹن دبا  
دیا۔

بے چارے محمود کو گھنٹی کا بٹن

بھی نہیں دبانے دیا۔ فاروق بولا۔  
اوہو۔ تو اس سے کیا فرق پڑ گیا  
بھی۔

یہی تو رونا ہے۔ کہ کوئی فرق  
نہیں پڑا۔

بے نکی باقیں بکھار لے کا بھوت تو  
سوار نہیں ہو گیا تم پر۔ فرزانہ تم پر  
الٹ پڑی۔  
نن.....  
فاروق نے ڈرے ڈرے انداز میں کہا۔

اسی وقت دروازہ کھلا۔ ایک ادھیر  
عمر ملازم نے ان سے پوچھا:  
ہاں بچو۔ کیا بات ہے؟  
ہمیں ڈاکٹر جالب صاحب سے ملنا  
ہے۔

آپ کے پاس اپنے کارڈز ہیں۔  
ہاں! کیوں نہیں۔ محمود نے کہا

اور کارڈ نکال کر دے دیئے۔ جلدی ہی  
اس کی واپسی ہوئی:  
آئے جناب۔

وہ انھیں لے ایک کمرے میں داخل  
ہوا۔ یہاں ڈاکٹر جالب اور ان کی بیگم  
موجود تھیں۔ غالباً وہ ان کا سونے  
کا کمرہ تھا۔  
آپ سے اس قدر جلد دوبارہ ملاقات  
کر کے خوشی ہوئی، خیر تو تھا ہے۔  
اور آپ کو حیرت نہیں ہوئی؟ فرزانہ  
نے پوچھا۔

ہاں! حیرت بھی ہوئی ہے۔ آخر ایسی  
کیا ضرورت آپڑی کہ آپ کو یہاں  
آن پڑا؟

آپ جب عوامی ہال کی طرف آئے  
تھے تو آپ سے آگے پروفیسر ڈاکٹر اور  
ان کی بیوی تھے۔ آپ کو یاد ہے نا۔

انھوں نے تلاشی دینے سے انکار کیا تھا۔  
 ہاں! بالکل یاد ہے تو پھر؟  
 اور جب پروگرام ختم ہوا تو بھی  
 آپ سے پہلے پروفیسر ذاکر نکلے تھے۔  
 آپ بعد میں؟  
 یہ بھی ٹھیک ہے۔

کیا آپ نے اندر جاتے وقت ان  
 کی بیگم کے چہرے کو دیکھا تھا؟  
 ہاں کیوں۔ کیا بات ہے؟

کیا چہرے کو غور سے دیکھا تھا اور  
 کیا آپ ان دونوں سے پہلے سے واقف  
 ہیں۔ پہلے بھی انھیں دیکھتے رہے ہیں؟  
 ہاں کیوں نہیں؟ میں نے انھیں اور  
 ان کی بیگم کو اکثر دعوتوں میں دیکھا  
 ہے۔

جب وہ آئے تو کیا ان کی بیگم  
 ہی ان کے ساتھ تھیں۔ یا وہ کوئی اور

## عورت تھی؟

کیا مطلب ..... بھلائی کوئی اور عورت کیونکر ہو سکتی تھی وہ۔

گویا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ ان کی بیگم ہی تھیں۔

ہاں ! بالکل وہ بولے۔ اور واپسی پر؟

واپسی پر بھی ان کی بیگم ہی ان کے ساتھ تھیں۔

گویا آپ نے واپسی پر بھی غور سے دیکھا تھا؟ مجھے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں تو اکثر انھیں دیکھ چکا تھا۔

ہوں۔ اچھا شکریہ ہمیں بس یہی معلوم کرنا تھا۔ فرزانہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اوہو آپ جا رہے ہیں۔ چائے تو پیتے جائیں۔

جی نہیں..... شکریہ ہم اس وقت

چائے نہیں پی سکتے۔ لیکن ہمیں یہ تو بتاتے جائیں کہ یہ سوالات ہم سے کیوں پوچھے گئے ہیں۔ ڈاکٹر جالب نے کہا۔

ہم لیدی میڈیا کی تلاش میں ہیں اور بس۔ ہم نہیں جانتے وہ ہمیں کس طرح ملیں گی اور کہاں ملیں گی، ہم ٹاکٹ ٹوییاں مارتے پھر رہے ہیں۔ یا یوں کہہ لیں، اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں کہہ شاید کوئی تیر نشانے پر بیٹھ جائے۔

ہوں، میں سمجھے گیا۔

اور وہ باہر نکل آئے۔

حیرت ہے۔ یہ باتیں پوچھنے کے لیے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ محمود نے فرزانہ کو گھورا۔

تم ان باتوں کو نہیں سمجھو گے۔

فرزانہ مسکرانی۔

تو سمجھا دو نا۔ محمود نے جھلا کر کہا۔

عقل استعمال کرو نا۔ اس نے پھر مسکرا کر جواب دیا۔

ہتو استعمال کرے گا نا۔ فاروق ہنسا۔

میں سمجھ گیا۔ محمود نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

کیا سمجھ گئے اور اتنی جلدی کس طرح سمجھ گئے۔ فاروق نے اسے گھورا۔

یہ کہ فرزانہ اس مرتبہ سہرے کے چکر میں ہے؟

سہرے کی ایسی کی تیسی۔ فرزانہ نے پاؤں ٹھنا۔ خیر اب کیا پروگرام ہے؟ لگے ہاتھوں پروفیسر ذاکر سے بھی مل لیں۔

ضرور کیوں نہیں۔ اور ہمارا کام کیا ہے؟

پتا ڈائریکٹری سے نوٹ کر کے وہ پروفیسر ذاکر کی کوئی پر جا کھڑے ہوئے۔ دستک دی گئی۔ خود پروفیسر ذاکر نے دروازہ کھولا اور انھیں دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا، پھر بھنا کر بولا:

تت..... اب تم چلے جاؤ..... اس وقت تو کیا لینے آئے ہو۔ اس وقت تو میری بے عزتی۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم نے آپ کی بے عزتی ہرگز نہیں کی تھی۔ میں کہتا ہوں جاؤ۔ اس نے چیخ کر کہا۔

کیا ہے۔ آپ کس پر برس رہے ہیں؟ اندر سے ان کی بیگم کی آواز

سنائی دی اور پھر وہ بھی دروازے پر  
نظر آئیں۔ انہوں نے بغور ان کے  
چہرے کو دیکھا۔

دیکھو بیگم..... وہاں سے ان لوگوں نے  
ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ..... اب  
یہاں ملنے چلے آئے۔

آنے دتھے پتا نہیں کیا کام ہے۔  
ویسے ان کا قصور نہیں تھا۔  
تم بھی یہ کہہ رہی ہو یعنی کہ  
انہوں نے آنکھیں نکالیں۔  
تو اور کیا کروں۔ میں غلط نہیں  
کہہ رہی۔

اچھا تو پھر آ جائیں بھی۔ کیونکہ  
میری بیگم کی بات غلط نہیں ہوتی۔  
انہوں نے مسکرا کر کہا۔

وہ ان کے ساتھ چلتے ڈرائیور روم  
میں آئے۔

جب آپ پرограм دیکھنے کے لیے آئے تھے۔ اس وقت آپ کے ساتھ کون تھا؟

یہ کیما سوال ہے۔ انھوں نے بھنا کر کہا۔

آپ جواب دیں نا۔ لیکن میں کیوں جواب دوں۔ تم مجھ سے پوچھنے والے کون ہو۔ عدالت کے نج ہو یا وکیل؟ لیڈی میڈیا آغا کیس کی تفتیش کرنے والے تین فرد۔ محمود نے کہا۔

اوہو اچھا..... تو کیا تم سرکاری طور پر اس کام کے لیے مقرر کیے گئے ہو؟ ہاں بالکل!

حیرت ہے ..... کیا حکومت کے پاس بڑے افسوس ختم ہو گئے ہیں جو بچوں کو اس کام پر مقرر کیا گیا ہے۔

بڑے بھی اپنا کام کر رہے ہیں۔  
اچھی بات ہے ..... پہلے میں تصدیق  
کروں گا۔

آپ آئی جی صاحب کو فون کر  
سکتے ہیں۔

اخنوں کیوں نہیں۔  
ہاں ضرور ..... اور پھر فون کرنے کے بعد  
منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

پوچھو بھی کیا پوچھنا ہے۔  
پروگرام دیکھنے کے جاتے وقت آپ  
کے ساتھ کون تھا؟

یہ میری بیگم اور کون ہوتا ساتھ۔  
اور واپسی پر؟

یہ کیا سوال ہوا آخر ..... واپسی پر  
بھی یہ تھیں۔

کیا آپ کو یقین ہے؟  
آپ لوگوں کا ضرور دماغ چل گیا

ہے۔ تفتیش کیا خاک کریں گے۔

یہ ہمارا کام ہے۔ آپ اس بات کو  
چھوڑیں۔ آؤ بھی چلیں۔ فرزانہ نے جھلا  
کر کہا۔

ارے بس۔ اتنے سے سوالات اور وہ  
بھی اوٹ پٹاگ کیا۔  
ہاں بس۔ یہی کافی ہیں۔  
وہ وہاں سے بھی باہر نکل آئے۔  
میرا خیال ل ہے  
کر رہے ہیں۔ محمود نے کہا۔  
اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ اب  
میرے ذہن میں ایک بات اور آتی ہے۔  
اس ایک اور بات ہے سے بھی  
وقت ہی ضائع ہو گا۔ فاروق نے  
کہا۔

ارباب بخاری کے گھر بھی چلے چلتے  
ہیں۔ راضیہ بخاری والا چکر بھی معلوم

ہو جائے ذرا۔

اوہ ہاں! وہ تو بہت ضروری ہے  
بھی۔

راضیہ بخاری کا پتا انھیں معلوم ہی  
تھا۔ ۱۱۱۹ بخاری کالونی پر وہ آسانی سے  
پہنچ گئے۔ ارباب بخاری اور ان کی بیگم  
گھر پر تھے۔ انھوں نے حیران ہو  
انھیں دیکھا:

تو آپ پروگرام میں نہیں گئے تھے؟  
بالکل نہیں۔ ارباب نے کہا۔  
اور یہ بھی نہیں گئی تھیں؟  
ہرگز نہیں،

تب پر اس عورت نے یہ کیوں  
کہا کہ وہ راضیہ بخاری ہے ارباب  
بخاری کی بیوی اور یہ کہ ۱۱۱۹ بخاری  
کالونی میں رہتی ہے۔ بلکہ فون نمبر بھی  
 بتایا۔

بھلا اس بارے میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں ۔ کسی کو ہمارے بارے میں معلوم ہو گا۔ بس اس نے ہمارا نام لے دیا۔ لیکن یہ تو بتائیں کہ کس سلسلے میں نام لیا گیا ہے یہ معاملہ ہے ایڈیشن کے اغوا کا۔

ارے باب پرے۔ اغوا کے کسی معاملے سے بھلا ہمارا کیا تعلق ۔ ایک عورت اکیلی عوامی ہال کے دروازے سے باہر آئی تھی ۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ آپ اکیلی کیوں ہیں۔ کیا آپ کسی کے ساتھ نہیں آئی تھیں۔ اس نے بتایا ۔ میں اپنے شوہر کے ساتھ آئی تھی اور شوہر کو کوئی کام آ پڑا تھا ۔ اس لیے وہ چلے گئے میں رہ گئی ۔ لیکن اس کی یہ

بات غلط نکلی۔ اب ہمیں اس کی تلاش ہے۔ آخر وہ کون تھی؟

ہم کس طرح بتا سکتے ہیں کہ وہ کون تھی۔ میری نیگم تو یہ بیٹھی ہیں..... انھیں دیکھ لیں، ان سے سوالات کر لیں اور اگر آپ کے خیال میں عوامی ہال سے یہی باہر آئی تھیں تو یہ بات ثابت کر کے انھیں گرفتار کر لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

شکریہ جناب..... آدم بھی چلیں۔

وہ ایک بار پھر باہر نکل آئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کامیابی کوں دور ہے۔ فاروق بڑا یا۔

کامیابی کے نزدیک آنے دیر بھی نہیں لگتی۔

میرا یک نظریہ ہے۔ پہلے وہ سن لو۔ فرزانہ نے کہا۔

پہلے کیوں نہیں سنایا تھا نظریہ۔

ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ فرزانہ مسکراتی۔

اچھا، چلو نظریہ پیش کرو تم۔ محمود نے کہا۔

یہ ہے کہ CyberLib لیڈی میڈیا کی تھی اس کے ساتھ کوئی اکیلی اندر مدد اندر کچھ نہیں گیا تھا۔ اب گیا تھا۔ اخنوں نے اغوا کا باقاعدہ منصوبہ بنایا اور وہ منصوبہ یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کے ساتھ عوامی ہال میں جائے گا، لیکن واپسی پر لیڈی میڈیا اس کے ساتھ ہو گی۔

یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیا لیڈی میڈیا اپنی مرضی سے اغوا ہوئی ہے۔ اوہ بھی سمجھا کرو۔ اغوا کرنے والے

نے اس سے کہہ دیا ہو گا کہ اس کی جیب میں پستول ہے اور اگر اس نے کوئی حرکت کی تو وہ ہر حال میں پستول چلا دے گا۔

اچھا خبر ..... تم نظریہ مکمل کرو۔  
 اس نے لیڈی میڈیا کو اغوا کیا۔  
 روشنیاں دوسروں کے لیے غائب کے  
 کام کے لیے اسے جدید آہل .....  
 دیا گیا ہو گا۔ جس نے وہاں کی  
 روشنیاں سلب کر لیں۔ اس طرح ہمارا  
 روشنی کا ڈبل انتظام بے کار ہوا۔ اور  
 اس نے اپنا کام نکال لیا۔ لیڈی میڈیا  
 کو لے کر باہر نکل گیا۔ اب ظاہر  
 ہے۔ اس کے ساتھ آنے والی عورت  
 اکیلی ۲ سکنی تھی۔ اس وقت جب کہ  
 روشنیاں غائب تھیں۔ اس نے اس وقے  
 میں اپنے چہرے میں تبدیلی کر لی اور

پھر دوسرے لوگوں کے ساتھ باہر آئی اور  
ہم دیکھتے ہیں کہ اکیلی باہر آنے والی  
عورت کی بات بھی جھوٹ ثابت ہوئی  
ہے۔ بس ہم سے غلطی یہ ہوئی کہ  
اس عورت کو جانے کی اجازت دے  
دی۔ جب کہ اس کا تعاقب کیا جانا  
چاہیے تھا۔  
تمہارا لیکن  
اس سے ایک بات اور ثابت ہوتی ہے  
، محمود نے سر پلایا۔  
اور وہ کیا؟ فرزانہ بولی۔

یہ کہ وہ عورت جو اس مرد کے  
ساتھ آئی تھی۔ میک اپ وغیرہ کی ماہر  
تھی۔ جس نے آن کی آن میں اپنے  
چہرے کا میک اپ بدل لیا۔ اس نے  
کہا۔

بالکل ٹھیک ۔ فرزانہ نے کہا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اسے میک  
اپ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟  
بھی کوئی ایسے میں تقیش کے دوران  
اس سے پوچھ سکتا تھا کہ محترمہ آپ  
کے ساتھ آپ کے شوہر تھے وہ کہاں  
ہیں۔

اوہ ہاں..... اس کا امکان ہے۔ تو  
کیوں نہ ہم اباجان سے مل لیں اور  
اس نظریے پر بات کر لیں۔ محمود بولا۔  
بالکل ٹھیک۔ ان سے مل کر یہ  
بھی معلوم ہو جائے گا کہ انھوں نے اب  
تک کیا معلوم کیا ہے۔  
وہ گھر پہنچے۔ یہاں سبھی موجود تھے  
اور ان کا انتظار کر رہے تھے۔  
بہت دیر کی مہرباں آتے آتے۔  
خان رحمان گنگنائے۔  
جی ہم ذرا دور نکل گئے تھے۔

روشنی کا انعام ..... تحریر: اشتیاق احمد ..... انپکٹر جمیلہ بیرونی  
کتنی بار منع کیا ہے۔ دور نہ نکل  
جایا کرو۔ انپکٹر جمیلہ نے بھنا کر کہا۔  
ہائیکس! کیا آپ ہم سے ناراض ہیں؟  
نہیں تو ..... یہ تو بالکل مصنوعی غصہ  
ہے۔

اوہ سوری ..... اپنے اب تک  
کیا معلوم کیا  
ہم نے اب تک جن لوگوں کی  
نگرانی کرائی تھی۔ ان کی رپورٹیں وصول  
کی ہیں اور بس۔ لیکن پہلے تم سناؤ  
کیا تمیں مار کر آئے ہو؟  
بری طرح ناکام لوٹے ہیں ابا جان۔  
فاروق مسکرایا۔  
بلکہ یوں کہہ لیں۔ وقت ضائع کر  
کے آئے ہیں۔

یہ اور بری بات ہے۔ فرزانہ تم  
نے کچھ نہیں کہا۔ انپکٹر جمیلہ نے اس

کی طرف دیکھا۔

میں ان کی ڈینگیں سن رہی تھی۔  
بالکل غلط۔ ہم نے تو ایک ڈینگ  
بھی نہیں ماری۔ محمود نے فوراً کہا۔

بھئی بے چاری کو لگی ہے تو کہہ  
رہی ہے نا۔ پروفیسر داؤد بے خیالی کے  
عالم میں بولے  
کیا چیز انکل؟ فاروق چونکا۔

ابھی ابھی تم نے کہا تھا  
نے تو ایک بھی نہیں ماری۔  
ڈینگ کا لفظ بھی بولا تھا میں نے  
انکل۔ محمود مسکرا�ا۔

اوہ ہائیں تو یہ بات ڈینگ مارنے  
کی ہو رہی تھی۔

حج جی ہاں میں ایک نظریہ پیش  
کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔  
اجازت ہے۔

فرزانہ نے اپنا وہی نظریہ پیش کر دیا۔ جو ان کے سامنے بیان کیا تھا۔ انپکٹر جمیلہ نے اس کے خاموش ہونے پر کہا:

ہوا تو بالکل اسی طرح ہے۔ کاش  
..... ہم اس عورت کو کونہ جانے دیتے  
جس نے اپنا بھانم راضیہ بتا تھا  
جی ہاں! اس کیس میں ہم سے یہ  
بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ غلطیاں اور بھی  
اس کا مطلب ہے۔ غلطیاں اور بھی  
ہوئی ہیں، لیکن اتنی بڑی نہیں ہو سکیں۔  
فاروق مسکراایا۔ ہاں بالکل۔ لیکن یہ  
غلطی بھی چھوٹی نہیں تھی کہ ڈبل  
لاسٹ کا انتظام تو کر لیا، لیکن یہ نہ  
سوچا کہ روشنی ایک اور طریقے سے  
بھی غالب کی جا سکتی ہے۔  
یہ ذمے داری پروفیسر انگل کی تھی

گویا اس مرتبہ ان سے بھی بھاری غلطی ہوئی ہے۔

ہاں! میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہوں اور ہر سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں۔

اب میں ایک بات بتانا پسند کروں گی۔ فرزانہ کی آواز سنائی دی اور اس مرتبہ اس کا لمحہ ڈرامائی تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کوئی بڑا تیر مارنے پتا نہیں..... کون سا تیر نکتا ہے فاروق نے منہ بنایا۔

بھئی پہلے سن تو لو۔ انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

لیکن اباجان۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔

بات ٹھیک ہے پہلے ہم باہر جا کر

چیک کرتے ہیں، پھر ۲ کر بات کریں گے۔

انھوں نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔  
یہاں تک کہ بیگم شیرازی کے گھر کو  
بھی چیک کیا۔ کیونکہ اس بات کا بھی  
امکان تھا کہ مجرموں نے وہاں ڈیرا ڈالا  
ہوا ہو۔ اور اس طرف ہونے والی ایک  
ایک بات کوئی نہیں تھا۔  
دیواروں کے کانوں سے ڈورنے کی  
ضرورت نہیں۔

فرزانہ تم اپنا نظریہ پیش کر دو۔  
فرزانہ نے دلبی آواز میں ایک  
خاص بات انھیں بتائی، انپکٹر جمشید زور  
سے اچھلے اور اور یہ بات معلوم ہو جانے  
کے بعد بھی تم نے ان کی نگرانی پر  
کسی کو مقرر نہیں کیا۔

وہ بالکل مطمئن ہیں۔ اس خیال میں  
مگن ہیں کہ کسی ان کے بارے میں  
خیال تک نہیں گزرے گا۔

ہوں ٹھیک ہے۔ لیکن اب تو ہم  
نگران مقرر کر سکتے ہیں۔ کیوں اب  
انتظار کس بات کا۔  
میں چاہتا تھا ..... صبح سے پہلے ہم  
لوگ یہ کام نہ کریں۔ لیکن ابا  
جان صبح تو تمام دنیا کے اخبارات اور ڈسٹر  
مچا رہے ہوں گے۔  
کوئی پرواہ نہیں ..... صبح لی وی پر  
میرا اعلان بھی پوری دنیا سے گی۔ انپکٹر  
جمشید مسکرائے۔

جیسے آپ کی مرضی۔

رات انھوں نے جیسے قیسے گزاری اور  
صبح کے اخبارات جب ان کے سامنے  
آئے تو یہ معلوم ہونے کے باوجود اور

اندازہ ہونے کے باوجود کہ کیا کیا طوفان اٹھائے جائیں گے۔ وہ ان خبروں کو دیکھ کر پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ پورے ملک کی عزت کو خاک میں ملا کر رکھ دیا تھا۔ بڑے بڑے ملکوں نے ان کے ملک سے تعلقات ختم کرنے کے اعلانات کیے تھے۔ اور ایسا گیا

انھوں نے خوب بھی سوچا تھا کہ یہ معاملہ اس حد تک بڑا ہو سکتا ہے۔

کیا اسے یہ بہتر نہیں تھا کہ آپ رات ہی مجرم پر ہاتھ ڈال دیتے۔

پھر اسے کیا ہوتا۔ کیا یہ خبریں نہیں آتیں؟

اس حد تک نہ آتیں۔

تمہارا خیال غلط ہے بھی ..... یہ  
خبریں تو آ کر رہنا تھیں، خبریں تو  
پہلے ہی چھاپ کر رکھ لی گئی تھیں۔  
کیا مطلب - یہ آپ کیا کہہ  
رہے ہیں؟

یہ کام صرف ایک رات کا نہیں  
ہے - پہلے سے تیاریاں کی گئی تھیں۔  
اوہ اوہ - ان کے منہ سے لکڑا  
اس کا مطلب ہے - ان لوگوں کا  
پروگرام صرف اور صرف یہ تھا کہ ہمارے  
ملک کو پوری دنیا میں بدنام کر دیا  
جائے۔ اس حد تک کہ بہت سے ملک  
تو تعلقات تک توڑ لیں۔ اور ہم دیکھ  
رہے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں پوری  
طرح کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور ہم ان  
کے مقابلے میں بالکل ناکام ہو چکے  
ہیں۔ ہمارے ملک کی ساری دنیا میں

کر کری ہو گئی ہے۔ اسلامی ملکوں کو  
چھوڑ کر دوسرے تمام ممالک میں لیڈی  
میڈیا کے چانہنے والے ان گنت ہیں۔ ان  
حکومتوں کے لوگوں کے پر زور احتجاج پر۔  
گویا یہ کار روائی کی گئی ہے، لیکن  
حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ لوگوں کو  
احتجاج تو آج شروع ہوتا۔ وہیا کے  
بیشتر ممالک میں تو اس وقت رات تھی۔  
لوگ سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے احتجاج  
کس وقت کر رہا۔ ثابت ہوا۔ یہ سب  
فرضی کارروائی ہے۔ انہوں نے بس ایک  
پروگرام بنایا تھا، ایک منصوبہ بنایا تھا،  
اس منصوبے کی تیاری پہلے سے کر لی  
گئی تھی۔ سوال صرف اور صرف ایک  
ہے اور بہت اہم ہے۔ انپکٹر جمیلہ یہ  
کہ کر خاموش ہو گئے۔  
اور وہ اہم سوال اور اس کا جواب

کیا ہے ابا جان؟

فاروق نے فوراً کہا۔

سوال میں بتا رہا ہو، جواب تم  
تینوں دو۔ انھوں نے مسکرا کر کہا۔

ارے باپ رے۔ فاروق بوکھلا اٹھا۔

سوال یہ ہے کہ انھیں یہ یقین  
کس طرح تھا کہ وہ انگو کرنے میں  
ہر طرح کامیاب ہو جائیں گے اور یہ  
کہ ان کی ناکامی کا کوئی امکان قطعاً  
نہیں ہے۔

بھلا اس سوال کا جواب ہم کس  
طرح دے سکتے ہیں۔ ابا جان۔ اس کا  
جواب تو صرف اور صرف وہ لوگ دے  
سکتے ہیں جنھوں نے یہ منصوبہ بنایا۔ فاروق  
نے کہا۔

فرزانہ تم بتاؤ۔

جی میں یعنی کہ میں کس طرح بتا

سکتی ہوں ۔ فرزانہ نے کہا  
 اور محمود تم ..... تم کیا کہتے ہو؟  
 انھوں نے سخت آواز میں کہا۔ مم  
 میں کیا کہوں ابا جان! میں تو کچھ کہہ  
 بھی نہیں سکتا۔ اس نے گڑبردا کر کہا۔  
 بھئی بات ذرا مشکل ضرور ہے ،  
 لیکن اگر ذہن پر زور دیا جائے تو  
 جواب معلوم کیا جا سکتا ہے۔ انھیں  
 دراصل سو فن صد یقین تھا کہ لیڈی  
 میڈیا کو ضرور انگو کر لیا جائے گا۔  
 اور ہم اس انگوار کو ناکام نہیں بنایا  
 سکیں گے۔ آخر کیوں؟

آپ ہی بتا دیں۔ ہمارے ذہن میں  
 تو کوئی بات نہیں آ رہی۔ فرزانہ نے  
 الجھن کے عالم میں کہا۔

خیر میں تو اب سب کے سامنے یہ  
 بتاؤں گا ۔ جو عورت ہمیں چکھے دے

گئی تھی اس کا بھی دراصل تعاقب کیا گیا تھا۔

جی تعاقب کیا گیا تھا..... کیا واقعی؟  
ہاں بھی اور ایسا میری کوشش سے  
نہیں ہوا - ہوا یہ کہ ایک سادہ لباس  
 والا کار پارک کے دروازے کے پاس  
ڈیوٹی دے رہا تھا۔ اس نے اس عورت  
کو افراطی کے عالم میں ۲ کار  
لے جاتے دیکھا۔ اسے شک ہو گیا  
اور وہ اس کے تعاقب میں لگ گیا۔

وہ مارا۔ اب وہ عورت کہاں ہے؟  
ہم نے ابھی اس پر ہاتھ نہیں ڈالا۔  
تاہم اس کی نگرانی ہو رہی ہے۔ وہ  
یہاں سے سیدھی ایک مکان میں گئی تھی  
اس کے بعد مکان سے نہیں نکلی۔  
اور وہ مکان کم از کم ارباب  
بخاری کا نہیں ہو سکتا۔

بالکل نہیں۔

تب تو ہمارے ہاتھ ایک اہم آدمی لگ گیا ہے۔ آپ دیر کیوں کر رہے ہیں؟ میں دیر نہیں کر رہا۔ ان اخبارات کا انتظار کر رہا تھا۔ پھر اب کیا پروگرام ہے؟

جو ہائے موقعوں پر ہوتا ہے۔ سب کو ایک جگہ جمع کروں گا۔ لیکن اور انداز سے۔ بس دیکھتے جاؤ۔ یہ کہہ کر انھوں نے فون کا رسیور اٹھا لیا اور صدر صاحب کے نمبر ملائے۔ جلد ہی ان کی مردہ سی آواز سنائی دی۔ انپکٹر جمشید آواز سنتے ہی انھوں نے کہا:

ہم تو کہیں کے نہیں رہے جمیشید۔ یہ وقعہ ہمیں لے بیٹھے گا۔ ملک ہر لحاظ سے نقصان میں چلا جائے گا۔

دوسرا ملکوں سے تجارت، لین دین، معاملہ ہے ۔ سب کھٹائی میں پڑ جائیں گے۔

آپ فکر نہ کریں سر ۔ صرف اور صرف ایک اعلان ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ٹیلی فون کے ذریعے پوری دنیا میں نشر کر دیں۔

یہ کہ آپ لیدی میڈیا کے بارے میں دو گھنٹے بعد ایک اہم اعلان کرنے والے ہیں۔

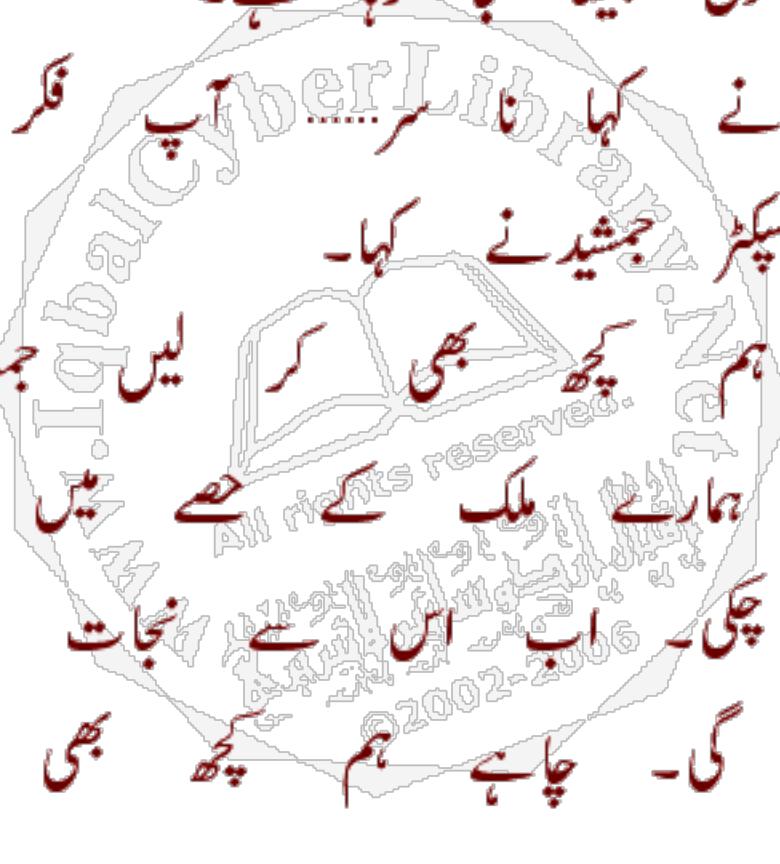
میں اعلان کرنے والا ہوں۔ ان کے لمحے میں حیرت تھی۔

آپ پہلے اعلان تو کریں۔ دیکھ لو جمیلہ۔ کہیں رہی سہی بھی نہ جائے۔

جی نہیں۔ آپ صرف پیغام نشر

کرا دیں۔ باقی آپ سب کچھ مجھ پر  
چھوڑ دیں۔

اچھی بات ہے۔ اگر تم کہتے ہیں تو  
کرانے دیتا ہوں، لیکن سچ بات یہ ہے  
کہ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔

میں نے کہا  آپ فکر نہ  
کریں۔ انپکٹر جمیل جمشید نے کہا۔

اب ہم کچھ بھی کر لیں جمیل  
جو ذلت ہمارے ملک کے حصے میں آنا  
تھی، اب اس سے نجات نہیں  
مل سکے گی۔ چاہے ہم کچھ بھی کر  
لیں۔

میں دیکھوں گا سر۔ کہ اپنے ملک  
کے لیے۔ اپنے ملک کے لوگوں کے لیے  
کیا کر سکتا ہوں؟

اچھا جمیل۔ یہ بھی سہی۔ کم از  
کم تم یہ تو نہیں کہہ سکوں گے نا

کہ میں نے تمہاری طرف کوئی توجہ  
نہیں دی۔

شکریہ سر۔ دو گھنٹے بعد آپ نے وی  
سٹیشن آ جائیے گا۔ باقی سب لوگ بھی  
وہاں موجود ہوں گے۔

باقی سب کون  
جن جن کا تعلق اس معاملے سے  
ہے۔

کہیں مزید سکلی نہ ہو جائے جمیلہ  
انھوں نے فکر منداش انداز میں کہا۔

میں کہہ چکا ہوں سر۔ سب کچھ  
مجھ پر چھوڑ دیں۔

اور انھوں نے ریسیور رکھ دیا۔ یہ  
اپنی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ نئی وی  
انھوں نے آن کر دیا تھا۔ اس پر ہر  
پندرہ منٹ بعد اعلان ہوتا رہا۔ اعلان  
کے الفاظ یہ تھے:

ٹھیک گیارہ بجے دن..... صدر مملکت  
لیڈی میڈیا کے بارے میں ایک انتہائی  
اہم اعلان کرنے والے ہیں۔

یہ اعلان ریڈیو پر بھی بار بار نشر  
ہونے لگا۔ انپکٹر جمشید تیاری کے سلسلے  
میں نہ جانے کہاں غائب ہو چکے تھے۔  
آخر ان کا فون انھیں موصول ہوا۔ وہ  
کہہ رہے تھے: سب انتظامات ہو چکے ہیں۔  
تم ٹھیک آدھ گھنٹے بعد ٹی وی سیشن  
اپنے انکلو کو بھی لے آنا، امید ہے  
بہت مزا 2 ہے گا۔

لیکن ابا جان۔ ملک کی اس قدر  
بدنامی ہو جانے کے بعد اگر مزا آیا  
بھی تو کیا۔

فکر نہ کرو۔ بدnamی کا داغ دھل جائے  
گا ان شاء اللہ! ہم فوراً رونہ ہو رہے

ہیں۔

انھوں نے پروفیسر داؤد اور خان رحمان کو ساتھ لیا اور ٹی وی سٹیشن پہنچ گئے، انھیں فوراً ایک بڑے ہال میں لاایا گیا۔ بہت بڑے پروگراموں کی روکارڈنگ کے لیے یہ ہال مخصوص تھا۔ انھوں نے دیکھا۔ وہاں کیس سے متعلق قریباً سمجھی آدمی موجود تھے، وہ عورت کہیں بھی نظر نہیں آ رہی تھی، جو انھیں چکھے دے کر نکال گئی تھی، لیکن پھر کار پارک میں کھڑے سادہ لباس والے نے اس کا تعاقب کر ڈالا تھا۔ اور اس وقت سے زیر نگرانی تھی۔ ظاہر ہے ان کے والد نے اسے کہیں ادھر ادھر رکھا ہوا ہو گا۔ ایک بات انھوں نے یہ بھی نوٹ کی کہ ٹی وی سٹیشن کے چاروں طرف فوج کا قبضہ تھا

اور طیارہ شمن توپوں کے علاوہ جدید ترین آلات بھی نصب تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ دشمن کی طرف سے کسی خوفناک کارروائی کی امید بھی کی جا سکتی تھی۔

اور پھر صدر مملکت اور بہت سے وزراء بھی پرنسپل تشریف لے آئے۔ جب حاضرین کی تعداد مکمل ہو گئی تو صدر کر صاحب نے ملک کے سامنے اعلان کیا: 2002-2006  
 "اعلان مجھے کرنا تھا، لیکن اب میری بجائے انپکٹر جمیلہ اعلان کریں گے۔ بلکہ صرف اعلان نہیں کریں گے، تمام ترقیاتی تفصیلات بتائیں گے۔ لیڈی میڈیا کہاں ہیں۔ ان کے ساتھ کیا بتی یہ بھی بتائیں گے۔ لہذا میں ان کے حق میں جگہ چھوڑتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ

مسکراتے ہوئے پچھے ہٹ گئے۔ اب انپکڑ  
جمیشید آ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی  
تقریب شروع کی:

جس روز سے لیڈی میڈیا کا پروگرام  
ہمارے ملک میں طے کی گیا تھا، میں  
اسی روز سے فکر مند تھا، ایک بات تو  
یہ کہ موسیقی کے پروگراموں کا دین سے  
کوئی تعلق نہیں، پھر ان  
کے دوران آدمی نماز روزے  
ہے۔ تیرے یہ کہ اسلام نے موسیقی  
کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ سب باقیں  
میری پریشانیوں کا سبب تھیں، لیکن ان  
کے علاوہ ایک اور وجہ تھیں لیڈی میڈیا  
پوری دنیا میں انھیں پسند کرنے  
والے موجود ہیں اور اس مرتبہ وہ اپنی  
زندگی کا بہت بڑا مقابلہ جتنے والی  
تھیں..... کہ وہ دنیا کی سب سے مالدار

عورت بننے والی تھیں..... دوسری طرف یہ  
 یہ خبریں اڑ رہی تھیں کہ مخالفین  
 کی کوشش ہو گی کہ لیدی میڈیا کو  
 پروگرام میں شریک نہ ہونے دیا جائے۔  
 لہذا انھیں انگوا کر لیا جائے۔ اگر انھیں  
 ہمارے ملک سے باہر کسی جگہ سے انگوا  
 کر لیا جاتا تو ہمارے لیے پریشانی والی  
 بات کوئی نہیں تھی، لیکن اگر ہمارے  
 ملک میں اس قسم کی واردات ہوتی ہے  
 تو یہ ہمارے لیے بہت اچھن کی بات  
 ہوتی۔ لہذا میں بہت فکر مند تھا اور  
 میں نے اس سلسلے میں تمام تر انتظامات  
 کیے کہ انھیں انگوا نہ کیا جاسکے۔

جب وہ ہمارے ملک میں آ گئیں  
 تو ان کی حفاظت کی ذمے داری بھی  
 مجھ پر ڈالی گئی۔ میں نے پہلا کام  
 یہ کیا کہ انھیں اپنے ایک خفیہ ٹھکانے

پر لے آیا تاکہ دشمن انھیں اغوا نہ کر سکیں، لیکن انھیں اغوا کرنے کی زبردست کوشش کی گئی جو ہم نے ناکام بنا دی اور پھر پروگرام کا وقت شروع ہونے پر انھیں سٹیچ پر لے آئے۔ ہم نے عمومی ہال کے تمام دروازے بند کر دیئے تھے۔ ہال کے اندر وہی حصے کو پوری طرح 2 لات کی مدد سے چیک کیا تھا۔ صرف دو دروازے کھول کر رکھے گئے۔ اور ان دروازوں پر میں اور میرے پچے چیکنگ کر رہے تھے۔ ہم نے طے کیا تھا کہ چاہے کوئی بھی ہو۔ ہم تلاشی کے بغیر اندر نہیں جانے دیں گے۔ یہاں تک کہ صدر مملکت کی بھی تلاشی لی جائے اور ہم نے تلاشی لی۔ اپنے قربی دوستوں خان رحمن اور پروفیسر داؤد تک جیسے لوگوں کو تلاشی کے بغیر

اندر جانے نہیں دیا گیا۔ ان حالات میں اگر کسی نے اعتراض کیا تو ہم نے اس کے اعتراض کی کوئی پرواہ نہیں کی، کیونکہ یہ مسئلہ تھا پورے ملک کا۔ ہماری پوری قوم کا۔ پورا ملک اور پوری قوم بدنام ہو جاتی، اگر لیڈی میڈیا کو اغوا کر لیا منصوبہ تھا جاتا۔ دوسری طرف دشمنوں کا منصوبہ تھا کہ لیڈی میڈیا کو ہر حال میں اغوا کر لیے جائے گا۔ انھیں اس اغوا کر لیے جانے کا سو فیصد یقین تھا۔ لہذا دشمن ممالک کے پریسوں میں اخبارات پہلے ہی چھاپ کر رکھ لیے گئے۔ ان کی سرخیاں یہ تھیں۔ پاک لینڈ میں لیڈی میڈیا اغوا ہو گئی۔ جن ملکوں نے اس بہانے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ انھوں نے یہ بھی خبریں پہلے ہی شائع کر دیں کہ

انھوں نے پاک لینڈ سے تعلقات ختم کر لیے ہیں۔ گویا سب کچھ پہلے طے کر لیا گیا تھا..... کوئی میرے یہ الفاظ سن کر کہہ سکتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ پہلے سے یہ چیزیں شائع نہیں کی گئی تھیں تو اس کا جھوٹ میں دے سکتا ہوں۔ جب ہمارے ہاں یہ پروگرام شروع ہوا۔ اس وقت بیشتر ممالک میں رات تھی۔ لوگ یا تو سو رہے یا یہ پروگرام دیکھ رہے تھے۔ اس وقت وہ سڑکوں پر کس طرح نکل آئے۔ انھوں نے احتجاج کس طرح کر لیا۔ اخبارات میں جو تصاویر شائع ہوئی ہیں۔ ان میں ایک بھی رات کے وقت کی نہیں ہے، احتجاج کی تصاویر تو رات کی ہیں نہیں، لیکن ان ممالک میں اس وقت رات تھی۔ احتجاج کرنے کے لیے انھوں نے دن نکلنے کا

انتظار کیا نہیں تو پھر دن کی تصاویر  
کہاں سے آگئیں۔

اوہ اوہ ! بے شمار آوازیں ابھریں۔

یہ ایک مکمل ترین ثبوت تھا۔





## دنیائے حیرت

انپکٹر جمیلہ کی طرف سے پیش کردہ  
اس ثبوت نے سننی کی ایک لہر پوری  
دنیا میں دوڑا دی۔ فوراً ایک پیغام نشارجہ  
کی طرف سے صدر صاحب کے نام نشر  
کیا گیا۔ اس میں درخواست کی گئی کہ  
اس وضاحتی پرограм کو بند دیا  
جائے تمام ممالک اپنے اعلانات واپس لے  
لیں گے اور لیڈی میڈیا کی واپسی کا  
مطالبہ بھی نہیں کیا جائے گا۔  
یہ پیغام بذریعہ ٹی وی دیا گیا..... ٹی  
وی سٹیشن پر اس وقت دوسرے کمروں  
میں دنیا کے مختلف سٹیشن بھی لگائے گئے  
تھے۔ ٹی وی سٹیشن کے ڈائریکٹر خود صدر  
صاحب کی خدمت میں پیش ہوئے اور  
یہ پیغام ان کے کان میں کہا۔ صدر  
صاحب اسی وقت اٹھے اور یہ پیغام انپکٹر

جمشید کے کان میں کہا۔

تو پھر آپ کیا فرماتے ہیں؟  
میں اس موقع پر کوئی فیصلہ نہیں  
کروں گا۔ تمام معاملہ تم پر چھوڑ دیا  
ہے۔ صدر صاحب بولے۔

تب پھر آپ تشریف رکھیں۔ تیل  
دیکھیں اور تیل کی وہار دیکھیں۔  
وہ تو میں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے  
مسکرا کر کہا اور پچھے ہٹ گئے۔  
ایک بار پھر انپکڑ جمیلہ کی آواز  
گونجنے لگی:

آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی  
اور شاید خوشی بھی۔ اور شاید کچھ لوگوں  
کو جلن بھی محسوس ہو گی کہ ابھی  
ابھی اشارجہ نے ہمارے صدر صاحب سے  
ایک درخواست کی ہے۔ کیا آپ جانا  
چاہتے ہیں کہ درخواست کیا ہے؟

ضرور..... ضرور کیوں نہیں۔

درخواست یہ ہے کہ یہ پروگرام بند کر دیا جائے۔ یعنی میں مزید وضاحت نہ کروں۔

یہ کیا بات ہوئی۔ اشارة جس کیوں چاہتا ہے؟ اشارة کی بیک پر بیگال ہے۔ اور بیگال سارے منصوبے کا دھرتا کرتا ہے۔ بلکہ بیگال کی وجہ پر یہودی ذہن کہنا چاہیے۔ بیگال نے اب اشارة کو مجبور کیا ہے کہ وہ یہ پروگرام روکا دے۔ کیا آپ لوگ اس بات کو پسند کریں گے کہ یہ پروگرام جوں کا توں ختم کر دیا جائے اور آپ مزید کچھ جانے بغیر یہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔

نن..... نہیں ..... نہیں۔ تمام لوگ

چلائے۔

میں آپ لوگوں کے جذبات کا احترام کروں گا اور ہماری حکومت انشارجہ کی یہ بات مانے سے انکار کرتی ہے، انشارجہ کی حکومت اس وقت کیا کر رہی تھی۔ جب ہمارے ملک کے خلاف پوری دنیا کے دشمن ممالک کے پر لیں خبریں شائع کر رہے تھے اور ابھی لیڈی میڈیا کا اغوا ہوا بھی نہیں تھا۔ اس وقت انشارجہ نے یہ کیوں نہ کہا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ اس وقت وہ تمام ممالک بیگال کے حکم پر ایسا کر رہے تھے اور کسی نے بھی اس کی تجویز سے انکار نہیں کیا تھا۔ ایسے ممالک ہمارے لیے کس طرح فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اور ہم کیوں ان کے لیے اس پروگرام کو بند کریں۔ آج دو دھ کا

دودھ اور پانی کا پانی ہو کر رہے گا۔  
ٹھیک ہے یا نہیں؟

بالکل ٹھیک ۔ بالکل ٹھیک۔ سب نے  
بلند آواز میں کہا۔

تو پھر آگے سینے۔ میں ایک ثبوت  
پیش کیا تو انشارجہ بوکھلا اٹھا۔ ..... بیگال  
کی سئی گم ہو گئی۔ ابھی میں ایک اور  
ثبوت پیش کروں گا تو ان کے تو اڑ  
جائیں گے ہوش۔  
پوری دنیا میں میں نے انھیں ننگا نہ  
کیا تو میرا نام بھی انپکڑ جمشید نہیں۔  
اب سینے۔

اس وقت ان کے چہرے پر بہت  
جلال تھا۔ رعب تھا، دبدبہ تھا اور چہرہ  
بالکل سرخ تھا۔ انھیں گویا آگ اُگل  
رہی تھیں۔ اس حالت میں تو محمود، فاروق  
اور فرزانہ نے بھی انھیں کبھی نہیں

دیکھا تھا۔

اب سنئے۔ ہمارے ساتھ کیا کھیل کھیلا گیا ہے۔ عوامی ہال کی روشنیاں سلب کر لی گئیں۔ اور جب سب لوگ اندر ہے بن گئے تھے لیڈی میڈیا فوراً سچ سے اٹھ کر تماشا یوں میں جا پیٹھیں۔

جی..... کیا فرمایا۔ تماشا یوں میں جا پیٹھیں؟ بے شمار آوازیں ابھریں۔

ہاں! انھوں نے صرف اتنا کیا کہ اپنا کوٹ پٹ کر پہن لیا۔ جوتے بھی الٹ کر پہن لیے۔ بالوں کی وگ بھی پٹ کر پہن لی اور گال پر لگا ہوا ایک قل اتار کر پھینک دیا۔

کیا مطلب ..... کیا مطلب؟

آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انپکڑ جمیشید نے مزا لے کر کہا۔

لیڈی میڈیا کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

وہ اپنا انگو خود کرانا چاہتی تھی وہ بھی یہ چاہتی تھی کہ انھیں انگو کر لیا جائے..... اور ہمارا ملک پوری دنیا میں بدنام ہو جائے۔ جانتے ہیں کیوں؟ کیوں..... کیوں ۔ لوگ چلائے۔

اس لیے کہ یہ مقابلہ کر وہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ مال دار عورت بن جاتیں، لیکن اس منصوبے پر عمل کر کے انھیں اس سے بھی پانچ گنا زیادہ رقم ملنے والی تھی۔ بیگاں کی حکومت نے ان سے یہی وعدہ کیا تھا۔ بلکہ ان کے اکاؤنٹ میں یہ رقم جمع کرا بھی دی گئی ہے۔

اوہ..... نہیں! وہ لوگ چلائے۔ بس یہی منصوبہ تھا۔ بیگاں نے لیڈی

میڈیا کو پہلے ہی خرید لیا تھا۔ لہذا اس طرح اگوا ہو جانا بھلا کیا مشکل تھا، کسی کو اٹھا کر تو لے جانا نہیں تھا۔ اب سوال یہ تھا کہ جب وہ ایکیلی باہر نکلیں گی تو ان پر شک کیا کیا جائے گا۔ اور چیک کیا جائے گا۔ لہذا اس کے لیے ایک اور ترکیب کی گئی۔

ہمارے ملک میں بیگانے کے ایک ایجنسٹ ہیں۔ انھیں حکم دیا گیا کہ وہ ہال میں کسی زبردست قسم کی اداکارہ کو اپنی بیوی کے طور پر لے جائیں۔ یعنی ان کی بیوی کے میک اپ میں ہو۔ لیکن میک اپ ایسا ہو کہ میک اپ نظر ہی نہ آئے۔ کیونکہ ہم لوگ میک اپ زدہ چہرے کو فوراً بھانپ لیتے ہیں۔ لہذا قدرتی انداز میں میک اپ کیا گیا

اور میک اب کیا گیا اس ایجنت کی بیوی کا۔ گویا اس عورت کو ایجنت کی بیوی کا کردار ادا کرنا تھا۔ بیوی بے چاری تو گھبرا جاتی۔ اس کے چہرے کی گھبراہٹ ہم سے چھپی نہ رہتی۔ لیکن ایک ماہر اداکارہ اس کردار کو نبھا سکتی تھی۔ اب کرنا یہ تھا کہ اس ایجنت کے ساتھ لیڈی میڈیا کو باہر نکل جانا تھا۔ یعنی اپنا حلیہ تبدیل کرنے کے بعد۔ اس عورت کو پہلے ہی اس قسم کا لباس پہنا کر لایا گیا تھا۔ جو لیڈی میڈیا کا حلیہ تبدیل کر لینے کے بعد بتتا۔ جب لیڈی میڈیا نے حلیہ تبدیل کیا تو اس کے لباس میں اور اس عورت کے لباس میں کوئی فرق نہ رہ گیا۔ لیکن باہر نکلنے سے پہلے اس عورت نے اپنا لباس الٹ لیا۔ اور وہ ایک نئی

عورت بن گئی۔ جس نے باہر نکلتے وقت  
 چیکنگ کے دوران یہ بات بتائی کہ وہ  
 مسٹر ارباب بخاری کی بیوی ہے۔ ان  
 کے ساتھ آئی تھی، لیکن انھیں کسی  
 کاروباری کام سے جانا پڑ گیا، اس لیے  
 وہ تھا ہیں۔ تماشا نیوں میں سے ایک  
 تماشائی..... رانا بھوپال کو پہلے ہی سے اس  
 کام پر مقرر کر دیا گیا تھا  
 پر گرام شروع ہونے سے پہلے ہی موجود  
 سے چلا جائے۔ تاکہ دروازے  
 نگران فوراً یہ بیان دیں کہ ہاں ان  
 کے شوہر چلے گئے تھے۔ لہذا اس عورت  
 کو روکا نہ گیا۔ ہاں نام پتہ ضرور  
 پوچھ لیا گیا۔ اس عورت کو کار پارک  
 کے پاس موجود سادہ لباس والے نے  
 گھبراہٹ میں دیکھا اور اس کا تعاقب  
 کیا۔ دوسری طرف بیگال کا ایجنت لیڈی

میڈیا کو اپنے ساتھ لے کر نکلا۔ گویا  
اپنی بیوی کو لے کر نکل رہا ہے۔  
اب چونکہ اسے اسی حالت میں داخل  
ہوتے دیکھا جا چکا تھا۔ لہذا کسی کو  
شک نہ ہوا ور لیڈی میڈیا نہایت آسانی  
سے انگو ہو گئی۔

وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ  
لیڈی میڈیا سے سودا طے ہو چکا تھا اور  
اس چیز کو محسوس کیا فرزانہ نے۔ اس  
نے ایجنت اور اس کی مصنوعی بیوی  
کو آتے دیکھا تھا۔ فرزانہ کا مشاہدہ بہت  
تیز ہے۔ اس نے اس عورت کی  
چال میں ہلکی سی لنگڑاہٹ دیکھی۔ لیکن  
جب ایجنت واپس پلٹا تو اس کے ساتھ  
موجود عورت کی چال میں لنگڑاہٹ نہیں  
تھی۔ ان تینوں نے اس کے گھر جا  
کر چک کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب

وہ ایجنت کے گھر گئے اور اس کی بیوی کو دیکھا تو دھک سے رہ گئے۔ یہ تو وہ عورت سرے سے نہیں تھی۔ لہذا ہم نے اس ایجنت کو قابو کر لیا اور اس کی نشان دہی پر ایک ہوٹل کے کمرے سے لیڈی میڈیا پر لیڈی میڈیا کو برآمد کر لیا۔ جہاں یہ چند دن رہنے کے بعد پرواز کر لیڈی میڈیا کو سطح پر لے آئیں۔ اخنوں نے اکرام ایک کون سے لیڈی میڈیا کو لیے نمودار ہوا۔ لیڈی میڈیا کا سر جھکا ہوا تھا۔

محترمہ - میں نے جو کچھ کہا -  
اس میں کوئی بات غلط تو نہیں ہے؟  
نہیں۔ حرف بحرف درست ہے اور  
آپ نے ان باتوں کو اگلوانے کے سلسلے

میں مجھ سے کوئی زبردستی نہیں کی۔ میں  
نے اپنی خوشی سے تمام باتیں بتا دی  
تھیں۔ اس کی بھی ایک وجہ ہے۔  
جو میں میں بعد بتاؤں گی، پہلے آپ اپنی  
بات مکمل کر لیں۔

شکریہ! اب آپ لوگ اس ایجنسٹ کو  
دیکھنے کے لیے بے چین ہوں گے۔  
جس کے ذریعے یہ سارا کام لیا گیا۔  
یہ بھی بتا دوں کہ روشنیاں سلب کرنے  
 والا آله بھی اس کے پاس تھا۔ جو  
بالکل کیمرے کی شکل ہے۔ اس کا بُش  
دبانے کی دیر تھی کہ روشنیاں ہماری  
نظرؤں کے لیے بجھ گئیں، ویسے آن  
رہیں۔ اکرام۔ اب ذرا ان ایجنسٹ صاحب  
کو لے آئیں۔  
اوے سر۔

اسی وقت اکرام کے ماتحت ایک شخص

کو لیے آگئے۔ سب نے دیکھا وہ ڈاکٹر جالب تھے ان کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔ برسوں کے بیمار نظر آ رہے تھے۔ یہ ہیں وہ ایجنت..... یہ اور ان جیسے اور کئی ایجنت ہمارے ملک کی جڑی کاشنے اور کھوکھلی کرنے کے لیے انشارجہ ، بیگال، شارحتان اور ونیسا وغیرہ نے چھوڑ رکھے ہیں۔ اللہ اپنا رحم فرمائے۔ ہاں محترم! آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟ انپکٹر جمیل جمشید نے کہا۔

ہاں! آپ کے ملک کی عدالت مجھے جو سزا دے ، میں اس سزا کو بھگلنے کے لیے تیار ہوں، لیکن اس کے بعد میری ایک درخواست ہے۔ اگر میں وہ درخواست اس وقت بیان کروں گی تو یہ خیال کیا جائے گا کہ میں نے سزا

کے خوف سے یہ بات کہی ہے۔ لہذا آپ جلد از جلد مجھے سزا دلا دیں، تاکہ میں وہ بات آپ سے کہہ سکوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں یہ بات نہیں کہوں گا کہ آپ نے سزا کے خوف سے یہ بات کہی ہے۔ انپکٹر جمیل

نہیں..... کہوں گی۔ سزا کے بعد کہوں گی۔ بہت بہتر۔ اب پروگرام ختم ہوتا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا۔

سب لوگ اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ لیڈی میڈیا اور دوسرے مجرم حالات میں بند کر دیئے گئے۔ ان کے ذہن میں صرف اور صرف ایک سوال گونج رہا تھا یہ کہ سزا کا فیصل ہونے کے بعد وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔ اور

پھر اس مقدمے کا فیصلہ جلد سنا دیا گیا۔ ڈاکٹر جالب کو عمر قید کی سزا ہوئی اور لیڈی میڈیا کو سات سال قید کی سزا سنائی گئی۔ اسی دوران انپکڑ جمیشید نے کمرہ عدالت کے باہر اسے روک لیا:

آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟  
یہ کہ میں نے آپ کے ٹھکانوں پر قرآن کی تلووت سن تھی۔ میں میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں، لیکن گرفتاری کے وقت اگر میں یہ بات کہتی تو یہ خیال کیا جاتا کہ میں سزا سے بچنے کے لیے ایسا کر رہی ہوں۔ میں یہ سزا ضرور بھگتوں گی۔ مجھے مسلمان بنایجھے۔

یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ سکتے کے عالم میں

روشنی کا نغمہ ..... تحریر: اشتیاق احمد ..... اپنے جمیلے بزرگ

اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔



The END----- ختم شد

